سہ ماہی پیشوا لندن

جلد۲۔شمارہ۲۔اپریل تا جون ۲۰۱۵ء

2.LONDON ROAD, MORDEN, SURREY, SM4 5BQ
Email: peshwaltd@gmail.com
Tel: 020 36747909

ترجمہ: آیات القُرآن الحکیم

اور جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو وہی ہے جو مجھے شفا دیتا ہے۔اور جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔اور جس سے مَیں اُمید رکھتا ہوں کہ جزا سزا کے دن میری خطائیں بخش دے گا۔اے میرے ربّ! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل کر۔اور میرے لیے آخرین میں سچ کہنے والی زبان مقدّر کر دے۔اور مجھے نعمتوں والی جنّت کے وارثوں میں سے بنا۔(دُعائیں حضرت ابراہیمؑ۔

(سورۃ الشعراء آیات ۸۱ تا ۸۶)

ترجمہ: حدیث النّبی ﷺ

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے۔

اے اللہ! مَیں عاجزی اور سُستی سے تیری پناہ میں آتا ہوں بزدلی اور بخل سے بڑھاپے اور سخت دلی سے غفلت، غربت اور ذلّت و مسکنت سے پناہ مانگتا ہوں۔اور مَیں غربت، کفر اور نافرمانی، دُشمن، نفاق، شہرت اور ریا سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔مَیں بہرے اور گونگے پن، پاگل پن، جذام، برص اور تمام بُری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (المستدرک حاکم جلد ا صفحہ ۵۳۱ باب الدُعاء)

مشعلِ راہ

ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کو گالیاں دیتا رہا اور آنحضرت ﷺ بیٹھ کر خوش ہوتے رہے اور مسکراتے رہے۔جب اُس شخص کی زبان درازی بڑھ گئی تو ابو بکرؓ نے اُس کی رَد کر دی۔اِس پر آنحضرت ﷺ اُٹھ کھڑے ہوئے اور چل دیئے۔حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا حضور ﷺ جب تک وہ مجھے گالیاں دیتا رہا آپ ﷺ بیٹھے رہے۔اور جب میں نے اُس کی رَد کی تو آپ ﷺ ناراض ہوگئے؟ حضور ﷺ فرمایا۔اے ابوبکرؓ! جب وہ تمہیں گالیاں دے رہا تھا تو ایک فرشتہ تمہاری طرف سے اُس کی رَد کر رہا تھا اور جب تُو نے خود رَد کر دی تو شیطان آ گیا، میں شیطان کے ساتھ نہیں بیٹھ سکتا۔"

(مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۴۳۶ طبع المیمنیہ مصر، مشکوٰۃ المصابیح باب الرفق صفحہ ۴۳۲ مطبوعہ اصح المطابع دہلی)

امام ابوحنیفہؒ کے سامنے دو جنازے لائے گئے۔ایک شخص نے شراب کے نشے میں دُھت ہو کر جان دی تھی۔دوسرا ایک عورت کا جنازہ تھا جس نے زنا کروایا تھا اور اُس کے پیٹ میں حرام کی اولاد تھی اُس نے شرمساری سے بچنے کے لیے خودکشی کر لی تھی۔امام صاحب سے پوچھا گیا آپ ان کا نماز جنازہ پڑھیں گے؟ آپؒ نے پوچھا کیا مرنے والے یہودی، نصرانی یا مجوسی تھے؟ کہا گیا نہیں، اس دین پر تھے جس کی تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور بندے ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا تم خود گواہی دیتے ہو کہ وہ ملّت اسلام پر تھے۔یہ بتاؤ کہ اِن کا ایمان تہائی تھا، چوتھائی یا پانچواں حصہ تھا؟ بتایا گیا کہ ایمان کی کوئی مقدار نہیں ہوتی۔آپؒ نے فرمایا، عجیب بات ہے جب تم خود ہی اقراری ہو کہ وہ مومن تھے پھر پوچھتے ہو کہ ان کی نماز جنازہ پڑھی جائے یا نہیں۔انہوں نے جھینپ کر کہا، ہمارا سوال یہ ہے کہ وہ جنّتی ہیں یا دوزخی؟ آپ نے فرمایا میں ان کے بارے میں وہی کہوں گا جو ابراہیمؑ نے اُس قوم کے بارے میں کہا تھا جو جُرم میں بڑھ کر تھی۔(سورۃ ابراہیم آیت ۳۷ ترجمہ کنز الایمان) یعنی تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہنا نہ مانا تو بیشک تُو بخشنے والا مہربان ہے۔(ترجمہ مکمل آیت: اے میرے ربّ! انہوں نے یقیناً لوگوں میں سے بہتوں کو گُمراہ بنا دیا ہے۔پس جس نے میری پیروی کی تو وہ یقیناً مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً تُو بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے) آپؒ (امام ابوحنیفہؒ) نے فرمایا عیسیٰؑ نے کہا تھا: (المائدہ ۱۱۸ ترجمہ کنز الایمان از احمد رضا خان) اگر تُو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تُو انہیں بخش دے تو بیشک تُو ہی ہے غالب حکمت والا۔آپؒ نے (یہ بھی) فرمایا میں ان سے حضرت نوحؑ کے فرمان کے مطابق سلوک کروں گا آپؑ نے فرمایا تھا "کافر بولے، کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں اور تمہارے ساتھ کمینے ہوئے ہیں؟ فرمایا، مجھے کیا خبر ان کے کام کیا ہیں، ان کا حساب تو میرے ربّ پر ہی ہے اگر تمہیں سمجھ ہو، اور میں مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں، میں تو نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔"

(سورۃ الشعراء آیات ۱۱۲ تا ۱۱۶ ترجمہ کنز الایمان) (امام الاعظم از علامہ سیّد شاہ تراب الحق قادری۔اہل سُنّت نیٹ ورک)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منتظمین

ایڈیٹر

رانا محمد حسن خاں

نائب ایڈیٹر

محمد ثاقب رشید

مارکیٹنگ مینیجر

رانا عبدالصمد خان

خصوصی تعاون

آر۔ایچ۔ڈریم ایونٹس

سرورق

سلیم انصاری

اس شمارہ میں

آپ کے خطوط		۲
اداریہ (میانمار (برما) کی مظلوم اقلیت)		۳
ہمارے رہنما اور گمشدہ خلوص	(انعام الحق)	۵
مذہب کے نام پر دہشت گردی	(محی الدین عباسی سینئر صحافی)	۶
دُعا نامہ بطور اڈریس	(منیر احمد مجوکہ)	۹
امام کعبہ شیخ خالد الغامدی	(رانا محمد حسن خاں)	۱۳
آوارگانِ دشتِ خار (قسط2)		۱۶
ہومیو پیتھی نسخہ جات۔دیسی ٹوٹکے۔میڈیکل نیوز۔		۲۲
ککڑی۔تَر (Snake Melon) حیرت انگیز سبزی		۲۷
نماز جنّت کی کنجی	(شگفتہ شاہین صاحبہ)	۲۹
گدھے فروش و گدھے خور	(رانا محمد حسن خاں)	۳۲
روزوں کی توفیق (امۃ الباری ناصر صاحبہ۔امریکہ) شہیدانِ راہِ وفا (ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)		۳۴
شعروادب: مولانا سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی۔ذوالفقار علی گوہرؔ، محمد علی جوہرؔ، احمد فرازؔ، نبیلہ رفیق، افتخار عارف، ندیم قاسمی		۳۵
کیا آپ جانتے ہیں؟		۴۳
ہندوؤں میں بت پرستی کی ابتداء		۴۴
فرحت بخش پھل فالسہ	(انا ثمرین صاحبہ)	۴۵
کراچی میں اموات، ماہِ رمضان میں		۴۶
بلاتبصرہ خبریں		۴۸
نئی ایجادات	(محمد ثاقب رشید)	۵۱
Ancient Hominids	(رانا لقمان۔امریکہ)	۵۲

PESHWA LTD.

2.London Road,Morden,Surrey,SM4

Tel.020.36747909. E-mail. peshwaltd@gmail.com

قیمت فی شمارہ 1 پاؤنڈ ... سالانہ ممبرشپ فیس برطانیہ 14 پاؤنڈ یورپ 1 یورو آسٹریلیا وامریکہ 25 پاؤنڈز

آپ کے خطوط

ہم اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان پر سرتاپا شکر گزار ہیں جس نے ہماری بے شمار کمزوریوں سے صرف نظر کرتے ہوئے پیشوا رسالہ کو شائع کرنے کی نا صرف توفیق بخشی بلکہ قارئین پیشوا کی طرف سے پذیرائی بھی عطا فرمائی۔ ادارہ پیشوا کے منتظمین کی جانب سے قارئین پیشوا کو رمضان المبارک کی آمد مبارک ہو اور عید کی خوشیاں بھی مبارک ہوں۔

گزشتہ شمارہ کے سبھی مضامین کو قارئین نے پسند فرمایا ہے۔ بہت بڑی تعداد میں قارئین نے ادارہ پیشوا کی کوششوں کو سراہا ہے اور رسالہ کی انتظامیہ کو رسالہ کا معیار برقرار رکھنے پر خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قارئین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور انتظامیہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے۔ آمین۔ قارئین یہ بھی جاننا چاہتے ہیں کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کا بنیادی مقصد کیا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ پیشوا ادارہ کا اولین مقصد بنی نوع انسان کی خدمت ہے۔ عصر حاضر کے بڑے بڑے انسانی مسائل کی وجہ جہالت ہے اور جہالت کی کیچڑ میں لتھڑی نام نہاد علماء کی بڑی تعداد عوام الناس کو جہالت جیسے بدبودار تالاب میں گھسیٹ رہی ہے۔ تعلیم کا فروغ، ملائیت جیسی جہالت کے ہوتے ہوئے ممکن نہیں ہے اس لیے ملائیت کی نقاب کشائی ہی تعلیم کے پھول کھلانے کا سبب بن سکتی ہے۔ اس لیے ادارہ پیشوا بنی نوع انسان کی مذہبی، طبی، ادبی اور سیاسی علم کی پیاس بجھانے کے ساتھ ساتھ ملائیت کا کریہہ چہرہ دکھانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری کاوش کو قبول فرمائے اور ہماری صلاحیتوں میں اضافہ کرے۔ آمین۔

ایڈیٹر

توجہ فرمائیں

پیشوا ادارہ کا کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں ہے۔ پیشوا ادارہ تمام سیاسی و مذہبی شخصیات کا تہہ دل سے احترام کرتا ہے مگر ان کے غلط نظریات اور افکار کو بیان کرنے کی قارئین کو اس غرض سے اجازت دیتا ہے تاکہ متذکرہ شخصیات اپنی اصلاح کر سکیں۔ اگر کوئی شخص سمجھے کہ اسے غلط طور پر تنقید کا نشانہ بنایا گیا ہے تو وہ بھی حق رکھتا ہے کہ وہ بھی ناقدین کی اصلاح کے لئے اپنا موقف پیش کرے اور ادارہ ایسے مضامین کو شائع کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ادارہ پیشوا بلا تفریق مذہب وملّت خدمت کا دعوے دار ہے۔ سبھی رسالہ میں اپنے افکار اور خیالات کا اظہار کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ ادارہ پیشوا اُن تمام قلمکاروں کو دعوت دیتا ہے جو سمجھتے ہیں کہ وہ لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ادارہ اپنے قارئین کی آراء اور مشوروں کا منتظر ہے۔ آپ کے خطوط شائع کئے جائیں گے اور قارئین کی آراء پر غور بھی کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔

(ایڈیٹر)

اداریہ

میانمار (برما) کی مظلوم اقلیت

گزشتہ سوسال کے عرصہ میں برصغیر کے مسلمان کہلانے والے اقلیتی عوام کے خلاف انسانیت سوز مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ پاکستان میں فرقہ واریت کی آگ میں مسلمانوں کا ایک دوسرے کا خون بہانا معمول بن چکا ہے۔ پاکستان وہ بدقسمت ملک ہے جس کا دامن مسلمانوں، ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کے خون سے لتھڑا ہوا ہے۔ افراد جماعت احمدیہ جو خود کو نا صرف مسلمان کہتے ہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کو اپنے وجودوں پر نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، انہیں قانوناً غیر مسلم قرار دے کر بدذات فرقہ مولویاں اور ان کے چیلے چانٹوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ آئے دن احمدیوں کو قتل کرنا اور ہراساں کرنا معمول کی بات ہے۔ ۲۸ مئی ۲۰۱۰ء کو لاہور میں ۸۵ احمدیوں کو نہایت بے دردی سے قتل کر دیا گیا اور ۲۰۱۴ء میں گوجرانوالہ میں تین خواتین کو زندہ جلا دیا گیا۔ احمدیوں کو کہا جاتا ہے کہ ملک چھوڑ دو یا اپنے عقائد کو چھوڑ کر ہمارے عقائد کو اپنا لو۔ شیعہ حضرات جو پاکستان میں بسنے والی مظلوم اقلیت ہیں انہیں بھی بڑی بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے۔ ۴۶ آغا خانیوں کو ایک بس میں بے دردی سے قتل کر دیا گیا ہے اور ہزارہ لوگوں کو ہزاروں کی تعداد میں قتل کیا جا چکا ہے۔ پاکستان میں مسجدیں، مزار، گرجا گھر، مندر اور عبادت خانے خون سے نہلائے جا رہے ہیں اور جلائے جا رہے ہیں۔ دیگر اسلامی ممالک میں بھی اکثریتی فرقے اقلیتی فرقوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو سنگین مظالم کا نشانہ بنا رہے ہیں، حوثیوں کا قتل عام ایک مثال ہے۔ ان تمام جرائم کے مرتکب افراد ہی ہیں جو اسی طرح کے مظالم ڈھانے والے بودھوؤں، ہندوؤں اور یہودیوں کو وحشی درندے سمجھتے ہیں۔ قابل شرم بات یہ ہے کہ ۵۷ اسلامی ممالک کے ہوتے ہوئے روہنگیا مسلمانوں کو ایک دوسرے کا کھلے سمندر میں پیشاب پینا پڑا۔ ان مظلوموں نے جب برمی بھکشوؤں اور ان کے چیلے چانٹوں کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر بنگلا دیش میں داخل ہونا چاہا تو بنگالی فوجیوں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ انڈونیشیا اور ملائشیا نے بھی ان ستم زدوں کو کھلے سمندر میں بھوکے پیاسے مرنے کے لیے چھوڑ دیا۔ اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو برا بھلا کہنے والے مسلم حکمرانوں کو شرم آنی چاہیے۔ ملائشیا، انڈونیشیا اور بنگلا دیش کے حکمرانوں کو تو شرم سے مر جانا چاہیے کہ بھوکے ننگے مسلمان ان سے رحم کی بھیک مانگتے رہے اور وہ انہیں کتے کی طرح دھتکارتے رہے۔ سعودی عرب اور اس کے اتحادی ممالک جو حوثی مسلمانوں پر کئی بلین ڈالر کے بم گرا چکے ہیں ان سے تو کسی مسلمان کو کوئی امید نہیں رکھنی چاہیے، انہیں اپنی ذات کے سوا کسی سے الفت نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان دنوں روہنگیا مسلمان عالمی بے حسی کا شکار ہیں۔ مظلوم روہنگیا مسلمانوں کو عالمی بے حسی نے چکنا چور نہیں کیا بلکہ اس ظلم کے وہ مسلمان ملک ذمہ دار ہیں جو اپنے ملکوں میں اقلیتی فرقوں اور غیر مسلم اقلیتوں کے ساتھ بہیمانہ سلوک کرتے ہیں۔ ہندوستان میں مسلمانوں کو اگر ان کے گھروں میں زندہ جلایا جاتا ہے، اگر برما میں برمی مسلمانوں کو زندہ جلایا جاتا اور مسجدوں کو جلایا جاتا ہے تو کیا پاکستان میں مندروں کو نہیں جلایا گیا؟ کیا ہندوؤں کو گھروں سمیت نہیں جلایا گیا؟ کیا پاکستان میں گرجا گھروں اور عیسائیوں کو زندہ نہیں جلایا گیا؟ کیا فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھنے والے مسلمان رحم کے مستحق نہیں تھے؟ کیا احمدی حضرات کے خلاف ہونے والی قتل و غارت کو قانون تحفظ نہیں دیتا؟ اگر یہ سب سچ ہے تو ہمارے مذہبی اور قومی لیڈروں کو روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر واویلا کرنے پر یہی کہا جا سکتا ہے ''چور مچائے شور''۔ اگر روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر کسی کو حقیقی دکھ ہوا ہے تو ساری

دنیا میں بسنے والی مظلوم اقلیتوں کو ہوا ہے جو جانتے ہیں کہ ظلم کی کڑواہٹ کس قدر تکلیف دہ ہوتی ہے۔ چند حقائق پیش خدمت ہیں:۔

برما کو ۱۹۳۷ء تک برصغیر کا ہی حصہ سمجھا جاتا تھا، ۱۹۳۷ء میں اسے برطانیہ کی کالونی بنا کر برصغیر سے علیحدہ کر دیا گیا تھا۔ ۱۹۴۸ء میں برما برطانوی تسلط سے آزاد ہو گیا۔ برما میں اسلام کا نفوذ ۱۰۵۰ء میں ہوا۔ برما کا سرکاری مذہب بدھ مت ہے۔ برما کی کل آبادی ۵ کروڑ ساٹھ لاکھ ہے۔ تقریباً ۲۲ لاکھ روہنگیا مسلمان برما میں آباد ہیں۔ سات صوبوں پر مشتمل برما کے ایک صوبہ راکھین (راخین) میں ۶ لاکھ روہنگیا مسلمان آباد ہیں، انہیں اقوام متحدہ نے روئے عالم کی مظلوم ترین اقلیت قرار دے رکھا ہے۔ اس کے علاوہ برما کے علاقہ ارکان اور بنگلا دیش کے علاقہ چٹا گانگ میں روہنگیا مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ بودھوؤں کی مسلمانوں سے شدید نفرت کی وجہ مذہبی عناد بتائی جاتی ہے اور انہیں مہاجر ہونے کی وجہ سے برما کا شہری تسلیم نہیں کیا جاتا، انہیں کہا جاتا ہے کہ اپنے سابقہ وطن لوٹ جائیں۔ (مسلم ممالک میں مذہبی عنادہی کی وجہ سے مذہبی فرقے ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں) برما کی حکومت نے مذہبی عقائد کی آڑ میں ۱۵۵۹ء اور ۱۷۵۲ء میں جانور ذبح کرنے پر پابندی لگا دی جس کی وجہ سے مسلمان عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کرنے سے محروم رہے۔ (پاکستان میں بھی احمدیوں کے قربانی کرنے پر واویلا کیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس میں احمدیوں کے لیے شعائر اسلام کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ یہاں تک کہ احمدیوں کو اسلام علیکم کہنے پر تین سال سزائے قید اور لاکھوں روپے جرمانہ کرنے کا قانون موجود ہے) ۱۷۸۲ء میں بادشاہ بودھایا نے مسلمان علماء کو خنزیر کھانے کا حکم دیا، انکار پر سب علماء کا قتل کر دیا گیا۔ (کئی احمدیوں کو کہا گیا کہ بانی جماعت احمدیہ کو گالیاں دو انکار کرنے پر ان احمدیوں کو قتل کر دیا گیا) ۱۹۳۸ء میں جبکہ برما برطانیہ کی کالونی تھا بودھوؤں نے جنگ آزادی کا آغاز کیا برطانوی فوج کی طرف سے چلنے والی گولیوں کے سامنے روہنگیا مسلمانوں کو کر دیا جاتا تھا۔ یاد رہے برطانوی فوج نے بھی روہنگیا مسلمانوں کو دوسری جنگ عظیم میں جاپانیوں کی یلغار کے خلاف استعمال کیا جبکہ جاپانی جہازوں نے کلکتہ پر بم برسائے تھے۔ روہنگیا مسلمانوں کے ہاتھ میں بندوق اور برطانوی فوجی وردی بدن کی زینت بنی تو کہا جاتا ہے کہ انہوں نے بودھوں سے زیادتیاں کی تھیں۔ روہنگیا مسلمانوں نے قائداعظم سے برما کے مسلمان اکثریتی علاقوں کو پاکستان میں شامل کرنے کی درخواست کی تھی مگر برطانیہ نے ایسا نہیں ہونے دیا۔ برمی مسلمانوں کو کشمیری مسلمانوں کی طرح حکمرانوں کے مظالم برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا۔ آزادی کے بعد ۱۹۶۲ء کو فوجی حکومت نے مسلمانوں کو باغی قرار دے کر ظلم و ستم کا نشانہ بنایا۔ اس فوجی آمر کے بیس سالہ دور حکومت میں تقریباً ایک لاکھ روہنگیا مسلمانوں کو قتل کیا گیا۔ اور لاکھوں مسلمانوں کو بنگلا دیش، پاکستان اور بھارت وغیرہ میں جانے پر مجبور کر دیا گیا۔ ۱۹۹۷ء میں مسلمانوں کے گھروں، مسجدوں اور کتابوں کو جلا دیا گیا اور ہزاروں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ ۲۰۰۱ء میں ایک مسجد کو نمازیوں سمیت جلانے کے علاوہ ۱۱ مساجد، ۴۰۰ سو گھر جلا دیے گئے اور دو سو مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ بامیان میں طالبان کی طرف سے بدھ کے مجسموں کو تباہ کر دیا گیا تو اس کے بداثرات نے روہنگیا مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا۔ بودھ بھکشوؤں نے حکومت کو برما کی تمام مساجد بدلے میں تباہ کرنے کا مشورہ دیا۔ ۲۰۱۲ء میں عمرہ کر کے آنے والے زائرین کی بس روک کر دس زائرین کو قتل کر دیا گیا۔ (ایران جانے والے زائرین کا قتل عام کرنا معمول بن چکا ہے) ایک بودھ لڑکی کے مسلمان ہو جانے پر بودھ علماء نے لڑکی کو زیادتی کے بعد قتل کر دیا اور مسلمانوں کا جینا حرام کر دیا گیا۔ (احمدیہ جماعت میں داخل ہونے والوں سے ناطہ توڑ دیا جاتا ہے اور اسے قتل کرنے کوشش بعض دفعہ کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے) ۲۰۱۲ء ہی میں عین عید کے روز جانوروں کی قربانی پر پابندی لگا دی گئی اور اس روز ۵۰ افراد کو قتل کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ مظلوم روہنگیا مسلمانوں اور مختلف ممالک میں بسنے والی مظلوم اقلیتوں کو ثبات قدم عطا کرے، امن و سکون عطا کرے اور ظالموں کو ہدایت دے۔ آمین۔

ہمارے رہنما اور گمشدہ خلوص

جھلک

انعام الحق

naamibutt@uktl.co.uk

اسلامی مملکت ہونے کی حیثیت سے ہم میں وہ تمام خوبیاں ہونی چاہئیں تھیں جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے۔ جن خوبیوں کی وجہ سے کفار بھی مسلمانوں سے متاثر ہوتے تھے۔ پاکستان کے قیام کا مقصد بھی یہی تھا کہ اسلام کے بتائے ہوئے راستہ پر چلتے ہوئے دنیا کا دل جیتا جاتا اور دنیا پر اسلام کا نام روشن کرنے اور اسلام کی فتح کو یقینی بنانے کے لئے کوششیں کی جاتیں اور دین اسلام کا صحیح چہرہ دُنیا بھر کو دکھایا جاتا۔ اس مشن کے لئے پاکستان ایک اہم ترین پلیٹ فارم کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے آیا مگر قائداعظم کی وفات کے بعد ہماری عوام اور حکمران ایک بہت بڑی غلطی کر بیٹھے، اُس غلطی کی سزا آج تک پورا ملک بھگت رہا ہے۔ وہ غلطی یہ تھی کہ ہماری قوم اور حکمران **''ان پڑھ علماء''** کے پیچھے لگ گئے، جنہیں خود دین اسلام کی تعلیم کا سرے سے کُچھ پتہ نہیں تھا وہ علماء بن گئے جو خود راستہ نہیں جانتے تھے وہ سفید ان پڑھ لوگوں کو راستہ دکھانے لگے اور جو پڑھے لکھے علماء تھے اور دین اسلام کے بارہ میں مکمل علم رکھتے تھے اُنہیں آگے آنے کا موقع ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ اُنکو راہ راست دکھانے ہی نہیں دیا گیا اور سچے اور جھوٹے کا فرق کئے بغیر ہماری قوم غلط پٹڑی پر چل پڑی۔ جو پاکستان کی 'پ' نہیں بننے دینا چاہتے تھے وہ صف اول میں کھڑے رہے اور پاکستان کو **''پلیدستان''** کہنے والے چہرہ چھپائے قوم کی رہنمائی کرنے لگے جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہماری قوم دین سے دور **برائی کے گڑھے** میں جا گری۔ اسلام کسی صورت کسی فرد کو یہ اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنی مرضی سے کسی دوسرے کو بُرا بھلا کہے یا کسی گورے کو کالے اور کالے کو گورے پر فوقیت دے، مگر ہمارے **''رہنما علماؤں''** نے شروع سے ہی ایک دوسرے کے خلاف رہنے کی تعلیم دی جس سے بھائی چارے کی تکہ بوٹی ہوگئی۔ اسی وجہ سے جو خلوص ہم سے گم ہوا اُس کے ذمہ دار بھی وہی جھوٹے رہنما ہیں جنہوں نے دین کی تعلیم دینے کی بجائے انتشار پھیلانے کی تعلیم دی۔ ہم سے گم ہونے والے خلوص کی عمر کئی سال ہے۔ وہ خلوص بڑھاپے کی وجہ سے کافی کمزور ہوگیا ہے اور گھر میں **'خود غرضی'** کے ساتھ ان بن ہونے پر ناراض ہوکر چلا گیا ہے۔ اس کے بارے میں گمان ہے کہ وہ **''انسانوں''** کی وجہ سے ادھر اُدھر ہوگیا ہے۔ اس کو آخری بار **''ہمدردی''** کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ تب سے دونوں کی کُچھ خبر نہیں۔ اس کے بھائی اور خاص طور پر چھوٹا لاڈلا بھائی **''اخوت''** اور بہن **''حب الوطنی''** سخت پریشان ہیں۔ اس کے دوست **''محبت''** اور **''مہربانی''** بھی اس کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں۔ اس کی عدم موجودگی میں اس کے دشمن شرپسندوں نے **''تعصب''** اور **''ہوس''** کے ساتھ مل کر تباہی مچا رکھی ہے۔ اس کی جڑواں بہن **''شرافت''** کا انتقال ہوگیا ہے اور **''شرافت''** کے غم میں ''حیا'' بھی چل بسی ہے۔ اس کے والد محترم ''معاشرہ'' کو سخت فکر لاحق ہے اور اس کی ماں ''انسانیت'' شدید بیمار ہے۔ آخری بار ایک نظر اپنے بچھڑے ہوئے جگر گوشے **''خلوص''** کو دیکھنا چاہتی ہے جس کسی کو ملے برائے مہربانی **''انسانوں''** کے پاس پہنچا دے اور اگر وہ خود بھی پڑھے تو براہ کرم واپس آجائے۔ بخدا اسے سر آنکھوں پر بٹھایا جائے گا اور اکیسویں صدی کے رہنماؤں (علماؤں) سے دور رکھا جائے گا......!

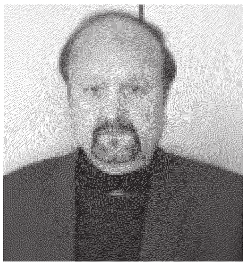

مذہب کے نام پر دہشت گردی

محی الدین عباسی لندن MBA سینئر صحافی۔تجزیہ کار۔۔
m.abbasi.uk@gmail.com

عقائد کا اختلاف تو دنیا میں ہر وقت رہا ہے۔انسان تو اس میں کلی طور پر آزاد ہے اس کا جو دل چاہے وہ اس کے مطابق اپنا عقیدہ اپنائے۔مگر یہ حق کسی کو نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اپنے عقائد جبراً کسی پر ٹھونسنے کی کوشش کرے اگر یہ طریق اختیار کیا جائے تو ہمیشہ ایک نہ ختم ہونے والا فساد کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ اختلافات کو دور کرنے یا سچائیوں کو پھیلانے کا ایک طریق یہ ہے کہ امن وسلامتی کے ماحول میں ہر تعصب سے پاک ہو کر ایک دوسرے تک اپنے خیالات کو پہنچایا جائے اور دیانتداری سے ایک دوسرے کے نقطہء نظر کو سمجھنے کی کوشش کی جائے۔اس میں یہ بات ضروری ہے کہ شدید ترین مخالف کے معاملہ میں انصاف کا معاملہ ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے اور جہاں نظام عدل کی یہ حالت ہو کہ انسانی حقوق کے ادنیٰ تقاضے بھی پورے نہ ہو رہے ہوں وہاں اس کے نتائج انتہائی ہولناک ہو سکتے ہیں۔پس اگر انسانی زندگی کی سطح پر عدل و انصاف میں آزادانہ مرضی کا عنصر داخل کر دیا جائے تو انسان خدا تعالیٰ کے دیے ہوئے اس اختیار کا غلط استعمال کرے اور غلط راستہ اپنا لے تو وہ ترقی کی جانب سفر نہیں کر سکتا بلکہ وہ تنزل کی منزل اختیار کر جائے گا۔آجکل انسانی تاریخ چاہے وہ کسی اسلامی ملک یا بالخصوص ہمارے ملک پاکستان میں تو کشت وخون میں بری طرح لتھڑی پڑی ہے۔

انسانی تاریخ کا ابتدائی دور ہمیں بتاتا ہے کہ قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس دن سے لیکر آج تک اس قدر خون ناحق بہایا گیا ہے کہ اگر اس کو جمع کیا جائے تو آج روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کے کپڑے اس خون میں رنگے جا سکتے ہیں۔ بلکہ بلا مبالغہ ندی نالوں کی طرح دکھائی دے گا۔البتہ حیرت کا مقام یہ ہے کہ آج تک انسان کے خون کی پیاس نہیں بجھی اور قابیل و ہابیل کا قتل ناحق تو قرآن کریم اور بائیبل نے ہمیں عبرت دلانے کے لئے محفوظ کر دیا ہے اور یہ ذکر اس دن تک محفوظ رہے گا جب تک انسانی تاریخ صفحہء ہستی سے مٹ نہ جائے۔انسان تو پہلے بھی ظالم تھا اور آج بھی ، اور اب تو مذہبی جماعتیں بھی یہی نمونہ پیش کر رہی ہیں۔چاہے وہ عراق ہو، شام ، مصر، یمن اور افغانستان خاص کر ہمارا پیارا وطن پاکستان تو اسکی لپیٹ میں بری طرح گھرا ہوُا ہے۔ہمارے ملک میں انفرادی قتلوں کی مثالیں لاتعداد اور بے شمار ہیں، اجتماعی طور پر بھی ہیں اور قوموں کی قوموں سے بھی، قیصر نے بھی خون بہایا اور کسریٰ نے بھی ۔سکندر اعظم کے ہاتھ بھی خون سے رنگین ہوئے۔ ہلاکو خان اور چنگیز خان کے ہاتھوں بغداد کی تباہی تو آج تک تاریخ کا حصہ بن گئی ہے۔ ہمارے ملک میں بھی مذہبی تنظیموں کے ہاتھوں کالعدم جہادی تنظیمیں، داعش ISIS طالبان کی تنظیمیں اور کئی چھوٹی موٹی انفرادی سطح پر تنظیمیں ، یہ خون کبھی عزت وناموس کے نام پر کئے جاتے ہیں تو کبھی خدا کے نام پر اور مذہب کی آڑ لے کر ہمارے ملک میں مذہبی لیڈر اور سیاستدان پاکستان میں خونی انقلاب کی باتیں کر رہے ہیں مگر مذہبی جماعتوں نے تو یہ کام پہلے سے شروع کر دیا ہے آپ کو اس بات سے اندازہ ہو جائے گا کہ موجودہ اور پچھلی جمہوری حکومتوں کے دور میں اقلیتوں کو خاص طور پر جو ٹارگٹ کیا گیا کہیں شیعہ حضرات کی امام بارگاہوں اس میں نمازیوں سمیت بم سے سوسائیڈر کے ذریعہ

یا پھر آگ لگا کر تباہ کیا جا رہا ہے۔ انکی آبادیوں مخصوص علاقوں جہاں پر شیعہ حضرات ہی رہائش پذیر ہوتے ہیں کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عیسائیوں کی عبادت گاہوں اور کالونیوں پر بھی حملے کئے جاتے ہیں۔ مزید برآں جماعت احمدیہ کے فرقے سے تعلق رکھنے والے لاہور میں احمدیوں کی دو مساجد پر بموں سے دھماکے کئے گئے جس کے نتیجے میں ان کے 90 افراد کے قریب شہید ہوئے اور تقریباً اتنے ہی زخمی ہوئے یہ بھی اسی مذہب کے نام پر ظلم اور بربریت کا کھلا ثبوت تھا۔ اس موقعہ پر دہشت گرد حملہ آوروں کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا گیا حکومت کی بائیسویں ترمیم نافذ ہونے سے قبل ان افراد کو عدالت نے موت کی سزا کا فیصلہ سنا دیا۔ ان احمدیوں کے لئے پاکستان میں زمین تنگ کر دی گئی ہے اور انھیں دیوار سے لگانے کی کوشش کی گئی ہے خاص کر لاہور شہر اور پورے پنجاب میں احمدیوں کے لئے مزید سختیاں کی جا رہی ہیں۔ ایک خاص گروپ جسکا تعلق مجلس ختم نبوت سے ہے انہوں نے ایسے نااہل وکیلوں کو خرید لیا ہے جن کی نہ تو وکالت چل رہی ہے اور نہ ہی عدالتوں کے اہل ہیں۔ ناموس رسالت کی دفعات 298C اور 299C کا غلط استعمال کیا جاتا ہے جن سے ہماری اقلیتوں کے سروں پر یہ تلوار ہر وقت لٹکتی رہتی ہے۔ اس سے ہمارا مولوی طبقہ بھرپور فائدہ اٹھاتا ہے ان دفعات کے بارے میں پاکستانی اور عالمی NGO's تنظیمیں کئی بار احتجاج کر چکی ہیں۔

ان دفعات کو سابق گورنر پنجاب سلیمان تاثیر نے جب کالا قانون قرار دیا تو اس کے گارڈ قاری ممتاز قادری نے انہیں شہید کر دیا۔ نچلی عدالتوں نے اس پر فرد جرم عائد کرتے ہوئے پھانسی کی سزا دی مگر سپریم کورٹ میں اس کی اپیل ابھی تک زیر التوا ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ اس کو پھانسی کی سزا نہ ہو۔ چند سال قبل سلمان تاثیر کے بیٹے کو بھی دہشت گردوں نے اغواء کر لیا جس کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں جبکہ موجودہ حکومت کو اس کا علم ہے۔ اسی طرح ہندو برادری کی بیٹیوں اور نوجوان لڑکیوں کو زبردستی مسلمان کر کے انکے ساتھ شادی کر کے پھر چند سالوں بعد ان کو بیچ دیا جاتا ہے یعنی صرف اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی خاطر مسلمان کر لینا، یہ ہمارے مذہب و قرآن کی تعلیم اور ہمارے پیارے نبی کریم ﷺ کے اسوہ کی صریح خلاف ورزی ہے علاوہ ازیں حالیہ تازہ کراچی سانحہ، قائد کے شہر میں، قائد سے تعلق رکھنے والے اسماعیلی فرقے خوجہ کمیونٹی کے 45 افراد کو ایک بس میں شہید کر دیا گیا۔۔ یہ فرقہ پر امن، تجارتی و کاروباری ہونے کے ناطے محبّ وطن اور اچھے شہری بھی ہیں۔ یہ لوگ کسی فرقے سے کسی قسم کی کوئی دشمنی نہیں رکھتے۔ کراچی کے ناطے میں ان کو بخوبی جانتا ہوں اور ان کی کمیونٹی کے کئی میرے دوست ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کا تعلق بھی اسی کمیونٹی سے تھا اور ان کے لیڈر سر آغا خان نے پاکستان بنانے میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا تھا۔ آئندہ اس واقعہ اور

جھوٹ کا بے تاج بادشاہ بے نقاب ہؤا اور برے کا انجام یہی ہوتا آیا ہے۔ مشہور پاکستانی جیو TV اینکر ڈاکٹر عامر لیاقت حسین اس کی ڈاکٹریٹ اور تاریخ کی ڈگری جعلی ثابت ہوگئی اور اس کی بیوی کی بھی تمام ڈگریاں جعلی ثابت ہوئیں۔ حالیہ ایگزیکٹ axact کے ادارہ کراچی میں ڈائریکٹر شاہد لطیف FIA نے چھاپہ مارا تو اس میں یہ اہم انکشاف ہؤا۔ اس سے قبل ہمارے سہ ماہی پیشوا لندن شمارہ اکتوبر تا دسمبر ۲۰۱۴ء کے صفحہ نمبر ۳۸ پر ہمارے سینیئر صحافی اور تجزیہ نگار محی الدین عباسی صاحب کا ایک مضمون "تین در پردہ شیطان علمائے دین" شائع ہؤا جسمیں انہوں نے ذکر کیا تھا: صحافت کا یہ کھلاڑی مولوی جو آجکل سب کا پیر ہے اور خوب مزے لوٹ رہا ہے اس نے جیو TV پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ بنیادی طور پر یہ خاندان پیری مریدی سے تعلق رکھتا ہے اور یہ جھوٹا فراڈیا انسان ہے جو اپنے والدین کے نقش قدم پر چل نکلا ہے۔ اس نے TV پر یہ بھی جھوٹ بولا تھا کہ میرے والدین قائداعظم اور پاکستان بنانے والوں کے خادم تھے اس مضمون میں تفصیل کے ساتھ اس کے خاندان کے جھوٹ کا پول کھولا اور راز فاش کیا گیا تھا جو آج چھ ماہ بعد جعلی ڈگری پر اپنی علمیت بگھارنے والے عامر لیاقت کے اقرار جرم پر سچ ثابت ہؤا۔

اس کمیونٹی کے بارے میں آگاہی دوں گا۔ یہ ایک مذہب کے نام پر دوسرے مذہب کیساتھ انتہائی دہشت گردی وخون کی ہولی کے سوا کچھ نہیں۔ مذہب اسلام کسی کے گھر کی لونڈی نہیں جسے جو چاہے جس طرح استعمال کرے۔ اسکی حفاظت خدا کا کام ہے جس نے ہمیں یہ حسین تعلیم دی ہے اور جب کسی نے اپنے مقصد کی خاطر اس میں تبدیلی کرنے کی کوشش کی تو بڑے سے بڑا انسان چاہے وہ مفتی ہو، ذاکر، عالم یا کتنا ہی بڑا حکمران ہو خدا کی لاٹھی سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ اس میں انتہا پسندی کی تعلیم وتبلیغ اور تقلید کرنے والے نام نہاد اسلامی فرقوں کا اسلام کے مذہب کیساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ میری ایسے حکمرانوں اور اسلام کے ٹھیکیداروں سے استدعا ہے کہ وہ اپنا قبلہ درست کرلیں ورنہ جب خدا کی لاٹھی چلے گی تو گیہوں کیساتھ گھن بھی پس جائے گا۔ مجھے تو اپنے پیارے وطن اور اسلام کی فکر ہے۔ اللہ ہمارے ملک اور دنیا کو ایسے مذہب کے نام پر خون کرنے والوں، انتہا پسندوں اور دہشت گردوں سے بچائے۔ آمین۔

اے میرے مولا لاج تو پاکستان کی بنا رکھنا
درندے ہیں چاروں طرف تو حصار بنا رکھنا

اعلان برائے اشتہارات

کاروبار کی ترقی کے لیے اشتہارات کی اشاعت عصر حاضر میں کاروباری حضرات کی اہم ضرورت ہے۔ ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اس ضرورت کو پورا کرنے کے لیے حاضر ہے۔

قیمت اشتہارات

A.4۔فل سائز۔کلر۔150£	بلیک اینڈ وائٹ 100£
A.4۔ہاف پیج۔کلر۔ 80£	بلیک اینڈ وائٹ 60£
A.4۔کوارٹر پیج۔کلر۔ 50£	بلیک اینڈ وائٹ 30£

اپنے کاروباری قارئین کی سہولت کے لیے ادارہ پیشوا نہایت کم قیمت پر اشتہارات تیار بھی کرواسکتا ہے۔

پیشوا میں اشتہارات شائع کروانے کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ فرمائیں

رانا عبدالصمد خاں　07792998973

دُعانامہ بطورِاڈریس

(مرسلہ منیر احمد مجوکہ۔لندن)

صوبہ پنجاب کے مشہور ومعروف پیر جناب سید مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف،آپ کے مرشد اور دیگر بہت سے سجادہ نشینان کے انتہا درجہ کی شاگری اور مدح خوانی سے بھرپور،کمال درجہ کے مؤدبانہ،ثنا خوانہ اور تشکرانہ الفاظ پر مشتمل دل کی گہرائیوں سے نکلا ہوا ایک نہایت ہی عظیم الشان تاریخی دعا نامہ بحضور جناب نواب ہزآنر سر مائیکل فرانس اوڈوائر G.C.I.E.K.C.S.I لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب قارئین پیشوا کی خدمت میں پیش ہے۔

حضور والا!

ہم خادم الفقراء سجادہ نشینان و علماء مع متعلقین شرفائے حاضر الوقت مغربی حصہ پنجاب نہایت ادب اور عجز وانکسار سے یہ ایڈریس لے کر خدمت عالی میں حاضر ہوئے ہیں اور ہمیں یقین کامل ہے کہ **حضور انور** جن کی ذات عالی صفات میں قدرت نے دلجوئی، ذرہ نوازی اور انصاف پسندی کوٹ کوٹ کر بھر دی ہے، ہم **خاکساران باوفا** سے اظہار دل کو توجہ سے سماعت فرما کے ہم کلاہِ فخر کو چار چاند لگا دیں گے۔

سب سے پہلے ہم ایک دفعہ پھر **حضور والا** کو مبارک باد کہتے ہیں کہ جس عالمگیر اور خوفناک جنگ کا آغاز **حضور** کے عہد حکومت میں ہوا اس نے **حضور** ہی کے زمانہ میں بخیر وخوبی انجام پایا۔اور یہ **بابرکت وباحشمت سلطنت** جس پر پہلے بھی سورج کبھی غروب نہیں ہوا تھا اب آگے سے زیادہ مستحکم اور آگے سے زیادہ روشن اور اعلیٰ عظمت کے ساتھ جنگ سے فارغ ہوئی جیسا کہ شہنشاہ معظم نے اپنی **زبان مبارک** سے ارشاد فرمایا ہے۔

واقعی برطانوی تلوار اس وقت نیام میں داخل ہوئی جب دینا کی آزادی، امن وامان اور چھوٹی چھوٹی قوموں کی بہبودی مکمل طور پر حاصل ہو کر بالآخر سچائی کا بول بالا ہو گیا۔

حضور کا زمانہ ایک نہایت نازک زمانہ تھا اور پنجاب کی خوش قسمتی تھی کہ اس کی عنان حکومت اس زمانے میں **حضور** جیسے صاحب استقلال، بے دار مغز و عالی دماغ حاکم کے مظبوط ہاتھوں میں رہی جس سے نا صرف اندرونی امن ہی قائم رہا بلکہ **حضور** کی دانشمندانہ راہنمائی میں پنجاب نے اپنے ایثار، وفاداری اور جان نثاری کا وہ ثبوت دیا جس سے ''شمشیر سلطنت'' کا قابل فخر وعزت لقب پایا۔ **پھر ان کا معراج صلیب احمر کی اعجاز نما دشگیری**، قیام امن کی تدبیر، تعلیم کی ترقی، سب **حضور** ہی بدولت ہمیں حاصل ہوئیں۔

اور **حضور** ہی ہیں جنہوں نے ہر موقع و ہر وقت پنجاب کی خدمات وحقوق پر زور دیا۔صرف جناب والا کو ہی ہماری بہبودی مطلوب نہ تھی بلکہ صلیب احمر (Red Cross) و تعلیم نسواں کے نیک کام میں حضور کی ہم دم وہمراز جنابہ لیڈی اڈوائر صاحبہ نے جن کو ہم مروت کی زندہ تصویر سمجھتے ہیں، ہمارا ہاتھ بٹایا اور ہندوستانی مستورات پر احسان کر کے ثواب دارین حاصل کیا۔ہماری ادب سے التجا ہے کہ وہ ہمارا دلی شکریہ قبول فرماویں۔

حضور انور! جس وقت ہم اپنی آزادیوں کی طرف خیال کرتے ہیں جو ہمیں سلطنت برطانیہ کے طفیل حاصل ہوئیں

، جب ہم ان دُخانی جہازوں کو سطح سمندر پر اٹھکیلیاں کرتے دیکھتے ہیں جن کے طفیل ہمیں اس مہیب جنگ میں امن و امان حاصل رہا، جب ہم تار برقی کے کرشموں پر، علی گڑھ و اسلامیہ کالج لاہور و پشاور جیسے اسلامی کالجوں اور دیگر قومی درسگاہوں پر نظر ڈالتے ہیں اور پھر جب ہم **بے نظیر برطانوی انصاف** کو دیکھتے ہیں جس کی حکومت میں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پی رہے ہیں تو ہمیں ہر طرف احسان ہی احسان دکھائی دیتے ہیں۔

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را باکسے کارے نباشد

باوجود فوجی قانون کے جو خود فتنہ پردازوں کی شرارت کا نتیجہ تھا مسلمانوں کے مذہبی احساس کا ہر طرح سے لحاظ رکھا گیا۔ شب بارات کے موقع پر ان کو خاص رعایتیں دکھائیں۔ رمضان المبارک کے واسطے حالانکہ اہل اسلام کی درخواست یہ تھی کہ فوجی قانون ساڑھے گیارہ بجے شب سے دو بجے تک محدود کیا جاوے لیکن حکام سرکار نے یہ وقت بارہ بجے سے دو بجے کر دیا۔ مسجد شاہی جو فی الاصل قلعہ کے متعلق تھی اور جو ابتدائی عملداری سرکاری میں واگزار ہوئی تھی، اہالیان لاہور نے اس مقدس جگہ کو ناجائز سیاسی امور کے واسطے استعمال کیا۔ جس پر متولیان مسجد نے جو خود مفسدہ پردازوں کو روک نہیں سکتے تھے سرکار سے امداد چاہی۔ یہی وجہ تھی کہ سرکار نے اس کا ایسا ناجائز استعمال بند کر دیا۔ ہم تہہ دل سے مشکور ہیں کہ **حضور والا** نے پھر اس کو واگزار فرما دیا ہے۔ سرکار نے حج کے متعلق جو مہربانی کی ہے ہم ان سے نا آشنا نہیں اور مشکور ہیں۔

ہم سچ عرض کرتے ہیں کہ جو **برکات** ہمیں اس سلطنت کی بدولت حاصل ہوئی اگر ہمیں **عمر خضر بھی نصیب** ہو تو بھی ہم ان احسانات کا شکریہ ادا نہیں کر سکتے۔ **ہندوستان کیلئے سلطنت برطانیہ ابر رحمت کی طرح نازل ہوئی**۔ اور ہمارے ایک بزرگ نے جس نے پہلے زمانہ کی خانہ جنگیاں، خون ریزیاں اور بدامنیاں اپنی آنکھوں سے دیکھی تھیں اس سلطنت کے ظہور کا نقشہ الفاظ میں کھینچا:

ہوئیں بدنظمیاں سب دور، انگریزی عمل آیا
بجا آیا، بہ استحقاق آیا، برمحل آیا

ہم کو وہ احسان کبھی نہیں بھول سکتا جب ترکوں نے ہمارے مشورہ کے خلاف کوتہ اندیشی سے ہمارے دشمنوں کی رفاقت اختیار کی تو ہمارے شہنشاہ نے ازراہ کرم ہم کو یقین دلایا کہ ہمارے مقدس مقامات کی حرمت میں سرِ منہ فرق نہیں آئے گا۔ اس الطاف خسروانہ نے **ہماری وفا میں نئی روح پھونک دی۔ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان** (احسان کا بدلہ احسان کے سوائے نہیں) ہم ان احسانوں کو کبھی نہیں بھول سکتے۔ اب اس جنگ کے خاتمہ پر

مضمون نگار حضرات کے افکار و خیالات سے ادارہ پیشوا کا اتفاق ضروری نہیں ہے

صلح کانفرنس میں سلطنت ٹرکی کی نسبت جلد فیصلہ ہوجانے والا ہے۔ ممکن ہے یہ فیصلہ مسلمانوں کی امیدوں کے برخلاف ہو لیکن ہم بخوبی جانتے ہیں کہ اس فیصلہ میں سرکار برطانیہ اکیلی مختار نہیں ہے بلکہ بہت سی دوسری طاقتوں کا بھی اس میں ہاتھ ہے، شہنشاہ معظم کے وزراء جو کوششیں ٹرکی کے حق میں کرتے رہے ہیں ہم اس کے واسطے بہر حال مشکور ہیں۔ یہ مسلمہ امر ہے کہ یہ جنگ مذہبی اغراض پر مبنی نہ تھی۔ اور اپنے اپنے عمل کا اور اس کے نتائج کا ہر ایک خود ذمہ دار ہے۔

رموز مملکت خویش خسرواں دانند
گدائے گوشہ نشینیں تو حافظا مخروش

مگر ہمیں پوری توقع ہے کہ ہماری گورنمنٹ اس بات کا خیال رکھے گی کہ مقامات مقدسہ کا اندرونی نظم ونسق مسلمانوں کے ہی ہاتھوں میں رہے اور ہم حضور سے درخواست کرتے ہیں کہ جب حضور وطن کو تشریف لے جاویں تو اس نامور تاجدار ہندوستان کو یقین دلائیں کہ چاہے کیسا ہی انقلاب کیوں نہ ہو ہماری وفاداری میں سرِ منہ میں فرق نہ آیا ہے اور نہ آسکتا ہے۔ **اور ہمیں یقین ہے کہ ہم اور ہمارے پیروان اور مریدان فوجی وغیرہ جن پر سرکار برطانیہ کے بیشمار احسانات ہیں ہمیشہ سرکار کے حلقہ بگوش اور جان نثار رہیں گے۔**

ہمیں نہایت رنج وافسوس ہے کہ نا تجربہ کار اور نوجوان امیر امان اللہ خان والئے کابل نے کسی غلط مشورہ سے عہد ناموں کے اور اپنے باپ دادا کے طرز عمل کی خلاف ورزی کر کے خداوند تعالیٰ کے صریح حکم **و اوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا**۔ (یعنی وعدہ کا ایفا کرو۔ ضرور وعدہ کے متعلق پوچھا جائے گا) کی نافرمانی کی۔ ہم جناب والا کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم امیر افغانستان کے اس طرز عمل کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اہم اہالیان پنجاب احمد شاہ کے حملوں کو اور نادر شاہی قتل وغارت کو نہیں بھول سکتے۔ ہم اس غلط اعلان کی جس میں اس نے سراسر خلاف واقعہ لکھا ہے کہ اس سلطنت میں مذہبی آزادی میں خدا نخواستہ کسی قسم کی رکاوٹ واقعہ ہوئی۔ زور سے تردید کرتے ہیں۔ امیر امان اللہ خان کا خاندان سرکار انگلیشہ کی ہی بدولت بنا۔ اور اس کی احسان فراموشی کفران نعمت سے کم نہیں۔ ہم کوان کوتہ اندیش دشمنان ملک پر بھی سخت افسوس ہے جن کی سازش سے تمام ملک میں بدامنی پھیل گئی۔ اور جنہوں نے اپنی حرکات ناشائستہ سے پنجاب کے نیک نام کو دھبہ لگایا۔ مقابلہ آخر مقابلہ ہی ہے۔ اور کبھی خاموش نہیں رہ سکتا۔ اور یہ **حضور والا** ہی کا زبردست ہاتھ تھا جس نے اس بے چینی وبدامنی کا اپنی حسن تدبیر سے فی الفور قلع قمع کر دیا۔ ان بدبختوں سے از راہ بدبختی فاش غلطیاں سرزد ہوئیں۔ لیکن **حضور ابر رحمت ہیں** اور ابر رحمت زرخیز اور شور زمین دونوں پر یکساں برستا ہے۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان گمراہ لوگوں کی مجنونانہ وجاہلانہ حرکات کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے قرآن کریم میں یہی تلقین کی گئی ہے۔ **لا تفسدوا فی الارض**۔

(یعنی دنیا میں فساد اور بدامنی مت پیدا کرو) اور ان اللہ لا یحب المسفسدین ۔ (یعنی بے شک خدا فساد کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا)

حضورانور! اگرچہ آپ کی مفارقت کا ہمیں کمال رنگ ہے۔

سرغم سے کھچے کیوں نہ سردار ہمارا

لو ہم سے چھٹا جاتا ہے سردار ہمارا

لیکن ساتھ ہی ہماری خوش نصیبی ہے کہ حضور کے جان نشین سرایڈورڈ میکلیکن بالقابہم جن کے نام نامی سے پنجاب کا بچہ بچہ واقف ہے اور جن کا حسن اخلاق رعایہ نوازی میں شہرہ آفاق ہے اور جو ہمارے لیے حضور کے پورے نعم البدل ہیں ان کا ہم دلی خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور ان کی خدمت والا میں یقین دلاتے ہیں کہ ہم بمثل سابق اپنی جوش عقیدت و وفاداری کا ثبوت دیتے رہیں گے۔ حضور اب وطن کو تشریف لے جانے والے ہیں۔ ہم دعا گویان جناب باری میں دعا کرتے ہیں کہ حضور بمع لیڈی صاحبہ وجمیع متعلقین مع الخیر اپنے پیارے وطن پہنچیں۔ تادیر سلامت رہیں۔ اور وہاں جا کر ہم کو دل سے نہ اتار دیں۔

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

المستدعیان

اس ایڈریس کے نیچے جناب سید مہر علی شاہ صاحب از گولڑہ شریف اور آپ کے استاد اور مرشد جناب سید غلام محی الدین صاحب کے اسماء گرامی نہایت واضح الفاظ میں لکھے ہوئے موجود ہیں ''سیال شریف'' (ضلع سرگودھا) کی مشہور و معروف گدی کے سجادہ نشین کے اسم گرامی بھی ساتھ ہی درج ہے۔ ''سیال شریف'' کا لفظ تو آسانی سے پڑھا جاسکتا ہے لیکن گدی نشین کا نام تحریر مدہم ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھا جاسکا۔ پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑہوی نے اپنے استاد مولوی سلطان محمود صاحب انگوی کے مرشد جناب '' خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی'' سے ہی سلسہ چشتیہ میں بیعت کی تھی۔ (شہ کار اسلامی انسائکلو پیڈیا جلد دوم صفحہ ۱۳۹۵) علاوہ ازیں پنجاب کے دیگر بہت سے مشہور و معروف علماء دین متین اور حاملان شرح مبین اور بڑے بڑے پیران طریقت اور سجادہ نشینوں کے اسماء گرامی بھی درج ہیں۔

اس دعا نامہ بطور ایڈریس کے متعلق جناب وکیل انجم اپنی کتاب سیاست کے فرعون کے صفحہ نمبر ۲۷ میں لکھتے ہیں:

''یہ دعا نامہ بطور ایڈریس پنجاب کے علماء، مشائخین اور بڑے بڑے اولیاء کرام کے سجادہ نشینوں نے ۱۹۱۹ء میں اپنے دستخطوں سے پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر سر مائیکل اوڈوائر کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ برطانوی سامراج کا نمائندہ یہ گورنر وہی ذات شریف ہیں جن کے حکم سے بے ساکھی کے موقع پر جلیاں والہ باغ امرتسر میں جنرل ڈائر نے ہنستے عوام کو بلا اشتعال گولیوں کا نشانہ بنایا اور جب پنجاب کی عوام نے اس ظلم و بربریت کے خلاف آواز بلند کی تو سر مائیکل اوڈوائر نے امرتسر، لاہور اور گوجرانوالہ وغیرہ میں اور اس کی آڑ میں پنجاب کے عوام پر جو مظالم توڑے گئے ان پر نہ صرف برصغیر سراپا احتجاج بن گیا بلکہ ظلم و تعدی کی بازگشت برطانیہ کی پارلیمنٹ کے ایوانوں تک سنی گئی۔''

امام کعبہ شیخ خالد الغامدی

(رانا محمد حسن خاں)

امام کعبہ شیخ خالد الغامدی پاکستان کا آٹھ روزہ دورہ مکمل کر کے ۲ مئی کو سعودی عرب واپس جا چکے ہیں۔اس دورہ کے دوران شیخ صاحب نے دل کھول کر ان اسلامی تعلیمات کا ڈھنڈورا پیٹا جو زندگیوں کو گل وگلزار کرنے والی ہیں ۔شیخ صاحب نے مسلمانوں کو اتحاد کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کو اختلافات بھلا کر ایک ہو جانا چاہیے۔امام کعبہ نے فرمایا کہ اسلام میں مذہبی تعصب اور منافرت کی کوئی گنجائش نہیں۔جامع مسجد بحریہ ٹاؤن لاہور میں خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ مسلمان فرقوں اور مذاہب کا احترام کرتا ہے، دین میں کوئی زبردستی نہیں ،اللہ کی خاطر ہمیں ایک دوسرے کو معاف کرنا چاہیے،اسلام ہمیں صبر کی تلقین کرتا ہے،مومن کی نشانی ہے کہ وہ ہنس مکھ اور با اخلاق ہوتا ہے۔اسلام ایک واضح اور کشادہ دین ہے ،ایک دوسرے سے حسد کی اسلام میں اجازت نہیں ،علماء کرام انصاف کے نظام کے لیے جدوجہد کریں۔اسلام میں اقلیتوں کو بہترین حقوق دیے گئے ہیں،حضور اکرمؐ غیر مسلموں کی تیمارداری کے لیے ان کے گھر جاتے،آپ کا حسن سلوک دیکھ کر یہودی مسلمان ہو جاتے تھے۔اسلام نے دوران جنگ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔اسلام میں تشدد اور دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں، دہشت گردانہ کاروائیاں کرنے والے خوارج ہیں۔پاکستانی اور سعودی بھائی بھائی ہیں ،پاکستانی سعودی ہیں اور سعودی پاکستانی۔اللہ کی رسّی کو مظبوطی سے پکڑو اور تفرقے میں نہ پڑو۔داعش اور طالبان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ،یہ لوگ خوارج ہیں۔اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے سعودی اور ایرانی بھائی بھائی ہیں۔

امام کعبہ کو یہ تمام دل آویز اسلامی تعلیمات بیان کرنے کی ضرورت اس لیے پیش آئی ہے کہ سعودی حکومت خود کو خطرے میں محسوس کر رہی ہے۔ہم بچپن سے سنتے آرہے ہیں''جیسا کروگے ویسا بھروگے''۔بھٹو،ضیاء الحق،انور سادات،صدام،قذافی،حسنی مبارک وغیرہ اپنی غلطیوں کی سزا بھگت چکے ہیں ۔یہ سب لوگ نہایت طاقتور تھے۔مگر جب ان کا براوقت آیا تو ان کی تمام طاقت ریت کی دیوار ثابت ہوئی۔عالمی سیاسی آب وہوا میں آنے والی تبدیلی سے بننے والے نئے منظر نامے میں سعودی حکمران بے چینی محسوس کر رہے ہیں کیونکہ ایران اور امریکہ کی قربتوں میں اضافہ اور ترکی کا عالمی سیاست میں اہم کردار وغیرہ ان کی اہمیت کو کم کر رہے ہیں۔یقیناً سعودی حکمران قذافی،صدام وغیرہ کے عبرت ناک انجام سے بے خبر نہیں ہیں اور ان حکمرانوں کی ہلاکت میں اپنے کردار کو بھی جانتے ہیں ۔یہ بے چینی ہے جسے دور کرنے کے لیے عرب اتحادیوں نے کمزور حوثیوں کے خلاف فضائی حملے شروع کر رکھے ہیں۔آئندہ چند ہفتوں میں پاکستانی فوجی دستے بھی سعودی عرب روانہ کیے جانے کا امکان ہے۔ہم یقین رکھتے ہیں کہ سعودی عرب نے بھی اگر اپنی غیر اسلامی، غیر اخلاقی اور ظلم پر مبنی اپنی پالیسیوں کو تبدیل نہ کیا تو سعودی حکمرانوں کا انجام بھی قذافی اور صدام وغیرہ سے مختلف نہیں ہوگا۔اور ان کا عبرت ناک انجام کا باعث حوثی نہیں بلکہ سعودی عوام بنے گی۔

سعودی عرب کا کردار کبھی بھی مسلمان ممالک کے ساتھ تسلی بخش نہیں رہا۔اگر سعودی عرب اپنی تیل سے کمائی گئی بے انتہا دولت کو بائیس غریب ترین اسلامی ممالک کی فلاح وبہبود کے لیے خرچ کرتا اور طاقتور مسلمان ممالک کو کرائے کے قاتلوں سے نیست ونابود نہ کرواتا تو یقینی طور پر سعودی عرب کی حیثیت ایک مخلص بڑے بھائی

کی سی ہوتی۔اگر امام کعبہ کی بیان کردہ خوبصورت تعلیمات پر سعودی حکمران عمل پیرا ہوتے تو مسلم امہ کے لیے ہر دن عید ہوتا اور رات شب رات ہوتی۔امام کعبہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام نے دور ان جنگ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع کیا ہے۔شاید امام صاحب بھول رہے ہیں کہ عراق میں،یمن میں اور شام وغیرہ میں جو عورتیں اور بچے قتل ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کی تعداد لاکھوں میں ہے،ان عورتوں اور بچوں کا خون سعودی حکمرانوں کے ہاتھ سے ٹپک رہا ہے اور ٹپکتا چلا جا رہا ہے۔امام کعبہ فرماتے ہیں کہ مسلمان فرقوں اور مذاہب کا احترام کرتا ہے۔اگر ایسا ہے تو ایرانیوں کی طاقت سے سعودی حکمران کیوں خوف زدہ ہیں؟ یمن میں ظالم سنی حکمرانوں کے خلاف ایکشن لینے کی بجائے حوثی مظلوم شیعوں پر بمباری کیوں کی جا رہی ہے؟ شام کی شیعہ حکومت کے باغیوں کی مدد کیوں کی جا رہی ہے؟امام کعبہ کہہ رہے ہیں مسلمان بھائی بھائی ہیں۔امام صاحب سے کوئی پوچھے کہ کیا پاکستان میں ان کے بھائی صرف جماعت اسلامی ،جمعیت علماء اسلام اور دوسرے دیوبندی ہی ہیں۔اگر امام صاحب کسی شیعہ، بریلوی مکتبہ فکر وغیرہ کی دعوت بھی قبول کرتے تو کم از کم ان کی حد تک تو ہمیں اسلام نظر آتا۔داعش اور طالبان کے متعلق امام صاحب نے کہا ہے کہ طالبان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، یہ لوگ خوارج ہیں۔امام صاحب کا یہ بیان تحسین کا اس لیے بھی مستحق ہے کہ انہوں نے یہ بیان ان لوگوں کے درمیان کھڑے ہو کر دیا جو طالبان کو اپنا بھائی کہتے ہیں۔دراصل یہ بھی بدلتے حالات کا نتیجہ ہے ورنہ کون نہیں جانتا کہ جماعت اسلامی ،جمعیت علمائے اسلام ف اور س اور اخوان المسلمین کی پشت پر ہمیشہ سعودی عرب رہا ہے اور ان جماعتوں سے تعلق رکھنے والے مدارس کی آبیاری کے لیے مالی امداد کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جب سعودی امداد سے پھلنے پھولنے والوں نے پاکستان کے فوج نہ بھیجنے کے معاملے پر سعودیوں کے حق میں آواز بلند کرنے میں سستی دکھائی تو سعودی حکومت نے ان کی اور ان کے زیر انتظام چلنے والے مدارس کی امداد بند کردی۔اس امداد کی بندش کے ساتھ ہی پاکستان کی سعودی امداد پر پلنے والی دینی قوتوں کی اکثریت نے کراچی لاہور اسلام آباد اور پشاور سمیت پورے ملک میں ، لبیک حرمین ریلیاں اور تحفظ حرمین کانفرنسز منعقد کرنا شروع کر دیں۔امام کعبہ کے جاتے ہی ان ریلیوں کی شدت میں کمی آ گئی ہے۔ویسے بھی طالبان مخالف بیان نے ان دینی جماعتوں کی رنگت پیلی کردی ہے۔

امام کعبہ کا دورہ پاکستان مکمل طور پر ناکام رہا۔جو باتیں امام صاحب بیان کرتے رہے اس طرح کی باتیں پاکستان کے مولوی دن رات کرتے ہیں ،اگر ان کی باتوں کا اثر ہوتا تو سارے پاکستانی ولی اللہ ہوتے۔جہاں تک ہجوم اکٹھا کرنے کا تعلق ہے تو مولوی طاہر القادری و ڈاکٹر ذکر نائیک کے جلسوں کو دیکھ لیں۔اگر ان کے جلسوں کے شرکاء کی دس فیصد تعداد بھی پاکباز ہو جائے تو ان پاک بازوں کی بدولت پاکستان اور ہندوستان میں سکون ہو جائے۔جس طرح مذہبی ٹھیکیدار مذہب کی بڑی بڑی باتیں کرتے ہیں اور عید کے چاند پر پھٹ کر عوام کو اپنا آپ دکھا دیتے ہیں۔اسی طرح امام صاحب بھی مذہب کا سبق پڑھاتے رہے اور حرمین شریف کو خطرے میں بتا کر لوگوں کے جذبات برانگیختہ کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ پاکستانی عوام جانتے ہیں کہ سعودی پاکستانیوں کے ساتھ سعودی عرب میں کیا کرتے ہیں ،سعودی عرب پہنچتے ہی پاکستانی مزدوروں کے گلے میں کفیل اپنے نام کا پٹہ ڈال کر اپنا غلام بنا لیتے ہیں۔یقینی طور پاکستانی سمجھتے ہیں کہ دل بہلانے کے لیے اسلام ،اسلام کرنا اور اسلام کو خود پر نافذ کرنا دو مختلف حقیقتیں ہیں۔امام کعبہ ہوں یا دوسرے مولوی حضرات اپنے ذاتی مفادات وترجیحات کے لیے عوام کو استعمال کرتے ہیں اور عوام مولوی کو ذاتی مفادات کے لیے استعمال کرتے ہیں۔اور یہ

سب اسلام کے نام پر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے اور اسلام کو خود پر نافذ کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

RH CATERERS

Our Chefs are dedicated to creating Authentic Dishes.Our Menus offer a wide variety of dishes originating from all parts of the Indian & Pakistani. Sub Continent.We can offer a range of Catering Options such as a sit down Silver Service,a simple Buffet,Multi dish or Karahi Stand service.We are able to cater for any number of guests & our specialized MENUS can be accommodated in any Venue and any budget.A bespoke tailor made Menu can be made upon request.

The Complete Catering & wedding package consists of all the necessaries ensuring that you will have the most successful event:

Our Gold pakage includes

☆ Authentic Asian Catering
☆Welcome Drinks Reception (Exotic Fresh Juices)
☆Unlimited Soft Drinks & Juices Throughout the day
☆Cutlery Crockery & Glassware
☆Linen Tableclothes & Napkins
☆ Professional Uniformed Waitress Staff
☆Event Manager & Wedding coordinator
☆All Serving Utensils
☆Chefs ansite
☆Kitchen Staff & Porters
☆Complete Peace of mind

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

آوارگانِ دشتِ خار (قسط 2)

دہشت گرد خوارج ہیں

امام کعبہ اور مولوی طاہر القادری فرماتے ہیں کہ دہشت پھیلانے والے طالبان خوارج ہیں۔ امام کعبہ نے یہ بیان ان لوگوں کی موجودگی میں دیا ہے جو طالبان کے دن رات قصیدے پڑھتے ہیں۔ خوارج کا کام قتل و غارت کرنا اور فساد برپا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فسادیوں کے متعلق قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یقیناً اُن لوگوں کی جزا جو اللہ اور اُس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہے کہ انہیں سختی سے قتل کیا جائے یا دار پر چڑھایا جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا انہیں دیس نکالا دے دیا جائے۔ یہ اِن کے لیے دُنیا میں ذلّت اور رُسوائی کا سامان ہے اور آخرت میں تو اُن کے لیے بڑا عذاب (مقدر) ہے۔ (سورۃ المائدۃ)

بندر اور خنزیر

"تکون فی اُمّتی فزعة فیصیر الناس الیٰ علمائھم فا ذاھم قردة وخنازیر"

میری اُمّت میں ایک گھبراہٹ اور بے چینی پیدا ہوگی جس پر لوگ اپنے علماء کی طرف جائیں گے تو دیکھیں گے وہاں تو بندر اور خنزیر بیٹھے ہیں۔ کنز العمال جلد ۱۶ صفحہ ۸۰ حدیث ۳۸۷۲۷ ناشر موسۃ الرسالۃ بیروت ۹۸۵

علمائے سُو

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے کہ علمائے سُو کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی پتھر نہر کے منہ پر رکھ دیا جائے کہ نہ وہ خود پانی پی سکے اور نہ پانی کو کھیت تک پہنچنے کا راستہ دے یا ان کی مثال ایسی ہے جیسے باغوں میں پختہ نالوں کے باہر گچ ہے اور اندر بدبُو، یا وہ لوگ قبر کی طرح ہیں اُوپر سے قبر خوبصورت معلوم ہوتی ہے اور اندر مُردے کی سڑی ہوئی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کلام کرنے والا ہے اور اپنے ازّلی قدیم کلام سے جو اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے حکم دیتا ہے، منع کرتا ہے، وعدہ کرتا ہے اور ڈراتا ہے۔

کالج سے فالج بہتر

ایک آدمی کے اس ڈر پر کہ علی گڑھ کالج میں بیٹے کے داخلے پر دین نہ برباد ہو جائے۔ مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا کہ ''میاں ہوگا تو وہی جو اللہ کو منظور ہوگا مگر ظاہری اسباب میں یہ داخلہ بھی ایک قوی سبب ہے بربادی کا اور اس بناء پر کالج میں داخلہ سے فالج کا داخلہ اچھا ہے اس لیے کہ اس میں تو دین کا ضرر اور اِس میں جسم کا ضرر۔ ان دونوں مرضوں میں حقیقی مرض وہی ہے جو کالج میں رہ کر پیدا ہوتا ہے۔''

جہاں عصرِ حاضر کے مسلمانوں کی حالتِ زار دیکھ کر ہر اُس مسلمان کا دِل خُون کے آنسو رو رہا ہے جس کے بدن میں اللہ اور اُس کے رسول کی محبت خُون کی طرح دوڑ رہی ہے وہاں علماءِ سُوء جو اُمّتِ مسلمہ کو اس نہایت دردناک صورتِ حال سے دوچار کرنے والے ہیں نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی کے ساتھ اصلاحِ اُمّت کے نام پر فرقہ بازی اور تکفیر بازی کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں، اللہ اور رسول ﷺ کے نام پر خُون کی ہولی کھیل رہے ہیں۔ اِن اسلام کے جھوٹے ٹھیکیداروں کی بے لگام تحریروں اور تقریروں نے جہاں کلمہ طیّبہ پڑھنے والوں کو کُفر کی بھٹی میں جھونک دیا ہے وہیں ایک دوسرے کے خُون کے پیاسے بھی بنا دیا ہے۔ کل تک یہ فرقہ بازی کے مقابلے مولانا لوگ اپنی اپنی مسجدوں میں کیا کرتے تھے یا موٹی موٹی کتابیں تحریر کی جاتی تھیں جو کُفر کے فتوؤں، بُرے الفاظ اور اخلاقی گراوٹ کا شاہکار ہوتی تھیں۔ اب یہ کارِ گناہ اسلام کے نام پر بنائے جانے والے ٹی وی چینلز پر بھی ہو رہا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا ان نام نہاد مولویوں کا جو اُمّتِ مسلمہ کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔ جو جُبے اور دستار میں ملبوس عالموں کے بھیس میں عامۃ الناس کو گُمراہ کر رہے ہیں کبھی فرقوں کے نام پر، کبھی عقیدوں کے نام پر اور کبھی سیاست کے نام پر۔ اور آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن مذہبی جنونیوں کا جو اپنی پسند کا اسلام نافذ کرنا چاہتے ہیں تاکہ انسانوں کی گردنیں مذہب کے نام پر کاٹی جاسکیں۔ آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد اُن عوامل اور مذہبی جنونیوں کے چہرے سے نقاب اُٹھانا ہے جنکی تفسیروں اور تقریروں نے اُمّتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے اور جن کی تفرقہ بازیوں نے کلمہ گو مسلمانوں کی اخوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔ آوارگانِ دشتِ خار میں ذکر ہوگا اُن نام نہاد علماء کا، پیروں کا اور اُن نام کے مسلمانوں کا جو بددیانتی اور ناانصافی کرتے

(ملفوظات مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۳۰۷)

جہالت کی یونیورسٹیاں

ایوان بالا میں سینیٹر مولانا عطا الرحمان نے نکتہ اعتراض پر کہا کہ پرویز رشید وزیر اطلاعات نے دینی مدارس، اذان اور دینی کتابوں سے متعلق منفی اظہار خیال کر کے ہزاروں طلبہ اور علماء کی دل آزاری کی ہے۔ وزیر نے کہا تھا کہ مدارس، جہالت کی یونیورسٹیاں ہیں اور یہ بھی کہا تھا کہ لاؤڈ اسپیکر مولویوں کو ۵ وقت تشہیر کے لیے دیا گیا ہے۔

جواب میں پرویز رشید نے کہا کہ میں نے اس درس و تدریس کی بات کی ہے جس نے بھائی کو بھائی سے لڑا دیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں نماز ادا کرتے وقت گن مین کی ضرورت نہیں پڑتی، پاکستان میں گن مین کو کھڑا کرنا پڑتا ہے۔ مسلمانوں سمیت کسی کی بھی عبادت گاہ محفوظ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ مولانا عطا الرحمان اور مولانا ساجد میر کبھی ایک دوسرے کے مدرسہ میں نہیں جاتے میرے خلاف اکٹھے ہو گئے ہیں یہ ایک اچھی بات ہے۔

پرویز رشید دائرہ اسلام سے خارج

۱۹ مئی ۲۰۱۵ء کو کراچی آرٹ کونسل میں مدارس کو جہالت کی یونیورسٹیاں کہنے پر وفاق المدارس اور مولانا نعیم احمد بنوری نے وزیر اطلاعات پرویز رشید کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ شخص قادیانی (احمدی) ہے۔

مولانا الیاس چنیوٹی جن کا تعلق ن لیگ سے ہے نے پرویز رشید کو دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہوئے ان کی حمایت میں ووٹ دینے سے انکار کر دیا۔ مولانا الیاس چنیوٹی کے استفسار پر پرویز رشید نے کہا تھا کہ میں سُنّی مسلمان ہوں اور ختم نبوت پر یقین رکھتا ہوں۔ مولانا الیاس چنیوٹی نے اس پر کہا تھا کہ اگر ایسا ہے تو کیا آپ بانی جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جھوٹا سمجھتے ہیں؟ جواب میں پرویز رشید نے کہا کہ وہ اس کے متعلق کچھ نہیں کہیں گے۔ جس پر مولانا الیاس چنیوٹی نے انہیں قادیانی قرار دیتے ہوئے دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔

جعلی مولوی جعلی ڈگریاں

علی جبران لکھتے ہیں کہ خود ساختہ مذہبی اسکالر سابقہ وزیر مذہبی امور ''مولوی'' عامر لیاقت نے ۲۰۰۲ء کا الیکشن لڑنے کے لیے ماسٹرز اور پی ایچ ڈی کی جعلی ڈگریاں سپین کی جعلی یونیورسٹی سے تین ہفتے میں حاصل کی تھیں۔ عامر لیاقت نے حال ہی میں ایف آئی اے کے روبرو اقرار کر لیا ہے کہ انہوں نے جعلی ڈگریاں حاصل کی تھیں۔

روزنامہ امت ۲۲ مئی ۲۰۱۵ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ ''خود ساختہ مذہبی اسکالر سابق ممبر پارلیمنٹ و وزیر مذہبی امور عامر لیاقت حسین نے اپنی قابلیت بڑھانے کے لیے ایک نہیں دو ڈگریاں خریدیں۔ عامر لیاقت نے ٹرینٹی کالج اینڈ یونیورسٹی سپین سے ماسٹرز ان بزنس اینڈ ایڈمنسٹریشن اور پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ یاد رہے مذکورہ ادارہ انٹرنیشنل تعلیمی اداروں میں شامل نہیں ہے۔ عامر لیاقت نے دونوں ڈگریاں تین ہفتے میں حاصل کی تھیں۔

مولوی کی کارستانیاں

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

رہے علماء تو ان کی نسبت ہر شخص جانتا ہے کہ یہی حضرات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کی اِن کی موجودہ حالت تک راہنمائی کی ہے۔ یہ بہار انہی کی لائی ہوئی ہے۔ مجھے مسلمانوں میں سے کسی ایسی جماعت کا پتہ نہیں جس کا کوئی اصول ہو۔ اِن کی حیثیت سیلاب میں بہنے والے تنکوں سے زیادہ نہیں ہے۔ (رسالہ روداد جماعت اسلامی حصہ سوم صفحہ ۱۲۷، ۱۲۹)

مساجد میں شیطانی

لاہور کے علاقے بہار کالونی گرین ٹاؤن کے علاقے میں ایک ۷ سالہ بچہ معین عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں چندہ مانگنے نکلا مگر گھر واپس نہ آیا بلکہ چوبیس گھنٹوں کے بعد اس کی لاش اسی علاقہ کی ایک مسجد ''بیت المکرّم'' کی چھت پر موجود کمرے میں چھت سے لٹکتی ہوئی ملی۔ جسے بدفعلی کے بعد قتل کیا گیا تھا۔ امام مسجد فرار ہونے میں

کامیاب۔ مسجد کے داخلی دروازے کے اوپر لکھا تھا ''مرکز تبلیغی جماعت'' ۔ٹی وی رپورٹ۔ (جنگ ۲ جنوری ۲۰۱۵ء)

بلدیہ ٹاؤن گلشن غازی میں واقعہ توحید مسجد کے اندر سے ۴۵ سالہ غلام رسول کی گلا کٹی لاش ملی۔مقتول اپنے ۱۲ ساتھیوں کے ہمراہ تبلیغی دورے پر کراچی آیا تھا۔تمام لوگ مسجد ہی میں رہائش پذیر تھے۔ (روزنامہ امت۔ٹی وی رپورٹ ۲ جنوری ۲۰۱۵ء)

مولوی، مسائل اور ناجی

مشہور کالم نگار جناب نذیر ناجی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کسی بھی مولوی صاحب سے بات کر کے دیکھیں، وہ کبھی یہ نہیں کہے گا کہ ''مجھے اس سوال کا جواب معلوم نہیں'' وہ ہر بات کا جواب دیں گے۔ ہر مولوی کا ایک ہی خیال ہوتا ہے کہ ان کے پاس ہر مسئلے کا حل موجود ہے۔مگر آج تک مولوی صاحبان کوئی مسئلہ حل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ہر گاؤں، ہر شہر، ہر گلی میں کئی کئی مولوی صاحب موجود ہوتے ہیں۔جن مولوی صاحبان کو دینی رہنما سمجھتے ہوئے ہم نے ان کی عزت کی، ہمیں وہ بھی مارتے ہیں۔ ہم کدھر جائیں؟ ڈوب مریں؟ یہی کر رہے ہیں۔ (جنگ لندن ۳۱ جولائی ۲۰۱۰ء از نذیر ناجی)

سیانا بھولو پہلوان

پاکستان کے عظیم پہلوان 'بھولو پہلوان' نے ایک تقریب میں جب انہیں تقریر کے لیے بلایا گیا تو انہوں نے کہا تھا 'بھائیو تے بہنو،مینوں تقریر کرنی نئیں آندی، جے کشتی کرانی اے تے کرالو' کاش مولوی اس پہلوان کے اس دانشمندانہ فقرے سے ہی کچھ سیکھ لیں۔

زمین بیل کے سینگوں پر

مفتی فیض احمد اویسی قادری (بریلوی) صاحب فرماتے ہیں:۔

''روایت ہے کہ جب حق تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کشتی کی طرح ڈولنے لگی تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو زمین کو ساکن اور برقرار رکھنے پر معمور فرمایا۔فرشتے نے زمین کے نیچے داخل ہو کر کرہ زمین کو اپنے کندھوں پر اُٹھایا اور اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھ ایک جانب مشرق اور ایک جانب مغرب دراز کر کے زمین کے ساتوں طبقوں کو جکڑ لیا۔ کرہ زمین کو قابو کرنے کے بعد فرشتے کے پاؤں ڈگمگانے لگے تو اللہ تعالیٰ نے جنّت سے ایک بیل بھیجا جس نے اپنے سینگوں پر فرشتے کے پاؤں رکھنے چاہے مگر اس کے سینگ فرشتے کے قدموں تک نہ پہنچ سکے۔تو اللہ تعالیٰ نے ایک سبز رنگ کا یاقوت اس بیل کے سینگوں پر رکھ دیا۔ اسی یاقوت پر فرشتے کے پاؤں رکھے ہوئے ہیں۔اس بیل کے ۴۰ ہزار سینگ اور ۴۰ ہزار ٹانگیں ہیں۔'' (ملک الموت اور حاضر و ناظر صفحہ ۹، ۱۰) (اسی لیے بقول اعلیٰ حضرت زمین ساکن ہے۔مولوی احمد رضا خان صاحب فرماتے ہیں کہ لا جرم مسلمان پر فرض ہے کہ حرکت شمس و سکونِ زمین پر ایمان لائے۔(فتاویٰ رضویہ جلد ۲۷ صفحہ ۲۲۴ سطر ۱)

زمین شیش ناگ کے سر پر

ہندوؤں کی مشہور کتاب بشن پران میں لکھا ہے کہ نیچے والی ساتوں زمین کے نیچے ایک سانپ ہے جس کا نام شیش ناگ ہے، اس کا نام اَننت بھی ہے، اس کے ایک ہزار سر ہیں۔وہ زمین کو اُٹھائے ہوئے ہے، اور اس کے بوجھ سے تھکتا نہیں ہے۔ (بحوالہ کتاب الہند صفحہ ۲۳۲)

گردشِ زمین پر فتویٰ

اسلامیہ کالج لاہور کے ریاضی کے پروفیسر اور پرنسپل حاکم علی نے ۱۹۳۰ء میں چوبیس صفحے کے رسالے ''نزول آیات فرقان بہ سکون زمین و آسمان عُرف زمین ساکن ہے'' جدید نظریہ کشش ثقل اور زمین کی گردش کے بارے میں (مولوی احمد رضا خان بریلوی سے) سوال پوچھا، اور دلائل سے ثابت کیا کہ قرآن پاک کی آیات زمین کی گردش کے ماننے سے مانع نہیں۔اعلیٰ حضرت (مولوی احمد رضا خان بریلوی) نے جواب میں مختلف قرآنی آیات اور احادیث سے اس کو ٹھکرا کر اپنا حتمی فیصلہ دیا، کہ زمین ساکن ہے اور سورج گردش کر رہا ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ یہ ایسا ثابت ہے، کہ اس کو نہ ماننے والا قرآن و حدیث کا مُنکر اور کافر ہو جائے گا، ساتھ ہی کشش ثقل کا بھی انکار کیا ہے۔اس عنوان پر اعلیٰ حضرت کے دوسرے رسالہ بنام

بنام ''الکلمۃ الملھمۃ'' میں بھی شروع میں ہی یہ لکھا ہے، کہ فقیر (اعلیٰ حضرت) نے جدید فلسفہ کے رَد میں ایک تفصیلی کتاب بنام ''فوز مبین در ردِ حرکت زمین'' ۱۳۳۸ھ میں لکھی۔ جس میں ایک سو پانچ دلائل سے زمین کی حرکت کا رَد لکھا اور جاذبیت (کشش ثقل) نافریت وغیرہ ہما جدید فلسفہ کی مزعومات کے روشن دلائل سے رَد لکھے۔ ایک اور کتاب بھی اعلیٰ حضرت کی ہے جس کا نام ''معین مبین بہر دورِ شمس وسکونِ زمین'' (یعنی سورج گردش کر رہا اور زمین ساکن) اس میں بوعلی سینا پر سخت جرح اور رَد لکھا ہے۔ لکھتے ہیں ''اور یہاں جو ابن سینا نے فرضیت کی وجہ گھڑی ہے، وہ بالکل شیخ چلی کی کہانی ہے۔'' (ماہنامہ معارف رضا کراچی جنوری ۲۰۱۱ء مضمون از ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صفحہ ۲۲،۲۳،۲۴،۲۵ کا مطالعہ کریں)

مولوی اور اخبار

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے فرمایا تھا کہ طالب علم کو اخبار بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔ (سوانح مفتی ولی حسن ٹونکی)

ایک آیت کی تفسیر

اور جب ابراہیم نے کہا تھا کہ میرے پروردگار! مجھے دکھایئے کہ آپ مردوں کو کیسے زندہ کرتے ہیں؟ اللہ نے کہا: ''کیا تمہیں یقین نہیں؟'' کہنے لگے: ''یقین کیوں نہ ہوتا؟ مگر (خواہش اس لیے ہے) تاکہ میرے دل کو پورا اطمینان ہو جائے۔'' اللہ نے کہا: ''اچھا! تو چار پرندے لو، اور انہیں اپنے سے مانوس کر لو، پھر (ذبح کر کے) ان کا ایک ایک حصہ ہر پہاڑ پر رکھ دو، پھر ان کو بلاؤ، وہ چاروں تمہارے پاس دوڑے چلے آئیں گے۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۲۶۱ ترجمہ مفتی تقی عثمانی)

حضرت ابراہیم علیہ السلام حسب ارشادالٰہی چار جانور لائے ایک مور ایک مرغ ایک کوا ایک کبوتر اور چاروں کو اپنے ساتھ ہلایا تاکہ پہچان رہے اور ہلانے سے آنے لگیں پھر چاروں کو ذبح کیا پھر ایک پہاڑ پر چاروں کے سر رکھے ایک پر پَر رکھے ایک پر سب کے دھڑ رکھے ایک پر پاؤں رکھے، پہلے بیچ میں کھڑے ہو کر ایک کو پکارا اس کا سر اُٹھ کر ہوا میں کھڑا ہوا پھر دھڑ ملا پھر پَر لگے پھر پاؤں وہ دوڑتا چلا آیا، پھر اسی طرح چاروں آ گئے۔ تفسیر عثمانی۔ خواجہ شمس العارفین سیالوی فرماتے ہیں کہ تفسیر حسینی میں لکھا ہے کہ (ابراہیم) تم چار پرندے کبوتر، مرغ، کوا اور مور پکڑ کر ان کو ذبح کرو اور ان کے گوشت و پوست کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا کر خوب کوٹو حتیٰ کہ ایک آمیزہ تیار ہو جائے۔ لیکن ان کے سروں کو اپنے ہاتھ میں محفوظ رکھو۔ اب اس آمیزے کے چار حصے کرو اور انہیں جدا جدا چار چٹانوں پر رکھو اور پھر ہر پرندے کو اس کے نام سے پکارو۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسی طرح کیا۔ ان کے سروں کو ہاتھوں میں پکڑ کر ندا دی کہ اے کبوتر اور اے طاؤس اور اے کوے اور اے مرغ اپنے سروں کی طرف آؤ۔ چنانچہ خدا کے حکم سے ہر ایک کے اجزائے بدنی ایک دوسرے سے نکل نکل کر الگ الگ جگہ پر جمع ہوئے اور وہ پہلے کی طرح آپس میں جڑ گئے اور ان کے جسم صحیح وسالم بن گئے اور وہ زمین پر دوڑتے ہوئے اپنے سروں کی طرف لپکے۔ ابراہیم علیہ السلام کے پاؤں تک وہ اجسام دوڑے، وہاں سے پرواز کر کے آپؑ کے ہاتھ میں اپنے سروں سے جڑ گئے۔ (مرآۃ العاشقین از خواجہ شمس الدین سیالوی ترجمہ غلام نظام الدین۔ تصوف فاؤنڈیشن۔ المعارف گنج بخش روڈ لاہور۔ صفحہ ۵۱)

(مذکورہ آیت کریمہ میں پرندوں کے ذبح کرنے ان کا قیمہ کرنے، قیمہ مکس کرنے اور پرندوں کی اقسام کا ذکر نہیں ہے صرف مانوس کرنے کا ذکر ہے۔ مانوس پرندے مالک کے بلانے پر دوڑے چلے آتے ہیں)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چار پرند لیے مور، مرغ، کبوتر، کوا۔ انہیں ہی اجزاء اُڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب

ضروری اعلان

آوارگانِ دشتِ خار لکھنے کا مقصد کسی کی دِل آزاری کرنا قطعاً مقصود نہیں ہے۔ صرف اصلاح احوال کی غرض سے مولویوں کی تحریریں، اہم خبریں اور دانش وروں کے اقتباسات حوالہ کے ساتھ بغیر کسی خاص ترتیب کے مستقل طور پر شائع کیے جاتے ہیں۔

ایڈیٹر پیشوا

سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے ہوئے اپنے اپنے سروں سے مل کر بعینہ پہلے کی طرح مکمل ہو کر اُڑ گئے۔ (کنزالایمان ازمولانا احمد رضا خان بریلوی)

(مولانا احمد رضا خان بریلوی) سورۃ الحجر کی آیت ۴۶ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ابن جریج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات ہیں۔یعنی شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصوں میں منقسم ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے جہنم کا ایک درکہ معین ہے۔(اس آیت میں بھی جزء کا لفظ استعمال ہوا ہے یہاں کوئی مترجم یا مفسر یہ معنی نہیں کرتا کہ کفار کا قیمہ کر کے اُن کے قیمہ کا تھوڑا تھوڑا حصہ سب دروازوں پر ڈال دیا جائے گا)

دھوکہ باز مولوی

نصیر اللہ بابر سابق وزیر داخلہ پاکستان مولوی سمیع الحق کے بارے میں فرماتے ہیں:۔سمیع الحق نے ۱۹۷۷ء میں نصر اللہ خٹک سے دس ہزار روپے لے کر اپنے والد مولانا عبدالحق کے کاغذات نامزدگی دستخط کر کے واپس لے لیے تھے۔اس کے بعد مولانا عبدالحق نے وصیت کی تھی کہ سمیع الحق کو میری نماز جنازہ میں شرکت کی اجازت نہ دی جائے۔ اور جب نماز جنازہ ہوئی تو مولانا سمیع الحق کی ناک سے خون نکل آیا اور وہ چاہتے ہوئے بھی والد کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکے۔(''دن'' لاہور،۲۱ اکتوبر ۱۹۹۸ء صفحہ ۷، کالم ۴)(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے دھوکہ بازی کی وہ ہم میں سے نہیں۔مسلم) عرفان احمد لکھتے ہیں کہ مولانا سمیع الحق اسلام آباد گیسٹ ہاؤس میں عورتوں کے ساتھ پکڑے گئے تھے۔ (پاکستان پہ کیا گزری؟ازعرفان احمد)

ملاّ دو پیازہ

اکبر کے درباری کچھ ایسے بے دین واقع ہوئے تھے کہ ہمیشہ اس غریب کو نئے نئے طریقے سے کافر بنانے کی کوشش کرتے تھے۔چنانچہ ایک مرتبہ سب نے مل کر اُس کو نبی بنایا اور ایک شخص ابوبکر بنا اور ایک عمر بنا۔ ملاّ دو پیازہ بھی اس مجلس میں موجود تھے جب ان کی باری آئی اور ان سے پوچھا گیا کہ مُلّا جی آپ کیا بننا چاہتے ہیں؟ تو بولے میں اس جماعت کا ابوجہل ہوں۔میں تم سب کی تکذیب کرتا ہوں کہ تمہارا نبی بھی جھوٹا اور اس کے ساتھی بھی جھوٹے کیونکہ نبی کے واسطے اس کی بھی ضرورت ہے کہ کوئی اس کا مکذب بھی تو ہو۔(خطبات اشرف علی تھانوی، محاسنِ اسلام از منشی عبدالرحمان خان صفحہ ۳۹۲ پبلشر فرید بکڈپو دہلی)

سُنّی تحریک

۱۹ جون یکم رمضان کو سنی تحریک کے دفتر پر چھاپہ رینجرز اہلکار اہم دستاویز اور چار افراد کو ساتھ لے گئے۔گزشتہ ہفتے ۱۱ افراد کو گرفتار کیا گیا تھا۔۲۲ جون کو عدالت نے انہیں ۹۰ روز کے لیے رینجرز کے حوالے کر دیا۔ملزمان نے درجنوں افراد کو قتل کرنے کا انکشاف کیا ہے۔۲۳ جون

سب سے بڑا منافق

عمران خان نے کہا ہے کہ مولانا فضل الرحمان پاکستان کی سیاسی تحریک کے سب سے بڑے منافق ہیں۔مولانا نے اسلام کے نام پر کافی پیسہ بنایا اور لوگوں کے بچے قتل کرائے۔(وقت نیوز)

سنہ ۲۰۱۴ء میں بچوں سے جنسی زیادتی کے واقعات میں ۷ فیصد اضافہ ہوا ہے۔بچوں سے جنسی تشدد کے تین ہزار پانچ سو آٹھ واقعات رپورٹ ہوئے۔روزانہ اوسطاً دس بچوں کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ بہت زیادہ بڑی تعداد میں بچوں سے ہونے والے جنسی تشدد کے واقعات شرم، غربت، دھمکیوں اور پولیس کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے رپورٹ نہیں ہو پاتے۔بچوں پر جنسی تشدد کرنے والے غلیظ درندوں کی بھاری اکثریت مولویوں، اساتذہ، ہمسایوں، رشتہ داروں اور پولیس اہلکاروں کی ہوتی ہے۔

اہم اعلان

دُکھی دُنیا کے دُکھی چہرے میں بھر دیں رونق   ایسی خُوشبُو کوئی اب پیار کی ایجاد کریں

ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) ایک زیر رجسٹرڈ نمبر ۸۷۴۷۱۵۸ چیرٹی ہے جو معذور اور بے بس مریضوں کو وہیل چیئرز مہیا کرتی ہے۔اور غریب بچوں کو تعلیم جیسا بنیادی حق دلانے کی کوشش کرتی ہے۔سسکتی اور لڑکھڑاتی زندگیوں کی مدد کے لئے قدم بڑھانا نہایت ثواب کا کام ہے۔ زمین پر گھسٹ گھسٹ کر ہر لمحہ مرنے والوں کی مدد کرنا تمام انسانوں کا فرض ہے۔اگر آپ غریبوں، بے بسوں، بے کسوں اور لاچاروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل اکاؤنٹ میں اپنے عطیات جمع کروائیں۔(نئی اور پرانی وہیل چیئرز بھی عطیہ کی جاسکتی ہیں)

PESHWA LTD.

Account # :(Barclays Bank): 90730343 Sort Code: 208420

برائے مہربانی اپنے چیک پیشوا لمیٹڈ کے نام سے ارسال فرمائیں۔

2.London Road,Morden,Surrey,SM4 5BQ. UK

E-mail. peshwaltd@gmail.com : Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

PESHWA LTD.

Peshwa is a non.profit organisation seeking to deliver a wheelchair to every child,teen and adult who needs one.

Tel. 020.36747909: Mob. 07792998973

E-mail. peshwaltd@gmail.com web. www.peshwa.london

ہومیو پیتھک نُسخہ جات

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبین رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھانا گرم گرم نہ کھایا جائے۔(گرم کھانا کھانے سے معدہ کی جھلیوں میں اپنے درجہ حرارت کی وجہ سے خون کا ٹھہراؤ پیدا ہوجاتا ہے، ایسا بار بار ہونے سے معدہ میں سوزش پیدا ہوجاتی ہے جو بڑی بڑی بیماریوں کا باعث بنتی ہے)

چکر آئیں

شدید چکر آئیں اور ہیجانی کیفیت ہو تو بیلاڈونا ۲۰۰ کے علاوہ فاسفورس ۳۰ بھی مفید دوا ثابت ہوتی ہے۔

غنودگی اور چکر آتے ہوں اور بعض دفعہ غشی طاری ہو جاتی ہو تو لاروسیراسس دوا ۳۰ طاقت میں روزانہ چند دن ۳ بار لینا مفید ہے۔اس دوا کے مریض عام طور پر دل کے عوارض میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اگر بہت زیادہ خوف زدہ ہونے کی وجہ سے چکر آتے ہوں تو اوپیم دوا ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ طاقت میں مفید ثابت ہوتی ہے۔

اگر رات کو پرسکون نیند نہ آنے کی وجہ سے صبح اُٹھنے پر چکر آئیں تو نکس وامیکا ۳۰ دن میں دو بار چند دن لینا مفید ہے۔اگر بستر سے اُٹھتے ہوئے کمزوری محسوس ہو اور چکر آئیں تو فائیٹو لاکا ۳۰ مفید ہے۔اور اگر حرکت کرنے سے چکر آئیں اور کان بند ہونے کا احساس ہو لیکن ساتھ ہی ان سے ٹھنڈی سی ہوا نکلتی محسوس ہو تو ملی فولیم ۳۰ چند دن روزانہ دو تین بار لینا مفید ہے۔

سورج یا گیس کی روشنی سے چکر آئیں۔نیٹرم کارب ۳۰ یا ۲۰۰۔

دورانِ سفر آنے والے چکروں، الٹیوں اور متلی کے لیے یہ نسخہ مفید ہے۔کوکولس ۳۰ + ہائیوسمس ۳۰ + اپی کاک ۳۰ + اپومارفین ۳۰ (یہ تکالیف کار میں ہوں، بس میں ہوں، بحری جہاز میں ہوں یا ہوائی جہاز میں ہوں یہ نسخہ فائدہ دیتا ہے) ایک اور نسخہ۔برائی اونیا، اپی کاک، نکس وامیکا اور کوکولس ملا کر تیس طاقت میں ایک بار سفر سے پہلے اور ایک بار سفر کے بعد اگر ضرورت ہو تو سفر کے دوران بھی لے سکتے ہیں۔

ہر قسم کے کینسر کا علاج کلونجی ہے۔قوت مدافعت بڑھانے اور ایڈز کا علاج کلونجی ہے۔کلونجی پیٹ کے امراض میں یقینی اور موثر دوائی ہے۔حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ان کالے دانوں میں سبھی بیماریوں سے شفا ہے۔سوائے سام کے۔جو کہ موت ہے۔اور یہ کالے دانے اصل میں شونیز ہیں۔

کمر کے بل لیٹنے سے چکر آئیں۔ مرکری ۳۰ یا ۲۰۰

اگر مریض کو ہاتھ اونچا کرنے سے بھی چکر آئیں۔لیک ڈیف

رات کو کھانے کے بعد گرم کمرہ میں ٹھہرنے سے چکر آئیں۔ تو کالی سلف دوا ۶ایکس یا ۳۰ طاقت میں دن میں ۳ بار لینا مفید ہے۔اور اگر معدہ کی خرابی کی وجہ سے چکر آئیں تو برائی اونیا ۲۰۰ اور نکس وامیکا ۳۰ مفید ادویات ہیں۔**روزہ** رکھنے کی وجہ سے آنے والے چکروں اور کمزوری کے لیے برائی اونیا ۳۰ یا ۲۰۰ طاقت میں سحری کھانے سے پہلے لینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

کان کے پردہ کی خرابی اور اس میں موجود مائع کا توازن بگڑنے کی وجہ سے جو چکر آتے ہیں اُن کے لیے کاکولس ۳۰ یا ۲۰۰ بہترین دوا ہے۔اگر کام نہ کرے تو آئرس ورس ۳۰ بھی مفید ہے۔

اگر اچانک اُٹھنے سے، سَر جُھکانے سے اور سَر کے دائیں بائیں

کرنے سے چکر آئیں تو کالی فاس، برائی اونیا کے علاوہ دوسری دوائیں بھی مفید ہیں لیکن اگر چکر اعصابی کمزوری کی وجہ سے آئیں تو کالی فاس ۱۶ ایکس، ۳۰ یا بڑی طاقتوں میں بہترین ہے۔

کان کے **پردہ** کی خرابی اور اس میں موجود مائع کا توازن بگڑنے کی وجہ سے جو چکر آتے ہیں اُن کے لیے کاکولس ۳۰ یا ۲۰۰ بہترین دوا ہے۔ اگر کام نہ کرے تو آئرس ورس ۳۰ یا ۲۰۰ بھی مفید ہے۔

اگر سَر بوجھل ہونے کی وجہ سے توازن ٹھیک نہ رہے، چلتے وقت قدم لڑکھڑائیں، سَر کو حرکت دینے سے چکروں کا احساس ہو اور جب معدہ کی ہوا اچانک معدہ میں لرزہ پیدا کرے جس کی وجہ سے توازن بگڑ جائے اور چکر آئیں تو نکس وامیکا ۳۰ مفید ہے۔ اس دوا کے مریضوں کو اکثر قبض کی شکایت ہوتی ہے۔ قبض کا بہترین علاج بھی رات سوتے وقت صرف ایک خوراک ۳۰ طاقت میں لینے سے ضدی قبض سے چھٹکارہ بھی ممکن ہے۔

اگر چلتے ہوئے چکر آئیں اور مریض محسوس کرے کہ ساری زمین لطیف انداز میں گھوم رہی ہے اور وہ پریوں کے دیس میں چلا گیا ہے اور مریض خود کو ہواؤں میں پھرتے اور تیرتا محسوس کرے تو لیک کینائینم ۳۰ یا ۲۰۰ دوا ہوگی۔

اگر لیٹ کر ذراسی کروٹ بدلتے ہوئے یا آنکھ کی حرکت سے بھی چکر آئیں تو کونیم ۲۰۰ مفید ہے۔

اگر چلنے سے چکر آئیں اور بائیں طرف گرنے کا اندیشہ ہو تو ڈروسرا ۳۰ طاقت میں مفید ہے۔ کاکولس کے چکر عموماً اُٹھنے یا چلنے پر آتے ہیں۔ لیکن کونیم کے مریض کو لیٹے ہوئے چکر آتے ہیں۔ سارا بستر گھوم جاتا ہے۔ اگر کھانا کھاتے ہوئے چکر آئیں کھانے کے بعد زیادہ آئیں اس کے علاوہ آنکھیں بند کرنے سے، پڑھنے سے اور بیٹھ کر اُٹھنے سے چکر آئیں تو گریشولا ۳۰ مفید ہے۔ (ان علامتوں سے ظاہر ہے کہ مریض خون کی کمی یا خون کا دباؤ کم ہے) اگر صبح اُٹھنے پر چکر آئیں اور ذہن سُن سا محسوس ہو اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو تو گریفائیٹس ۲۰۰ مفید ہے۔ (ان علامتوں سے ظاہر ہے کہ مریض خون کی کمی یا خون کا دباؤ کم ہے) ایسے چکر جو لیٹے ہوئے آئیں، بستر گھوم جاتا ہو اور آنکھ کی ذراسی حرکت پر بھی چکر آئیں تو کونیم ۳۰ یا ۲۰۰ دوا ہوگی۔

ایسی نوجوان بیوائیں یا ایسی جذباتی خواتین جن کی شادی نہ ہو سکی ہو ان کے دبے ہوئے جذبات کے نتیجے میں اگر دیگر علامات کے علاوہ ایسے چکر بھی ہوں تو کونیم نہایت مؤثر ہے دوسری تکلیفوں کو بھی بکلی شفا بخش سکتی ہے۔

اگر پیدائشی طور پر چکر آنے کا عارضہ لاحق ہو تو چینوپوڈیم ۳۰ یا ۲۰۰ (اس بیماری کو MENIERE,S DISEASE کہتے ہیں۔ اس بیماری میں بار بار چکر آتے ہیں جس کے ساتھ شدید قے بھی ہوتی ہے)

اگر کان کی خرابی کی وجہ سے چکر آئیں تو چینوپوڈیم ۳۰ مفید ہے۔

پیشوا میں ہومیو پیتھک نسخہ جات شائع کرنے کا مقصد خدمت خلق اور قارئین کو علاج بالمثل کے فوائد سے آگاہ کرنا ہے۔ کسی بھی ہومیو پیتھک نسخہ کو استعمال کرنے سے پہلے کسی مستند ہومیو فزیشن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ بغیر مشورہ کے نسخہ استعمال کرنا نقصان کا باعث بھی ہوسکتا ہے جس کا ادارہ پیشوا ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ایڈیٹر رسالہ پیشوا

میڈیکل نیوز

لوہے سے بنی مچھلی: ☆ کینیڈین سائنسدان کرسٹوفر چارلس نے انسانی بدن میں آئرن کی کمی دور کرنے کے لیے ٹھوس لوہے سے بنی ایک چھوٹی سی مچھلی تیار کی ہے۔اس لوہے سے بنی مچھلی کو اگر پانی، سوپ یا کھانا تیار کرتے ہوئے ہنڈیا میں دس منٹ تک ڈال دیا جائے تو پانی سوپ یا کھانے میں فولاد کی مناسب مقدار شامل ہو جاتی ہے۔وہ غریب افراد جو مہنگی ادویات خریدنے کی سکت نہیں رکھتے ان کے لیے یہ انوکھا طریقہ نہایت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔یاد رہے غریب ممالک میں پچاس فیصد خواتین خون میں فولاد کی کمی میں مبتلا ہیں۔

اندھے پن کا علاج: ☆ نیو یارک:ایک تحقیق کے مطابق عقل داڑھ کی جڑ کی مدد سے آنکھوں کی مختلف بیماریوں خاص طور پر اندھے پن کا علاج ممکن ہے۔ماہرین کے مطابق عقل داڑھ کے گودے میں موجود سٹیم سیلز کی مدد سے آنکھوں کے قرنیہ کے سیل بنائے جاسکتے ہیں۔

صحت کے لیے مُضر: ☆ اسکاٹ لینڈ اور کینیڈا کے طبی ماہرین کی تحقیق کے مطابق دفاتر میں کام کرنے والے افراد کا زیادہ دیر تک سیدھا بیٹھ کر کام کرنا ان کی صحت کے لیے سخت مضر ہے۔ماہرین کا کہنا ہے کہ دفتری اوقات کے دوران کام کرتے ہوئے اپنی کمر کو ۱۳۵ ڈگری کے زاویئے پر خم دینا نہایت مفید ثابت ہوتا ہے۔

موت کی قربت: ☆ Utah میں ہونے والی تحقیقات کے مطابق ہر گھنٹے بعد دو منٹ چہل قدمی کرنے سے موت کی قربت میں ۳۳ فیصد کمی ہو جاتی ہے اور ہفتے میں ایک ہزار کلوریز بھی اس عمل سے جل جاتی ہیں۔ذیابیطس، امراضِ قلب اور گردے فیل ہونے کا خطرہ بھی کم ہو جاتا ہے۔ہفتے میں ایک سو پچاس منٹ سائیکل چلانے سے بڑی بیماریوں میں مبتلا ہونے کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔

شہادت کی اُنگلی: ☆ کینیڈا کی مانٹریال یونیورسٹی کے بزنس اسکول کے سائنسدانوں نے ایک حالیہ تحقیق میں دریافت کیا ہے کہ کہ جن مردوں کی انگوٹھی والی انگلی شہادت کی انگلی سے لمبی ہوتی ہے وہ خواتین کا زیادہ خیال رکھنے والے، محبت کرنے والے ،ناز برداری کرنے والے، مزاج میں رومانیت رکھنے والے، مہنگے تحائف دینے والے، صنف نازک کو متاثر کرنے کے لیے اچھے لباس اور اپنے انداز و اطوار کا خیال رکھنے والے ہوتے ہیں۔ایسے مرد بہتر مردانہ خصوصیت بھی رکھتے ہیں۔محققین کا کہنا ہے کہ جن مردوں کو رحم مادر میں مردانہ ہارمون ٹیسٹا سٹیرون کی زیادہ مقدار کا ماحول ملتا ہے ان میں انگوٹھی والی انگلی شہادت کی انگلی سے لمبی ہوتی ہے۔محققین نے یہ بھی بتایا ہے کہ جن خواتین کی شہادت کی انگلی انگوٹھی والی انگلی سے لمبی ہوتی ہے وہ نسوانیت سے بھرپور ہوتی ہیں، اپنے ہمسفر کا بھرپور خیال رکھنے والی اور اس کی ناز برداری کرنے والی ہوتی ہیں۔

وضع حمل میں مشکلات: ☆ اٹلی کے یونیورسٹی اسپتال آف پارما کے سائنسدانوں نے انکشاف کیا ہے کہ وضع حمل میں مشکلات کے شکار جوڑے اگر موسم گرما کے دوران خاص طور پر جولائی اور اگست کے مہینے میں جبکہ سپرم زیادہ توانا ہوتے ہیں زیادہ کوشش کریں تو حمل کے امکانات ت بڑھ جاتے ہیں۔سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ موسم گرما اور سرما میں مردانہ ہارمون ٹیسٹا سٹیرون کے فرق کی وجہ سے سپرم کی حرکت کی

صلاحیت میں فرق آجاتا ہے۔تحقیق کے مطابق موسم گرما میں سپرم میں حرکت کی صلاحیت ۴۰ فیصد سے بڑھ کر ۳۔۶۵ فیصد تک جا پہنچتی ہے جو ایک بڑا فرق ہے۔یاد رہے مردانہ سپرم سروکس سے ہوتا ہوا رحم سے گزر کر فلوپین ٹیوب میں موجود بیضے تک پہنچتا ہے۔ یہ تحقیق سائنسی جریدے Chronobiology International میں شائع ہوئی ہے۔

چوسنی کا استعمال: ☆بچوں کا مدافعتی نظام اسی صورت میں مضبوط ہوسکتا ہے جب اس میں جراثیموں سے مقابلے کی طاقت ہو اور یہ طاقت اسی صورت میں حاصل ہوسکتی ہے جب جراثیموں سے واسطہ پڑے۔سویڈن میں کی گئی ایک سائنسی تحقیق کے مطابق چوسنی کا استعمال کرنے والے بچوں کے والدین اگر بچوں کو چوسنی دینے سے پہلے چوسنی کو اپنے منہ میں ڈالیں تو والدین کے جسم کے بیکٹیریا بچوں کے جسم میں بھی منتقل ہوتے اور بیماریوں سے لڑنے کے لیے ان کی مدافعت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جو والدین گرم پانی یا دیگر طریقوں سے چوسنی کو ہمہ وقت غیر معمولی طور پر صاف رکھتے ہیں ان کے بچوں میں جلد اور سانس کی بیماریوں کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔امریکہ کے بوسٹن چلڈرن اسپتال کے ڈاکٹر جان لی کا کہنا ہے کہ غیر معمولی حد تک صاف ماحول میں بچوں کو رکھنے سے بچوں کا مدافعتی نظام بعض اوقات پولن یا خوراک جیسی بے ضرر اشیاء کے خلاف بھی رد عمل کا اظہار شروع کردیتا ہے جو کہ الرجی کہلاتا ہے۔جن بچوں کو ہر وقت انتہائی صاف ماحول میں رکھا جاتا ہے انہیں جلدی بیماری ایگزیما،سانس کی بیماری،دمہ اور نزلہ زکام جیسے مسائل کا بھی زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے۔والدین جب چوسنی کو اپنے منہ میں ڈالتے ہیں تو ان کے جسم میں پایا جانے والا مائیکروب ماحول بچے کے جسم میں بھی منتقل ہوجاتا ہے جو اسے متعدد قسم کی بیماریوں سے لڑنے کی طاقت فراہم کردیتا ہے۔

پیشوا ہومیو کلینک

ادارہ پیشوا کی زیر نگرانی کام کرنے والا پیشوا ہومیو کلینک اپنے قارئین کی صحت کے متعلق مسائل کے حل کے لئے مقررہ اوقات میں مفت مشورہ کی سہولت پیش کررہا ہے۔آج ہی فون کر کے مفت مشورہ حاصل کریں یا براہ راست جواب کے لئے ای میل کریں۔اگر قارئین پیشوا ملاقات کے متمنی ہوں تو وقت طے کرنا ضروری ہے۔ (تمام ہومیوادویات تمام دُنیا میں بھیجنے کا انتظام موجود ہے)

اوقات کلینک

پیر تا جمعرات 13.00 PM تا 17.30 PM ---بروز جمعہ 15.30 PM تا 17.30 PM

2. London road , Morden Surrey , SM4 5BQ , U.K

Telephone Number Tel.020.36747909

peshwaltd@gmail.com....www.peshwa.london

(بشکریہ روزنامہ پاکستان ۱۵ جون ۲۰۱۵ء)

طب نبویؐ و دیسی ٹوٹکے

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کھانے سے پہلے تربوز کا استعمال پیٹ کو دھو کر صاف کر دیتا ہے۔اور وہاں کی بیماریوں کو بھی دور کرتا ہے۔(ابن عساکر) (کھانے کے وقت سے ایک گھنٹہ پہلے تربوز کھانے سے بھوک خوب لگتی ہے اور آنتوں میں سوزش وغیرہ کے اگر کوئی مسائل ہوں تو وہ بھی دور ہو جاتے ہیں)

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بہترین ناشتہ وہ ہے جو صبح جلدی کیا جائے۔

☆جب رسول اللہ ﷺ کو بتایا جاتا کہ فلاں کمزور پڑ رہا ہے اور اسے بھوک نہیں لگ رہی تو فرماتے کہ تمہارے لیے تلبینہ جَو موجود ہے۔اس کو کھاؤ۔پھر فرمایا ہے کہ قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ تمہارے پیٹ کو اس طرح دھو کر صاف کر دیتا ہے جیسے کہ تم اپنے چہرے کو پانی سے دھو راس سے غلاضت اتار دیتے ہو۔(ترمذی۔احمد۔النسائی۔الحاکم) (جو کا دلیہ ایک طاقت ور اور مفید غذا ہے۔پیٹ سے تیزابیت دور کرنے کے علاوہ یہ خون کی کولیسٹرول کو کم کرتا ہے اور قبض کا بہترین علاج ہے)

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔(مسلم۔ابن ماجہ) حضرت ام ہانیؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس گھر میں سرکہ کھایا جاتا ہے وہ لوگ کبھی غریب نہیں ہوتے۔(ترمذی)

☆رسول ﷺ کو زندگی میں جب بھی کوئی کانٹا چبھا یا زخم لگا تو انہوں نے اس پر ہمیشہ مہندی لگائی۔(ترمذی۔مسند احمد)

☆پیاز کو باریک پیس کر تلووں پر لیپ کرنے سے اللہ کے فضل سے ضدی سر درد جاتا رہتا ہے۔

☆صبح اُٹھ کر یا عصر کے وقت خالی پیٹ شہد پینے سے پیٹ کی جلن کم ہوتی ہے اور ہوا نکل جاتی ہے۔کھانے کے بعد تین دانے خشک یا تازہ انجیر کھانے سے کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

☆رات کو سوتے وقت ایک یا دو بڑے چمچ زیتون کا تیل کھانے سے آنتوں کی جلن دور ہو جاتی ہے اور تبخیر کا عمل بھی ختم ہو جاتا ہے۔

☆قسط البحری ۱۰ گرام، کلونجی ۵۰ گرام، سوئے دو گرام کو شہد میں ملا کر اگر معجون بنا لیا جائے اور اس مرکب کا پون چھوٹا چمچ کھانے سے پیٹ سے ہر قسم کی تبخیر ختم ہو جاتی ہے۔

(بحوالہ بیماریاں اوران کا علاج)

ہومیو فزیشن محترم رانا محمد حسن صاحب کی کتاب ''**خزینۃ الشفاء**'' کا دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔اس کتاب کے تین سو ستر صفحات میں تقریباً تمام بیماریوں کا ہومیو پیتھک علاج بیان کیا گیا ہے۔اسی طرح خواتین کیلئے ایک سو باون صفحات پر مشتمل کتاب '**امراض خواتین**' بھی شائع ہو چکی ہے۔اس کتاب میں خواتین کے مخصوص امراض اور اُن کا ہومیو پیتھک علاج تجویز کیا گیا ہے۔کتب کے حصول کیلئے فون کریں۔موصوف کی دیگر تصنیفات **علماء سُو، وارثانِ ابو جھل** اور **سائبان** بھی دستیاب ہیں۔

Mob.07792998973 Tel. 020.36747909

E-mail. peshwltd@gmail.com

ککڑی۔ تَر (Snake Melon) حیرت انگیز سبزی

ککڑی (Armenian Cucumber or Yard Long Melon or Snake Melon) کا شمار ان چار سبزیوں میں ہوتا ہے جن کا ذکر قرآن مجید فرقان حمید میں آیا ہے۔ککڑی کے علاوہ ساگ، لہسن اور پیاز کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد ﷺ کو ککڑی سے خاص رغبت تھی۔ حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قثائ (ککڑی) کو پکی ہوئی تازہ کھجوروں کے ساتھ تناول فرمایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ کتاب القثاء والرطب) حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مبارک ارشاد ہے کہ میری والدہ نے جب میری رخصتی کا ارادہ کیا تو میرا علاج کرنے لگیں کہ میں ذرا فربہ بدن ہو جاؤں، مگر کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔ مگر جب میں نے ککڑی کو تازہ کھجوروں کے ساتھ کھانا شروع کر دیا تو میں خوب فربہ بدن والی ہوگئی۔ (ابن ماجہ)۔ کھجور اور ککڑی کو ایک ساتھ استعمال کرنے میں یہ حکمت کارفرما ہے کہ دونوں کا مزاج علیحدہ علیحدہ ہے یعنی کھجور گرم اور ککڑی کی تاثیر سرد ہوتی ہے۔ دونوں کو ملانے سے ایک دوسرے کی اصلاح ہو جاتی ہے۔

ککڑی کا سائنسی نام Flex.u.o.sus.Cucumis melo var ہے۔ درمیانے سائز کی ایک ککڑی میں انسان کی روزانہ کی ضروریات کے دو فیصد کے مساوی کیلشیم اور آئرن پایا جاتا ہے۔ککڑی میں ۱۵ تا ۱۸ حرارے (کیلوریز) پائی جاتی ہیں۔ موٹے لوگوں کے لیے وزن کم کرنے کا علاج ککڑی ہے، اس کے کھانے سے شکم پری کا احساس رہتا ہے۔ سو گرام ککڑی میں صرف تین گرام نشاستہ (کاربوہائیڈریٹ) اور ایک گرام لحمیات (پروٹین) پائی جاتی ہے۔ککڑی میں غذائی ریشوں (Dietic fiber) کی فراوانی اضافی چربی سے نجات دلاتی ہے۔ککڑی میں سوڈیم، کولیسٹرول اور چکنائی بالکل نہیں ہوتی۔ ککڑی میں (Lignans) نامی صحت مند مرکب پایا جاتا ہے۔ جسے طبی محققین دل اور شریانوں کے امراض سے نجات کے علاوہ چھاتی، مثانے اور پروسٹیٹ جیسے کینسرز سے بچاؤ کے لیے نہایت مفید بتاتے ہیں، کیونکہ بغیر چھلی ککڑی، پوٹاشیم، وٹامن سی اور فولک ایسڈ سے مالا مال ہوتی ہے۔ لہذا ککڑی نہ صرف اینٹی آکسیڈنٹس کا کام کرتی ہے بلکہ ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس جیسے امراض کے شکار لوگوں کے لیے بھی نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ سورج کی تپش سے پیدا ہونے والی تکالیف کو دور کرنے کی صلاحیت بھی ککڑی میں موجود ہوتی ہے۔

ککڑی حدت خون کو کم کرتی ہے، جگر کو تسکین دیتی ہے اور ککڑی کے بیج پیشاب آور ہوتے ہیں اور گردے اور مثانے سے پتھری دور کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مثانے کی پتھری سے نجات حاصل کرنے کے لیے کھیرا اور ککڑی کے بیج پچیس، پچیس گرام، کھانے کا سوڈا پانچ گرام ورنمک پانچ گرام کو یکجا کر کے باریک سفوف بنا کر ایک چائے

کا چمچ دو وقت گرم دودھ کے ساتھ لینا تیر بہدف نسخہ ثابت ہوتا ہے۔اس نسخہ کے استعمال کے ساتھ پانی بکثرت پینا چاہیے اور خشک خوراک سے پرہیز لازمی ہے۔ککڑی کے پتّے باؤلے کُتّے کے کاٹے کا مفید علاج ہے۔صفراوی دستوں میں ککڑی کے پتوں کو پانی میں رگڑ کر پلانا مفید ہے۔ ککڑی بلغم دور اور بدن کو موٹا کرتی ہے،آنتوں کی سوزش کو تسکین دیتی ہے،پیاس بجھاتی ہے ،سر درد میں مفید ہے،گرمی کے دستوں کو دور کرتی اور بعد کی کمزوری کو رفع کرتی ہے،کمر اور کولہوں کی درد کے لیے مفید ہے،مثانے کی گرمی اور پیشاب کی جملہ بیماریوں میں فائدہ مند ہے،بلڈ پریشر کو نارمل رکھتی ہے،ککڑی کا جوس ہائی اور لو بلڈ پریشر میں فائدہ دیتا ہے۔سرسام کے مرض کی صورت میں ہرا دھنیا اور ککڑی کا پانی نکال کر ایک شیشی میں ڈال کر مریض کو سنگھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔پیشاب آور ہونے کی وجہ سے دل کے امراض میں ککڑی کا استعمال فائدہ مند ہے۔ککڑی میں سلیکون اور سلفر کی وافر مقدار میں موجودگی کی وجہ سے ککڑی کے استعمال سے بال بڑے ہوتے ہیں۔ککڑی کے جوس کو بالوں میں لگا کر تھوڑی دیر بعد دھونے سے بال گرنا بند ہو جاتے ہیں۔ککڑی کے بیج رگڑ کر چہرے پر لیپ کرنے سے چہرے کا رنگ نکھر جاتا ہے۔زیادہ عمر کی خواتین اگر ککڑی کے ٹکڑے کاٹ کر باقاعدگی سے آنکھوں پر رکھیں تو آنکھوں کے گرد حلقوں اور باریک جھریوں سے نجات حاصل کر سکتی ہیں۔

نوٹ: ککڑی کو چھلکوں سمیت نمک اور کالی مرچ لگا کر کھانا چاہیے۔ککڑی کھا کر پانی،شربت،دودھ،دہی اور لسّی نہیں پینی چاہیے،ہیضہ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ککڑی کا بہت زیادہ استعمال ریاح اور قولنج پیدا کر سکتا ہے۔گھی ،کھٹائی،کھیرے اور تربوز وغیرہ کو ککڑی کے ساتھ ایک ہی وقت میں کھانے سے گریز کرنا چاہیے۔

(رانا محمد حسن خاں۔ہومیو فزیشن)

اکثر چوپائے اپنی خوراک چبائے بغیر نگل لیتے ہیں۔بعد میں جب ان کو فرصت ملتی ہے تو وہ غذا دوبارہ نکال کر خوب چباتے ہیں۔جگالی کے اس عمل کے لیے ان کا ایک اضافی معدہ ہوتا ہے جہاں خوراک آئندہ ضرورت کے لیے ذخیرہ ہوتی ہے۔پرندے بیج وغیرہ کھاتے ہیں تو وہ پوٹ میں جمع کر لیے جاتے ہیں۔بیج وغیرہ کے ساتھ ہی پرندے کنکر بھی نگلتے ہیں،پوٹ میں جب حرکات پیدا ہوتی ہیں تو بیج کنکروں سے ٹکرا کر چھوٹے چھوٹے ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد معدہ میں جا کر ہضم کے دوسرے مراحل سے گزرتے ہیں۔

انگلستان کے ایک وزیر اعظم ولیم پٹ کا قول تھا کہ ہر لقمہ کو اتنی مرتبہ چباؤ جتنے تمہارے منہ میں دانت ہیں۔مشہور انگریزی کہاوت ہے کہ ’’غذا کو منہ میں اچھی طرح چبا لو کیونکہ تمہارے معدہ میں دانت نہیں ہوتے‘‘۔

(مرسلہ ناثمرین صاحبہ۔نیو جرسی۔امریکہ)

نماز جنّت کی کُنجی (مرسلہ شگفتہ شاہین صاحبہ۔لندن)

روز محشر کہ جان گداز بود
اوّلین پرسش نماز بود

ربِّ کائنات کی عبادت کرنا ہی انسان کا سب سے بڑا فریضہ ہے۔یقیناً نماز عبادت کا مغز ہےاور اسلام کا دوسرا رکن نماز دین کا ستون ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا۔''(سورۃ البقرہ آیت ۲۲) نماز روح کی غذا،صحت کی محافظ،رزق کی ضامن اور بلاء ومصیبت کا دافع ہے۔اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کا بہترین ذریعہ نماز ہےاللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ''نماز کو قائم کرو۔یقیناً نماز مومنوں پر ایک وقتِ مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔''(سورۃ النساء آیت ۱۰۴) نماز جیسی حسین عبادت کے ثمرات تبھی حاصل ہو سکتے جب نماز کی ادائیگی باقاعدگی سے اور مقررہ وقت پر ہو۔اللہ تعالیٰ نماز پر دوام اختیار کرنے والوں کے متعلق فرماتا ہے''یقیناً انسان بہت زیادہ حریص پیدا کیا گیا ہے۔جب اسے کوئی شر پہنچتا ہے تو سخت واویلا کرنے والا ہوتا ہے۔اور جب اسے کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو سخت بخیل ہوتاہے۔ہاں نماز پڑھنے والوں کا معاملہ الگ ہے۔وہ لوگ جو اپنی نماز پر دوام اختیار کرنے والے ہیں۔''(سورۃ المعارج آیات ۲۰ تا ۲۴) پھر اسی سورۃ میں مومنین کی چند خوبیاں بیان کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ رہتے ہیں۔یہ ہیں وہ جو جنتوں میں اِکرام کا سلوک کیے جائیں گے۔(سورۃ المعارج آیات ۳۶،۳۵) پھر فرماتا ہے کہ''یقیناً مومن کامیاب ہو گئے وہ جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔''(سورۃ المومنون) پھر مومنین کے چند اوصاف بیان کرنے کے بعد آیات ۱۰ تا ۱۱ میں اللہ فرماتا ہے کہ اور وہ لوگ جو اپنی نمازوں پر محافظ بنے رہتے ہیں۔یہی ہیں وہ جو وارث بننے والے ہیں۔نماز یادِ الٰہی کا ذریعہ ہے اللہ فرماتا ہے:''یقیناً میں ہی اللہ ہوں۔میرے سوا اور کوئی معبود نہیں۔پس میری عبادت کر اور میرے ذکر کے لیے نماز کو قائم کر۔(سورۃ طٰہٰ آیت ۱۵) نماز مومن کی معراج ہے۔نماز کا حقیقی سرور حاصل کرنے کا گُر بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔(سورۃ البقرہ) پھر فرماتا ہے:''اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جھکنے والوں کے ساتھ جھک جاؤ۔''(سورۃ البقرہ آیت ۴۴) اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی بھی تم اپنی خاطر آگے بھیجتے ہو اسے تم اللہ کے حضور موجود پاؤ گے۔یقیناً اللہ اس پر نگاہ رکھے ہوئے ہے جو تم کرتے ہو۔(سورۃ البقرہ آیت ۱۱۱) (اپنی) نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص مرکزی نماز کی اور اللہ کے حضور فرمانبرداری کرتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ۔(سورۃ البقرہ آیت ۲۳۹) (صلوٰۃ وسطیٰ کا ایک معنی عمومی طور پر عصر کی نماز کیا گیا ہے،حالانکہ صلوٰۃ وسطیٰ ہر وہ نماز ہے جو عین مصروفیت کے دوران پڑھنی پڑے۔جتنی مصروفیت زیادہ ہو اتنی اس نماز کی اہمیت ہو جاتی ہے) نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''ہمیشہ اس کی طرف جھکتے ہوئے (چلو) اور اس کا تقویٰ اختیار کرو اور نماز کو قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو۔''(سورۃ الرّوم) اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لیے پاکیزگی ایک ضروری شرط ہے اس شرط کو بھی نماز مکمل طور پر پورا کرتی ہے نماز ہمیشہ صاف بدن،صاف ذہن،صاف لباس اور پاک صاف جگہ کا تقاضہ کرتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:''یقیناً نماز بے حیائیوں اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے۔(سورۃ العنکبوت آیت ۴۶)

نماز با جماعت کی توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔'' (سورۃ البقرہ) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ذکر کے لیے نماز با جماعت قائم کرو۔ با جماعت نماز کا ثواب اکیلے نماز پڑھنے سے ۲۷ گنا زیادہ ہے۔ نسائی میں ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ ''نماز جماعت سے صرف ایسا شخص ہی الگ رہتا تھا جسکا نفاق معروف ہوتا تھا مگر صحابہؓ کو نماز با جماعت کی ایسی پابندی تھی کہ بعض لوگ دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں آکر شریک جماعت ہوتے تھے۔'' جس دن حضرت عمرؓ کو زخم لگا جس سے آپ کی شہادت ہوئی اسی رات کی صبح کو لوگوں نے نماز فجر کے لیے جگایا تو خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا ''ہاں جو شخص نماز چھوڑ دے اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔'' اس حالت میں کہ زخم سے مسلسل خون جاری تھا نماز فرض ادا کی۔

(موطا)

وہ لوگ جو بے دلی، سُستی و کاہلی سے اور دکھاوے کے لیے نماز پڑھتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ منافق قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ ''یقیناً منافقین اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں جبکہ وہ انہی کو دھوکہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں سُستی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت تھوڑا۔'' (سورۃ النساء آیت ۱۴۳) سورۃ الماعون میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''پس ان نماز پڑھنے والوں پر ہلاکت ہو۔ جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں۔ وہ لوگ جو دکھاوا کرتے ہیں۔'' (سورۃ الماعون آیات ۵ تا ۷) نماز ایسی فرض عبادت ہے جو مرد اور عورت پر یکساں فرض ہے اور یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے تندرستی یا بیماری میں بھی ادا کرنا فرض ہے۔ اگر کسی میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی سکت نہ ہو تو وہ بیٹھ کر نماز پڑھ سکتا ہے، اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر پڑھ لے، اگر ایسا بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کی ہے۔ پس اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھ اور قربانی دے۔ یقیناً تیرا دشمن ہی ہے جو ابتر رہے گا۔'' (سورۃ الکوثر)

ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ''بندے اور کفر کے درمیان فاصل نماز کا ترک ہی ہے۔'' (مسلم۔ سنن النسائی) ''بندے سے حقوق اللہ میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پرسش ہوگی۔ اگر نماز ہی بے کار رہی تو وہ خائب و خاسر ہوگا یعنی نہ تو اس کا روزہ قبول ہوگا نہ حج اور نہ زکوٰۃ۔'' (الترمذی کتاب الایمان) ''مجھے دنیا کی چیزوں میں عورتیں اور خوشبو بہت محبوب ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔'' (سنن النسائی) ''رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بلالؓ ہمیں نماز کے ذریعے سکون پہنچاؤ۔'' (ابوداؤد) '''' تین آدمی کسی بستی یا جنگل میں ہوں، اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے، لہٰذا تم جماعت سے نماز کو لازم پکڑو، اس لیے کہ بھیڑیا اسی بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔'' ''کبھی میرا ارادہ ہوتا ہے کہ نماز کھڑی کرنے کا حکم دوں، پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور میں چند آدمیوں کو لے کر جن کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھڑ ہوں، ان

مقدس آیات قرآن کریم واحادیث نبوی ؐ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر مقدس آیات واحادیث مبارکہ درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔ (شکریہ)

لوگوں کے پاس جاؤں، جو نماز کے لیے جماعت میں حاضر نہیں ہوئے اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔‘‘ ’’احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو تو کم از کم یہ کیفیت تو پیدا کرو کہ اللہ تم کو عبادت کرتے ہوئے ضرور دیکھ رہا ہے۔‘‘ جو شخص گھر سے مسجد تک پیدل چل کر پہنچتا ہے اسے ایک قدم اٹھانے کے بدلہ میں ایک نیکی کا ثواب ملتا ہے اور دوسرا قدم اٹھانے پر ایک گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ آپؐ کو جب کبھی گھبراہٹ کا سامنا ہوتا تھا تو آپؐ فوراً نماز کی طرف رجوع کرتے تھے۔‘‘ آخری لمحات میں رسول خُدا ﷺ نے فرمایا: ’’لوگو! نماز اور اپنے ماتحت لوگوں کا خیال رکھو۔‘‘

حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ ’’اس کے پاس ایمان ہی نہیں، جس کے پاس نماز نہیں۔‘‘ حضرت سلطان ابراہیم ادہمؒ کا قول ہے کہ جو شخص نماز میں اپنے دل کو حاضر نہ پائے اس کو یقین رکھنا چاہیے کہ راہ ہدایت اس پر بند کر دیا گیا ہے۔‘‘ (کشف المحجوب)

امام الزمانؑ فرماتے ہیں کہ ’’ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کُنجی ہے اور جب تُو نماز کے لیے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تُو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہری وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو۔ اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دُعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (ازالہ اوہام حصہ دوم)

خودکشی

ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی نمائندہ رابعہ رزاق کے مطابق پاکستان میں گزشتہ دس برس میں خودکشی کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ دس برسوں میں اکتیس ہزار مرد و خواتین نے خودکشی کی۔ ۲۲ اپریل ۲۰۱۴ء سے ۲۳ اپریل ۲۰۱۵ء کے دوران صوبائی دارالحکومت اور گرد و نواح کے علاقوں سمیت پنجاب بھر میں چار ہزار تین سو اسّی سے زائد مرد و خواتین نے موت کو گلے لگایا جبکہ آٹھ ہزار سے زائد مرد و خواتین کو بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔ گزشتہ دس برسوں کے دوران ملک بھر میں مجموعی طور پر ۱۰۷۵۳ خواتین، ۳۷۵۴ بچوں اور ۱۶۸۴۲ مرد حضرات نے مختلف وجوہات کی بنیاد پر موت کو گلے لگایا۔ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ بارہ برسوں کے دوران پاکستان بھر میں پینتیس ہزار نو سو سے زائد افراد نے خودکشی کی۔ عالمی سروے رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر چالیس سیکنڈ کے بعد ایک شخص خودکشی کر رہا ہے۔ دنیا بھر میں سالانہ خودکشی کرنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ پاکستان سمیت دنیا بھر میں سب سے زیادہ خودکشیاں زہر کھانے سے ہوتی ہیں، دوسرے نمبر پر گلے میں پھندہ ڈال کر مرنا ہے، گولی مار کر خودکشی کرنا تیرے نمبر پر اور ٹرین کے آگے لیٹ کر مرنا یا نہر میں چھلانگ لگا کر مرنا چوتھے اور پانچویں نمبر پر ہے۔ عام طور پر شہروں میں رہنے والے امیر لوگ خواب آور گولیاں کھا کر اور دیہات میں رہنے والے غریب لوگ چوہے مار گولیاں کھا کر مرتے ہیں۔

گدھے فروش و گدھے خور

(تحریر: رانا محمد حسن خاں)

گدھے کے متعلق حدیث مقدسہ میں ہے کہ صحابہ نے جنگ خیبر کے موقع پر گدھے کا گوشت پکایا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ اللہ اور اس کا رسول ہتم کو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع کرتے ہیں۔صحابہ نے ہنڈیوں سے گدھے کا پکا ہوا گوشت الٹ دیا گیا۔(بخاری کتاب الجہاد) ہر قسم کے حرام کاموں میں مگن قوم کا گدھوں کا گوشت بیچنے پر واویلا کرنا سمجھ سے بالا تر ہے۔ وزیر اعظم سے لے کر چپڑ اسی تک اوپر کی کمائی کو رزق حلال سمجھتے ہیں۔مولوی سے لے کر مدرسے کے طالب علم تک پیٹ بھرائی کے لیے کسی بھی حرام کام سے دل بہلا سکتے ہیں۔اسی قوم کے لیے کہا گیا تھا کہ یہ رقم کے لیے اپنی۔۔۔کو بھی بیچ سکتے ہیں۔ایسی قوم کے قصائی اگر پیسوں کے لیے اپنے بھائیوں کو گدھے کھلا رہے ہیں تو یہ بچوں سے جنسی زیادتی کرنے والوں ، انسانوں کو زندہ جلانے والوں،عورتوں کی اجتماعی آبروریزی کرنیوالوں،عورتوں کو زندہ دفن کرنے والوں،فتویٰ بیچنے والوں،مسجدوں اور دوسرے عبادت خانوں میں خون بہانے والوں،فرقہ واریت کے نام پر ہزاروں افراد کے قاتلوں،کمیشن اور رشوت لینے والے سیاسی ،مذہبی و سرکاری بھیڑیوں،معصوم عورتوں سے دھندہ کرانے والوں،رشوت لینے والوں(رشوت لینے اوردینے والے دونوں جہنمی ہیں) ، ملاوٹ کرنے والوں(آپؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں)اور دوسرے بہت سے لعنتی وخبیث کاموں سے بہتر غلیظ کاروبار کر رہے ہیں۔

ہمارے ملک میں گدھا انسانوں کے فائدے کے لیے دن رات دوڑتا پھرتا تھا مگر پھر بھی گدھا ہی رہتا تھا۔اگر مر جائے تو اس کی کھال اتار کر بیچ دی جاتی تھی اور اس کا گوشت جانور کھا جاتے تھے۔چند برس پہلے تک گدھے کی کھال آٹھ سو روپے میں بک جایا کرتی تھی۔چینی چمڑے کے تاجروں کی نظر کرم نے انہیں نہایت قیمتی جانور بنا دیا ہے۔آج وہی گدھے کی کھال جو ۲۰۱۳ء میں ۸ سو روپے میں بکتی تھی وہ ۲۰ ہزار روپے میں بک رہی ہے،اس کے بالمقابل گائے کی کھال تقریباً ۴ ہزار میں اور بھینس کی کھال ۵ ہزار تک میں بکتی ہے۔ گدھے کی قیمت ۲۵،۳۰ ہزار روپے تک ہے۔گدھے کی کھال بیچ دی جاتی ہے اور گوشت کے صاف ستھرے ٹکڑے کر کے ۳ سو روپے کلو کے حساب سے فروخت کر دیا جاتا ہے۔عام طور پر ایک گدھے سے ۱۳۵ کلو گوشت حاصل کیا جاتا ہے۔گزشتہ دو برسوں میں ۳ لاکھ گدھوں کا گوشت بیچا گیا ہے اور کھالیں بیچی جا چکی ہیں۔۲ سال قبل پورے پاکستان میں سالانہ ۴ ہزار گدھوں کی کھالیں فروخت ہوتی تھیں۔

کالم نگار جاوید چوہدری نے گدھے کے گوشت کے خریداروں کے متعلق لکھا ہے کہ ''یہ گوشت کہاں جاتا ہے؟اس گوشت کا ۸۰ فیصد حصہ سرکاری محکموں کے ''میس''میں چلا جاتا ہے جو 'بلک' میں گوشت خریدتے ہیں یا وہ بڑے ہوٹل ،بڑے ریسٹوران اور گوشت کی وہ بڑی چینز جو روزانہ سینکڑوں من گوشت خریدتی ہیں،یہ گوشت انہیں سپلائی ہو جاتا ہے،باقی ۲۰ فیصد گوشت مارکیٹوں میں پہنچ جاتا ہے۔'اس مکروہ (بعض مولوی اس کاروبار کو حرام،بعض مکروہ اور اور بعض اسے جائز سمجھتے ہیں) دھندے سے وابستہ ایک تائب ہونے والے شخص نے بتایا ہے کہ'' ملک کے تمام مقتدر عہدیدار اس وقت تک گدھے کا گوشت کھا چکے ہیں کیونکہ اس مکروہ کاروبار سے منسلک لوگ جان بوجھ کر ان ایوانوں میں گوشت پہنچا رہے ہیں جو ملکی پالیسیاں بناتے ہیں۔یہ لوگ اسی سلوک کے مستحق ہیں کیونکہ انہوں نے گوشت کی قلت دور ہو جانے کی وجوہات پر دھیان نہیں دیا۔'' شاید اسی لیے ایک ٹی وی پروگرام میں مولوی عمر حیات عباسی نے طلال چوہدری کو کہہ دیا کہ ''ھذا حمار کبیر۔''(یہ بڑا گدھا ہے)اور کسی کو سمجھ بھی نہیں آیا کہ انہوں نے کیا کہا؟اگر عباسی ھم خمار کبیر کہہ دیتے تو بھی غلط نہ ہوتا۔

بیمار گدھے کھا کر بھی مذہبی و سیاسی لیڈروں کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ حرام کھانے کے عادیوں کو گدھے کا گوشت کھانے میں بھی لطف آتا ہوگا، یہی وجہ ہے کہ گدھے کا گوشت اور بعض علاقوں میں کتے کا گوشت بھی فروخت ہوتا چلا جارہا ہے۔

چند خبریں پیش خدمت ہیں:۔

۱۔واہ کینٹ سے گرفتار ہونے والے قصائی باپ بیٹے نے انکشاف کیا کہ انھوں نے اب تک ساٹھ گدھوں کو ذبح کر کے گاہکوں کو کھلایا ہے اور فوڈ انسپکٹر سمیت کئی سرکاری اداروں کے افسران کو تحفہ کے طور پر گدھے کا گوشت دیا ہے۔۲۔ایک ماہ قبل حاصل پور پنجاب میں پولیس نے چھ افراد کو گدھے کا گوشت فروخت کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا۔تفتیش کرنے پر انکشاف ہوا کہ یہ لوگ گدھے کو زہریلا انجکشن لگا کر ہلاک کرنے کے بعد علاقے کے ہوٹلوں میں اس کا گوشت فروخت کرتے تھے، خود بھی کھاتے تھے۔گدھا خوروں نے بتایا ہے کہ وہ اب تک بیس گدھوں کا گوشت ہوٹلوں میں بھیج چکے ہیں۔۳۔بادامی باغ لاہور میں پولیس نے چھاپہ مار دو افراد کو گرفتار کر لیا اور سینکڑوں من حرام مردہ جانوروں کا گوشت برآمد کر لیا۔(ٹی وی پورٹ سماء) ۴۔اوکاڑہ سے رینالہ خورد پہنچنے والی بارات کو العکسر یہ میرج ہال والوں نے گدھے کا گوشت کھلا دیا۔باراتی معلوم ہونے پر الٹیاں کرتے رہے۔میرج ہال والوں نے دو لاکھ روپے دے کر جان چھڑالی۔(روزنامہ پاکستان) ۵۔محسن بھٹی نے ایک چینل پر بات کرتے ہوئے بتایا ہے کہ لاہور میں ایسی بہت سی جگہیں ہیں جہاں سینکڑوں من گدھے کا گوشت اور قیمہ فروخت ہوتا ہے۔

مفتیان صاحبان کے چند فتاویٰ گدھے سے متعلق پیش ہیں:۔

۱۔مصری افتاء کونسل نے ۱۲ جون ۲۰۱۵ء کو فتویٰ دیا ہے کہ گدھے کو ذبح کرنا یا اس کا گوشت کھانا شرعاً حرام ہے۔۲۔فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ فتاویٰ اہل سمرقند میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے اپنا کُتّا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت کیا تو جائز ہے اور اسی طرح اگر اپنا گدھا ذبح کر کے اس کا گوشت فروخت کیا تو جائز ہے۔۳۔فتاویٰ عالمگیری میں یہ بھی ہے کہ محیط سرخسی میں لکھا ہے کہ ذبح کیے ہوئے گدھوں کا گوشت فروخت کرنا صحیح روایت کے موافق جائز ہے۔گدھوں اور خچروں کے چمڑے اگر ذبح کیے ہوئے ہوں تو ان کی بیع جائز ہے۔(فتاویٰ عالمگیری جلد۴ صفحہ ۳۶۷) ۴۔شیعہ عالم آیت اللہ حاج شیخ محمد جواد فاضل لنکرانی فرماتے ہیں کہ گدھے کا گوشت کھانا حرام نہیں ہے لیکن مکروہ ہے۔۵۔جب ایک قصائی کو گدھے کا گوشت کاٹتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا تو اس نے یہ فتویٰ دیا کہ گدھے کے گوشت کی کمائی حلال ہے اور گوشت حرام۔

محکمہ لائیو سٹاک نے عوام کو بتایا ہے کہ گدھے کے گوشت کے ریشے نرم اور مٹن کے سخت ریشے ہوتے ہیں اگر ایک بڑا ٹکڑا گدھے اور مٹن کے گوشت کا ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھیں گے تو گدھے کے گوشت کا ٹکڑا ریشے نرم ہونے کی وجہ سے ہتھیلی سے پھسل کر گر جائے گا۔یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گدھے کا گوشت گہرا جامنی ہوتا ہے اور گوشت میں ہلکی سی مٹھاس ہوتی ہے۔گدھے کی ہڈیاں بھی بکرے کی ہڈیوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

> جدہ: ایک ٹی وی پروگرام میں ممتاز عالم دین عبداللہ المطلق کو ایک عرب خاتون نے فون کیا اور بتایا کہ اگر اس کا ظالم شوہر مر جائے تو میں نے ایک گدھا ذبح کرنے کا عزم کر رکھا ہے۔عالم دین جو سوالات کے جوابات دے رہے تھے فرمایا کہ ایسا کرنا اسلام میں حرام ہے۔ اپنے شوہر کو معاف کر دیں اور خدا سے معافی مانگیں۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہر قسم کی حرام خوری سے بچائے اور توفیق دے کہ حلال و طیب کھانے کھائیں اور ناجائز منافع خوری کے لیے حرام کاروبار سے دور رہیں۔آمین یا ربّ العالمین۔

روزوں کی توفیق

اس سال بھی توفیق ملے روزوں کی یاربّ
قرآن پڑھوں ڈوب کے اس سال بھی یاربّ
خوش بختی ہماری ہے کہ پھر آیا ہے رمضاں
حق اس کا ادا کرنے کی توفیق دے رحماں
آندھی کی طرح صدقہ اور خیرات کریں ہم
معمول سے بڑھ چڑھ کر عبادت کریں ہم
پھر سحری و افطاری کے ہم لطف اٹھائیں
دن رات معابد کی طرف دوڑ لگائیں
ہوں پیاسوں کی سیری کے لئے دید کے ساماں
اور بھوکے تو بھوکے ہیں تیرے پیار کے جاناں
خود اپنی رضا جوئی کی سب راہیں سجھا دے
دل پاک ہو اتنا جو ترا چہرہ دکھا دے
بخشش ہو عنایت کہ تُو ستّار ہے غافر
میں عادی بھکارن ہوں امتہ الباری ناصر

(محترمہ امتہ الباری ناصر صاحبہ۔امریکہ)

شہیدانِ راہِ وفا (کلام۔ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔آسٹریلیا)

ہمارے خون سے دھرتی پہ جو چراغ جلے
انہی کی لَو سے ہی چاروں طرف اجالا ہے
ہمیں ہے علم کہ زندہ ہیں جاوِداں ہیں ہم
تمہیں یہ زعم ہمیں تم نے مار ڈالا ہے
اسی پہ خوش ہیں یہ تیرہ شی کے پروردہ
لگا دی آگ گھروں کو بڑا اجالا ہے
یہ راہِ بُو لہبی ہے اے مفتیو سوچو
یہ کس کی راہ پہ اُمّت کو تم نے ڈالا ہے
جہالتوں کا ہے اک پیرِتسمہ پا سر پر
یہ گھر میں کون سا آسیب لا کے ڈالا ہے
وطن میں کیسے چلے کارِ منصفی آخر
سماعتوں پہ ہیں پردے ، زباں پہ تالا ہے
وہ جن کے نام پہ چلتے تھے ساغر و مینا
انہی کو آج بھری بزم سے نکالا ہے
یہ درد ہے مجھے بیدرد کہہ رہے ہیں وہ
تمام عمر انہی کا تو درد پالا ہے
قرار پائیں ستمگر ستم زدہ طارقؔ
تمہارے شہر کا دستور ہی نرالا ہے

شعر و ادب

مولانا سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی

مولانا سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی ۱۸۷۸ء شہر اودھ کے مشہور قصبہ موہان جسے علم و فضل کا مرکز ہونے کی وجہ سے خطہء اودھ کا یونان کہا جاتا تھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام سیّد اظہر حسن تھا۔ ان کے جد امجد سیّد محمود نیشاپور سے موہان آئے تھے۔ موہان سے لگاؤ اس قدر تھا کہ اس کی طرف نسبت جزو نام ہوگئی اور حسرت موہانی کے نام سے شہرت پائی۔ نیشاپور سے نسبت کا ذکر ان کے اس شعر میں ہے۔

کیوں نہ ہوں ، اردو میں حسرتؔ ہم نظیری کے نظیر ہے تعلق ہم کو آخر خاکِ نیشا پور سے

آپ کے نام سے زیادہ آپ کے تخلص حسرتؔ کو شہرت نصیب ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں

عشق نے جب سے کہا حسرتؔ مجھے کوئی بھی کہتا نہیں فضل الحسن

مولانا حسرتؔ موہانی کی ابتدائی تعلیم پرانے طرز پر ہوئی۔ قرآن پاک اور اردو اور فارسی کی متداول کتابیں میاں جی غلام علی سے پڑھیں۔ ۱۸۹۴ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا اور پورے صوبے میں اوّل آئے۔ ۱۹۰۳ء میں علی گڑھ کالج سے ادبی ذوق اور سیاسی رجحان کی وجہ سے نکالے جانے پر بی اے کا امتحان پرائیویٹ طور پر دیا اور امتیازی نمبروں سے پاس کیا۔ جولائی ۱۹۰۳ء میں اردوئے معلّیٰ نامی رسالہ جاری کیا جس میں ادبی، مذہبی اور سیاسی امور پر مضامین شائع ہوتے تھے۔ اسی زمانے میں اس رسالہ میں متعدد مضامین سُدیشی تحریک کی حمایت اور بدیشی مال کے بائیکاٹ کے بارے میں شائع کیے۔ ۱۹۰۸ء میں اس رسالہ میں ایک مضمون انگریزوں کی حکمت عملی کے متعلق شائع ہوا جسے انگریز حکومت نے پسند نہ کیا اور مولانا حسرتؔ موہانی کو گرفتار کرلیا گیا۔ دوران قید آپ سے سخت مشقت لی گئی۔ خود پر ہونے والے بہیمانہ تشدد کا ذکر آپ نے اپنی کتاب آپ بیتی میں کیا ہے۔ ۱۹۱۰ء میں رہا ہوکر دوبارہ رسالہ جاری کر دیا۔ اور نہایت شدومد کے ساتھ اپنے سیاسی رجحانات کی تبلیغ شروع کردی۔ آخر کار جب حکومت نے ان سے تین ہزار روپے ضمانت کے طور پر جمع کرنے کا حکم دیا تو حسرتؔ نے اردوئے معلّیٰ کو بند کر دیا۔ رسالہ کے بند ہونے کے بعد حسرتؔ نے سیاسی جذبات کو تسکین پہنچانے کے لیے ایک سُدیشی اسٹور کی بنا ڈالی جس پر مولانا شبلی نے کہا تھا کہ ”تم آدمی ہو یا جن، پہلے شاعر تھے پھر پالٹیشین بنے اور اب بنیئے ہو۔“ حکومت حسرتؔ کو تحریک آزادیء ہند کے صف اول کے قائدین میں شمار کرتی تھی۔ مئی ۱۹۱۶ء کو نظر بندی کا حکومتی حکم نہ ماننے کی وجہ سے انہیں دوبارہ گرفتار کرلیا گیا، حسرتؔ کئی برس تک ہندوستان کی مختلف جیلوں میں قید رہے۔ حسرتؔ کانگریس اور خلافت کمیٹی کے ممبر بھی رہے، ان کا احرار کے ساتھ بھی گہرا تعلق تھا۔ انہوں نے احمد آباد میں ہونے والے مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت بھی کی۔ جس میں انہوں نے فرمایا کہ ” یکم جنوری ۱۹۲۲ء کو انڈین ری پبلک (یونائیٹڈ اسٹیٹس آف انڈیا) کا اعلان کر دیا جائے۔ مسلم لیگ کمزور ہے لیگ کے جو مقاصد ہیں وہی کانگریس اور خلافت کے ہیں۔“ اس خطبہ صدارت کو ضبط کرلیا گیا اور مولانا کو تیسری اور آخری بار دو سال کے لیے جیل بھیج دیا گیا۔ مولانا کو کمیونزم کے مقاصد سے شروع ہی سے ہمدردی تھی۔ مولانا نے ایک بار کہا تھا کہ کمیونزم کی تحریک کاشت کاروں اور مزدوروں کی تحریک ہے۔ ایک جگہ فرمایا کہ ہمارے بعض مسلمان لیڈر بلاوجہ کمیونزم کو اسلام کے خلاف بتاتے ہیں۔

حالانکہ حقیقتِ حال اس کے خلاف ہے مثلاً کم از کم سرمایہ داری کے خلاف تو اسلام کا فیصلہ شائد کیمونسٹ عقیدے سے بھی زیادہ سخت ہے۔اور فریضہ زکوٰۃ کا بھی منشاء زیادہ تر یہ ہے کہ خلقِ خدا میں جب تک ایک شخص بھی بھوکا رہے اس وقت تک مالداروں کو عیش کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔قرآن نے نماز کے بعد سب سے زیادہ زور زکوٰۃ ہی پر دیا ہے۔جب حجاز پر ابن سعود نے حملہ کیا تو مولانا نے خدام الحرمین نامی انجمن بھی بنائی تھی۔مولانا نے کہا تھا کہ نجدیوں کی وحشت اور بربریت کے محرک ان کے مذہبی عقائد ہیں۔۱۹۲۹ء میں گاندھی سے اختلاف ہو گیا۔۱۹۳۶ء میں حسرتؔ مسلم لیگ کی تنظیم جدید سے وابستہ ہو گئے۔۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر یوپی اسمبلی اور دستور ساز اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔قیامِ پاکستان کے بعد مولانا ہندوستان ہی میں رہے۔تقسیم کے بعد مولانا کی صحت بگڑتی چلی گئی۔۱۹۵۰ء میں آخری حج کیا۔(مولانا نے غربت کے باوجود گیارہ حج کیے اور بارہ مرتبہ مدینہ طیّبہ میں حاضری دی تھی)واپس آتے ہی صحت تیزی سے خراب ہونے لگی۔بالآخر ۱۳ مئی ۱۹۵۱ء کو دوپہر ۱۲ بجے مولانا سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی انتقال فرما گئے۔

نمونہ کلام حسرتؔ موہانی (انتخاب ادارہ پیشوا)

حسرتؔ موہانی کی شاعری عاشقی، فلسفہ عشق، حسن کی مصوری، حسن پرستی کے گرد گھومتی نظر آتی ہے۔ان کی شاعری میں سیاسی رنگ بھی جھلکتا ہے۔صوفیانہ مضامین کے علاوہ واعظ سے چھیڑ چھاڑ بھی ان کی شاعری کے حُسن میں اضافہ کرتے ہیں۔

تُو نے حسرتؔ کی عیاں تہذیبِ رسمِ عاشقی — اس سے پہلے اعتبارِ شانِ رُسوائی نہ تھا
کچھ بھی حاصل نہ ہوا زہد سے نخوت کے سوا — شغل بیکار ہیں سب ان کی محبت کے سوا
کبھی کی تھی جو اب دوا کیجیے گا — مجھے پوچھ کر آپ کیا کیجیے گا
جان کو صبر ہے نہ دِل کو ہے تاب — تُو نہیں ہے تو زندگی ہے خراب
غضب ہے کہ پابندِ اغیار ہو کر — مسلمان رہ جائیں یوں خوار ہو کر
یاد ہیں سارے وہ عیشِ بافراغت کے مزے — دِل ابھی بھولا نہیں آغازِ اُلفت کے مزے
حُور و غلماں پہ کیوں فِدا ہوتے — اہلِ ظاہر جو پارسا ہوتے
ترے درد کو جس سے نسبت نہیں ہے — وہ راحت مصیبت ہے، راحت نہیں ہے
شعر دراصل ہیں وہی حسرتؔ — سنتے ہی دِل میں جو اُتر جائیں
کہتے ہیں اہلِ جہاں دردِ محبت جس کو — نام اسی کا دِلِ مُضطر نے دوا رکھا ہے
ہو گیا راہِ حق میں جو شہید — وہ فنا ہو کے بھی فنا نہ ہوا
یہ ظاہر کا سب زہد و تقویٰ ہے حسرتؔ — حقیقت میں یاروں کا ہے یار واعظ
لگا دو آگ عُذرِ مصلحت کو — کہ ہے بیزار اس شے سے مرا دِل
لذّتِ درد نہ کیوں اہلِ ہوس پر ہو حرام — کہ وہ کمبخت طلب گارِ دوا ہوتے ہیں
ہیچ ہم سمجھے دو عالم کو تو حیرت کیا ہے — رُتبے عُشّاق کے اس سے بھی سوا ہوتے ہیں

Times Electric UK

LED Writing Boards

Importers of Electrical & Electronic.

Home Appliances
Mobile & Mobile Accessories
Computer Software & Hardware

Address: 22 Morden Court Parade,
London Road, SM4 5HJ
Morden Surrey,Uk

TIMES ELECTRIC.CO.UK

www.timeselectric.co.uk
timeselectric@yahoo.com
info@timeselectric.co.uk

Tel: 07404370745
07792998973

AZED&CO

Incorporated Precticing Accountants

Rizwan Azed

B.COM,MBA,AIIA,FSPA

سیلف ایمپلائیڈ، سول ٹریڈر، لمیٹڈ کمپنی اکاؤنٹس، پی سی اوڈرائیورا کاؤنٹس، سیلف ایسیسمنٹ۔
ٹیکس ریٹرن، لمیٹڈ کمپنی فارمیشن۔ بک کیپنگ، بجٹ۔ بزنس پلان، بزنس سٹارٹ اپ

392 London Road
Mitcham Surrey
London .CR4 4EA

Tel.020 8646 6777
Fax.020 8646 9416
Mob.0786 788 6952

E.Mail. azed@azed.fsbusiness.co.uk

گوہر، جوہر اور شوہر

ایک دفعہ کسی نے مولانا شوکت علی سے پوچھا کہ ”آپ کے بڑے بھائی ذوالفقار علی کا تخلص ”گوہر“، آپ کے دوسرے بھائی محمد علی کا تخلص ”جوہر“ ہے، آپ کا کیا تخلص ہے۔؟“ ”شوہر“ مولانا نے فرمایا۔

مبلغ کی صدائے دِل

مرے مولیٰ رہ تبلیغ اِک پُر خار منزل ہے
دِلوں کے زنگ دھونے کا فریضہ سخت مشکل ہے

سیاسی ظلمتوں کے بحرِ طوفان خیز میں ہر سو
نہ کشتی ہے نہ کشتی بان نہ علمِ سمتِ ساحل ہے

اکیلا ہوں زبان نا آشنا ، ہے ملک بیگانہ
نہ میری معرفت کامل نہ میرا علم کامل ہے

وطن بیگانہ ، مرشد سے جُدا ، احباب سے دوری
مرے رستے میں روکیں ہیں حجابِ علم حائل ہے

علوم ظاہری سے مغربی اقوام سر گشتہ
سمجھتے ہیں کہ یہ ھندی ہے اس کا ملک جاہل ہے

دِلوں میں ان کے گھر کرنا رہِ اسلام پر لانا
خُدایا سخت مشکل ہے ، خُدایا سخت مشکل ہے

تسلّی تو بس اتنی ہے کہ تیرا بندہ ء عاجز
دُعائے مرشد و احباب میں ہر وقت شامل ہے

بھروسہ تیری رحمت پر سہارا تیری نُصرت کا
یہی سرمایہ ہمّت یہی تو قوت دِل ہے

تمنّا ہے نہ بھولیں احمدی ہم کو دُعاؤں میں
اگر یہ بات حاصل ہے تو سب کچھ ہم کو حاصل ہے

(کلام ذوالفقار علی گوہرؔ (محمد علی جوہرؔ کے بھائی) (مرسلہ مولانا عبدالباسط)

دورِ حیات آئے گا قاتل ، قضا کے بعد
ہے ابتداء ہماری تری انتہا کے بعد

جینا وہ کیا کہ دِل میں نہ ہو تیری آرزو
باقی ہے موت ہی دلِ بے مدّعا کے بعد

تجھ سے مقابلے کی کسے تاب ہے ولے
میرا لہُو بھی خُوب ہے تیری حنا کے بعد

لذّت ہنوز مائدہء عشق میں نہیں
آتا ہے لُطفِ جُرمِ تمنّا ، سزا کے بعد

قتلِ حسین اصل میں مرگِ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

(کلام مولانا محمد علی جوہرؔ)

لطیفہ: مشہور سیاستدان لائیڈ جارج ایک جلسے میں تقریر کر رہے تھے کہ اچانک ان کی تقریر سے بور ہو کر ایک خاتون اٹھ کھڑی ہوئیں اور بولیں: ''اگر تم میرے شوہر ہوتے تو میں تمہیں زہر دے دیتی۔'' لائیڈ جارج پہلے تو متحیر ہوئے پھر فوراً بولے ''محترمہ اگر آپ میری بیوی ہوتیں تو میں خود ہی زہر کھالیتا۔''

GB.CONSTRUCTION GENERAL BUILDERS LTD.

معیاری اور سستا ہر قسم کا عمارتی کام کروانے کے لیے ہم سے رابطہ کریں۔

For further assistance please contact: Tel : 02036747909 Mob: 07792998973

2 london Road, SM4 5BQ;Morden,surrey.

یادِ وطن نہ آئے ہمیں کیوں وطن سے دُور
جاتی نہیں ہے بُوئے چمن کیا چمن سے دُور

گر بُوئے گُل نہیں ، نہ سہی ، یادِ گل تو ہے
صیّاد لاکھ رکھے قفس کو چمن سے دُور

پاداشِ جُرمِ عشق سے کب تک مفر بھلا
مانا کہ تم رہا کیے دار و رَسَن سے دُور

آساں نہ تھا تقرّبِ شیریں تو کیا ہو
تیشہ کو کوئی رکھ نہ سکا کوہکن سے دُور

ہم تک جو دَورِ جام پھر آئے تو کیا عَجب
یہ بھی نہیں ہے گردشِ چرخِ کہن سے دُور

شاید کہ آج حسرتِ جوہؔر نکل گئی
اِک لاش تھی پڑی ہوئی گور و کفن سے دُور

(کلام مولانا محمد علی جوہؔر)

شُعلہ تھا جل بُجھا ہوں ، ہوائیں مجھے نہ دو
مَیں کب کا جا چُکا ہوں ، صدائیں مجھے نہ دو

جو زہر پی چکا ہوں تمہی نے مجھے دیا
اب تم تو زندگی کی دُعائیں مجھے نہ دو

ایسا کبھی نہ ہو کہ پلٹ کر نہ آ سکوں
ہر بار دور جا کے صدائیں مجھے نہ دو

کب مجھ کو اعترافِ محبت نہ تھا فرازؔ؟
کب مَیں نے یہ کہا تھا سزائیں مجھے نہ دو؟

(کلام احمد فرازؔ)

بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی
جیسی اب ہے تیری محفل ، کبھی ایسی تو نہ تھی

لے گیا چھین کے کون آج تیرا صبر و قرار؟
بے قراری تجھے اے دِل کبھی ایسی تو نہ تھی

اُن کی آنکھوں نے خُدا جانے کِیا کیا جادُو؟
کہ طبیعت میری مائل کبھی ایسی تو نہ تھی

چشمِ قاتِل میری دُشمن تھی ہمیشہ ، لیکن
جیسی اب ہو گئی قاتِل ، کبھی ایسی تو نہ تھی

کیا سبب تُو جو بگڑتا ہے ظفؔر سے ہر بار
خُو تیری حُور شمائل کبھی ایسی تو نہ تھی

(کلام بہادر شاہ ظفؔر)

شادی کی تقریب میں جنّ آ گیا۔ جنّ کو دیکھتے ہی لڑکیوں کی چیخیں نکل گئیں۔ ایک بابا جی نے لڑکیوں کو وضو کرنے کے لیے کہا۔ لڑکیاں وضو کر کے آئیں تو۔۔۔ جنّ کی چیخیں نکل گئیں۔

ایک اہم بات

سہ ماہی پیشوا میں شائع ہونے والے تمام اشتہارات خلوص نیت کی بنیاد پر شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین اس بارے میں اطمینان کرنے کے بعد اپنی ذمہ داری پر پیش رفت کریں۔ ادارہ اس حوالے سے کسی بھی قسم کے لین دین اور نقصان کا ذمہ دار نہیں ہے۔

کبھی خود سے نظریں ملا کر تو دیکھو ۔۔۔ قرض اُلفتوں کے چُکا کر تو دیکھو
شہیدوں کو دینا شہادت کے تمغے ۔۔۔ کہ میدان میں خود بھی جا کر تو دیکھو
روایات چڑھتی ہیں سولی پہ جن کی ۔۔۔ انہیں زخمِ مرہم لگا کر تو دیکھو
ہے فتویٰ گری بس قرینہ خِرد کا ۔۔۔ جنُوں سے کبھی حق دلا کر تو دیکھو
حقائق نظر میں اُلجھ سے گئے ہیں ۔۔۔ نگاہوں کی مستی ہٹا کر تو دیکھو
جنُوں کے اسیروں کا تم پہ اثر کیوں ۔۔۔ رہائی انہیں تم دلا کر تو دیکھو
تمہیں زُعم اسلاف کی سروری کا ۔۔۔ چراغوں کو خوں سے جلا کر تو دیکھو
مقامِ حُسینی کی سب کو طلب ہے ۔۔۔ سوئے کربلا خود بھی جا کر تو دیکھو
نشیمن سجائے ہیں شاخِ طرب پر ۔۔۔ پہاڑوں کو مسکن بنا کر تو دیکھو
ثرّیا سے اُونچی ہیں سوچیں تمُہاری ۔۔۔ اُڑانوں میں بجلی سما کر تو دیکھو
بہت عاجزی ہے ستاروں میں اب بھی ۔۔۔ انہیں تم زمیں پر گرا کر تو دیکھو
نہ شکوہ ستاروں کی گردش کا ہو گا ۔۔۔ فلک کہکشاں سے جُدا کر تو دیکھو

(کلام نبیلہ رفیق صاحبہ۔ناروے)

آسمانوں پر نظر کر انجم و مہتاب دیکھ ۔۔۔ صبح کی بنیاد رکھنی ہے تو پہلے خواب دیکھ
ہم بھی سوچیں گے دُعائے بے اثر کے باب میں ۔۔۔ اِک نظر تُو بھی تضادِ منبرو محراب دیکھ
دوش پر ترکش پڑا رہنے دے، پہلے دِل سنبھال ۔۔۔ دِل سنبھل جائے تو سوئے سینہ ء احباب دیکھ
موجہِ سرکش کناروں سے چھلک جائے تو پھر ۔۔۔ کیسی کیسی بستیاں آ تی ہیں زیرِ آب دیکھ
بوند میں سارا سمندر آنکھ میں کُل کائنات ۔۔۔ اِک مُشتِ خاک میں سورج کی آب و تاب دیکھ
کچھ قلندر مشربوں سے راہ و رسمِ عشق سیکھ ۔۔۔ کچھ ہم آشفتہ مزاجوں کے ادب آداب دیکھ
شب کو خطِّ نُور میں لکھّی ہوئی تعبیر پڑھ ۔۔۔ صبح تک دیوارِ آئیندہ میں کُھلتے باب دیکھ
افتخار عارفؔ کے تندوتیز لہجے پر نہ جا ۔۔۔ افتخار عارفؔ کی آنکھوں میں اُلجھتے خواب دیکھ

(کلام افتخار عارفؔ)

یہ رسالہ ادارہ پیشوا (پرائیویٹ) لمیٹڈ کی زیرِ نگرانی شائع کیا جا رہا ہے

عمر بھر کی آرزو اور مولانا شبلی کی بے بسی

عبدالرزاق ملیح آبادی بیان فرماتے ہیں کہ:۔

جیل میں ایک دن مولانا (عبدالکلام آزاد) نے مرحوم شبلی نعمانی کے متعلق ایک دلچسپ لطیفہ سنایا۔ کہنے لگے، مولانا شبلی نعمانی نہایت زندہ دل صاحبِ ذوق آدمی تھے، حُسن پرست بھی تھے اور موسیقی وغیرہ فنون لطیفہ سے گہری دلچسپی رکھتے تھے مگر مولوی تھے، عام رائے سے ڈرتے تھے اور بڑی احتیاط سے ذوق پورا کرتے تھے۔

ایک دفعہ موصوف دہلی میں حکیم اجمل خاں مرحوم کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے کہ خواجہ حسن نظامی ملنے آئے اور کہنے لگے، آج میرے ہاں قوالی ہے، دہلی کی ایک مشہور طوائف گائے گی۔ محفل بالکل خاص ہے، میرے اور آپ کے سوا وہاں کوئی نہ ہوگا۔

مولانا شبلی نے دعوت قبول کر لی، کشمیری شال اوڑھی، وضع بدلی، بند گاڑی میں بیٹھے اور خواجہ صاحب کے ہاں پہنچ گئے۔ واقعی کوئی تیسرا آدمی مدعو نہ تھا۔ قوالی شروع ہوئی اور مولانا نے اپنے آپ کو محتسبوں سے محفوظ پا کر ضرورت سے زیادہ آزادی سے کام لیا۔ دل کھول کر گانے کی اور گانے والی کی تعریف کی۔ طوائف سے ہنستے بھی رہے اور اسے چھیڑتے بھی رہے۔

طوائف کا طبلچی ایک لحیم شحیم سن رسیدہ آدمی تھا۔ سر پر پٹے تھے اور منہ پر چوکور بڑی سی داڑھی، پٹے اور داڑھی خضاب سے بھونرا ہو رہے تھے۔ محفل جب برخواست ہونے لگی تو طبلچی دونوں ہاتھ بڑھائے مولانا کی طرف لپکا اور بڑے جوش سے مولانا کے ہاتھ پکڑ لیے، چومے، آنکھوں سے لگائے اور جوش سے کہنے لگا ''کس منہ سے خُدا کا شُکر ادا کروں کہ عمر بھر کی آرزو آج پوری ہوئی، مولانا سبحان اللہ، ماشاء اللہ آپ نے ''الفاروق'' لکھ کر وہ کام کیا ہے جو نہ کسی سے ہوا اور نہ ہو سکے گا۔ بخُدا آپ نے قلم توڑ دیا ہے، بندے کی کتنی تمنا تھی کہ حضرت کی زیارت سے مشرف ہو، سو آج بائی جی اور خواجہ صاحب کی بدولت یہ سعادت اس گناہ گار کو نصیب ہوگئی۔''

مولانا آزاد نے فرمایا، علامہ شبلی بڑے ذکی الحس تھے، اس غیر متوقع واقعہ نے ان کی ساری خوشی کرکری کر دی۔ شرم سے عرق عرق ہو گئے، سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں؟ طبلچی کو کیا جواب دیں؟ کس طرح محفل سے غائب ہو جائیں؟ بے جان بت کی طرح بیٹھے رہ گئے۔ خواجہ صاحب نے موقع کی نزاکت محسوس کی اور طائفے کو رخصت کر دیا۔ مگر علامہ کو سخت ذہنی صدمہ پہنچ چکا تھا، ہفتوں شگفتہ نہ ہو سکے۔

مولانا (آزاد) نے فرمایا، یہ واقع خود علامہ شبلی نے ان سے بیان کیا تھا۔ بیان کرتے وقت بھی متاثر تھے اور بار بار کہتے تھے، کاش ''الفاروق'' میرے قلم سے نہ نکلی ہوتی اور نکلی تھی تو اسے پڑھنے والا طبلچی اس قوالی سے پہلے ہی ناپید ہو چکا ہوتا، یہ نہیں تو مجھے موت آ گئی ہوتی کہ اس ذلّت سے بچ جاتا۔　(اقتباس از ذکرِ آزاد از عبدالرزاق ملیح آبادی)

مولانا شبلی نعمانی کی تصنیفات میں الفاروق، سیرت النبی ﷺ، نعمان بن ثابت شامل ہیں۔ مولانا بہت بڑے عالم تھے۔ لکھنے کو تو ان کے متعلق بیان کیا گیا واقعہ لکھ دیا گیا ہے مگر نجانے کیوں مولانا کے عظیم کام کو دیکھ کر اس واقعہ کو دل سچا نہیں سمجھتا۔ (مضمون نگار)

ایک عورت جنّت کے فرشتہ سے بولی میرا نکاح دُنیا والے شوہر سے کروادو۔

فرشتہ بولا: ''نکاح تو کروادوں گا پہلے کوئی مولوی تو جنّت میں آجائے۔''　(مرسلہ جہانگیر۔لندن)

سانس لینا بھی سزا لگتا ہے
اب تو مرنا بھی روا لگتا ہے
موسمِ گُل میں سرِ شاخِ گلاب
شُعلہ بھڑکے تو بجا لگتا ہے
مُسکراتا ہے جو اِس عالم میں
بخُدا، مجھ کو خُدا لگتا ہے
اتنا مانوس ہوں سنّاٹے سے
کوئی بولے تو بُرا لگتا ہے
کوہِ غم پر سے جو دیکھوں، تو مجھے
دشت، آغوشِ فنا لگتا ہے
سرِ بازار ہے یاروں کی تلاش
جو گزرتا ہے، خفا لگتا ہے
اُن سے مل کر بھی نہ کافور ہوا
درد یہ سب سے جُدا لگتا ہے
نطق کا ساتھ نہیں دیتا ذہن
شُکر کرتا ہوں، گِلہ لگتا ہے
اِس قدَر تُند ہے رفتارِ حیات
وقت بھی رشتہ بپا لگتا ہے

(کلام احمد ندیمؔ قاسمی)

پابندی ہے سلاموں اور آدابوں پر
جھنجلا رہا ہے دشمن فتح یابوں پر
محبت کے متوالوں کی خیر ہو
مُلّایت کا قبضہ ہے محرابوں پر
ہر ظلم پہ عُشّاق سمجھتے ہیں
شبنم گر رہی ہے گلابوں پر
تعبیر کے دھاگے کون بُنے گا
جب پہرے ہوں خوابوں پر
مرنے والو چلّاتے کیوں ہو
بندھا نہیں کرتے بند سیلابوں پر
وعظ بناتا ہے جنّتی اور جہنمی بھی
حیرت ہے اس کے حسابوں پر
جو قتل گاہیں آباد کرتے ہیں
پابندی چاہیے ان کے خطابوں پر
میری قوم کے لوگ عجیب ہیں
جشن مناتے ہیں عذابوں پر
گناہ کی کشتی پر سوار لوگوں کو
منزل کا گماں ہے سرابوں پر
ذلّت و رُسوائی چاٹ رہی ہے
اور ایمان ہے چار کتابوں پر
جو مذہب کو بیچ کھاتے ہیں
صد حیف ایسے خانہ خرابوں پر
غزل کہے کیا کوئی حسنؔ
گرد پڑی ہے شبابوں پر

(رانا محمد حسنؔ خاں)

کیا آپ جانتے ہیں؟

امریکہ نے جدید ترین ڈرون ٹینک بنا لیا ہے۔ ریسپا نامی ڈرون ٹینک ریموٹ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ ڈرون ٹینک میں ہتھیاروں کا انتخاب اور گولے ری لوڈ کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ اس ڈرون ٹینک کا وزن نو ہزار پاؤنڈز اور یہ پچانوے کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے۔

سندھ حکومت کی ایک رپورٹ کے مطابق ڈی جی آڈٹ سندھ نے برائے مالی سال ۱۴-۲۰۱۵ کل پچاس کھرب ، ۵۹ ارب تین کروڑ بتیس لاکھ روپے فنڈز کا آڈٹ کیا، جس میں اسے ۱۰ کھرب، ۱۲۹ ارب اور سات کروڑ ۴۳ لاکھ روپے کے فنڈز میں بدعنوانی نظر آئی۔

چین کے شہر چونگ پنگ میں اونچے پہاڑوں کی بلندی پر شیشے سے بنا دنیا کا سب سے طویل پُل عوام کی تفریح کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ گھوڑے کی نعل کی بناوٹ والا یہ پُل چھبیس اعشاریہ ۶۸ میٹر طویل ہے۔

جب پسی ہوئی لال مرچ کو پانی میں ڈالنے پر پانی کا رنگ تبدیل ہو جائے تو مرچ ملاوٹ شدہ ہوتی ہے۔

کراچی میں گزشتہ تیس برسوں میں تقریباً تیس ہزار افراد کو قتل کیا جا چکا ہے ۔

سلجوقی ایک غیر مسلم ترک جنگجو سلجوق بن یکاک کی نسل سے تھے۔ سلجوق ترکستان کے خان اعظم کے ہاں ملازم تھا۔ آلِ سلجوق ترکستان کی وحشی ،اجڈ قوم تھی۔ سلجوق بن یکاک نے ملازمت چھوڑ دی اور آبائی علاقے بخارا واپس چلا گیا خلافت عباسیہ کی کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک عظیم سلطنت کی بنیاد رکھی۔ تھوڑے عرصے میں افغانستان سے بحیرہ ءروم تک کا علاقہ سلجوق بن یکاک کی سلطنت کا حصہ بن گیا۔ سلجوقی جلد ایران، عراق،، شام، الجزیرہ اور ایشیائے کوچک پر چھا گئے۔ سلجوق بن یکاک کی حکومت اس کے پوتوں طغرل بیگ سلجوقی اور چغرا بیگ سلجوقی تک چلی۔

مولانا سیّد فضل الحسن حسرتؔ موہانی کو رئیس المتغزلین یعنی غزل کا امام کہا جاتا ہے۔ اردو کا شیخ سعدی میر تقی میرؔ کو کہا جاتا ہے۔ مشہور ناول آگ کا دریا میں اڑھائی ہزار سال کا تاریخی پس منظر بیان کیا گیا ہے۔ باقاعدہ سوانح نگاری کا آغاز مولانا الطاف حسین حالی نے کیا تھا۔ شمس ولیؔ اللہ کو اردو نظم کا پہلا شاعر کہا جاتا ہے۔ ان کے زمانہ تک اردو میں متفرق شعر ہوتے تھے۔ ولیؔ تمام بحریں فارسی کی اردو میں لائے۔ شعر کو غزل اور غزل کو قافیہ وردیف سے سجایا، ردیف وار دیوان بنایا۔ ساتھ اس کے رباعی، قطعہ، مخمس اور مثنوی کا رستہ بھی نکالا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ ولیؔ کسی کے شاگرد نہ تھے۔ مولانا الطاف حسین نے غالبؔ کو حیوانِ ظریف کہا تھا۔

ابو ریحان البیرونی مشہور سلطان محمو غزنوی کے ہندوستان پر کیے گئے حملوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ''محمود نے ان حملوں سے ہندوؤں کی سر سبز زمین کو تباہ کر دیا اور ان کے شہروں میں ایسے عجیب کارنامے انجام دیے جن سے ہندو غبار کی طرح پراگندہ ہو گئے اور صرف ان کا افسانہ رہ گیا اور جو لوگ بھاگ کر بچ رہے، ان کو مسلمانوں سے سخت نفرت اور دوری ہو گئی، بلکہ یہی سبب ہوا کہ ان کے علوم، مفتوحہ علاقوں سے سمٹ کر بنارس اور کشمیر وغیرہ کی طرف چلے گئے۔''

آوت (آفتاب) کے نام کا بت ملتان میں تھا یہ بت لکڑی کا بنا ہوا اور بکری کی سرخ رنگ کی کھال میں منڈھا ہوا تھا۔ اس کی دونوں آنکھوں میں دو یاقوت سرخ جڑے ہوئے تھے۔ ہندو کہتے ہیں کہ وہ سب سے پچھلے کرتا جگ میں بنایا گیا تھا۔ فرض کرو کہ وہ اس جگ کے آخر میں بنا تو اس وقت سے ہم لوگوں کے زمانہ تک دو لاکھ سولہ ہزار چار سو بتیس سال ہوتے ہیں۔

ہندوؤں میں بت پرستی کی ابتداء

اگلے زمانے میں ایک راجہ تھا جس کا نام اَنبَرِ ش تھا۔سلطنت کے متعلق آرزو پوری ہوگئی تو اس کو اس کی طرف رغبت نہ رہی اور اس نے ترک دنیا کیا۔وہ بہت دنوں تک تخلیہ میں اللہ کی عبادت کرتا رہا۔ایک دن ربّ اس پر انسان کی شکل میں ظاہر ہوا۔راجہ نے جب اس کو دیکھا ، ہیبت سے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔وہ سجدہ میں گر پڑا اور بہت تسبیح کی۔رب نے تسلی دے کر اس کی وحشت رفع کی اور اس کو اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کی بشارت دی۔راجہ نے کہا ''ہم کو ایسی سلطنت ملی تھی جس میں کسی نے میرے ساتھ جھگڑا نہیں کیا۔اور ایسی حالت ملی تھی جس میں کسی غم یا بیماری سے کدورت سے نہیں پیدا ہوئی۔گویا ہم نے دنیا کو تما کہ پالیا تھا، پھر جب ہم نے سمجھا کہ دنیا کا فائدہ انجام کے اعتبار سے نقصان ہے تو ہم نے اس سے منہ پھیرا اور اس کے سوا ہم کو کوئی تمنا نہیں تھی جو اس وقت ملی۔اس کے بعد اس قید سے نجات پانے کے سوا ہماری اور کچھ خواہش نہیں ہے۔''

ربّ نے کہا ''نجات دنیا کو چھوڑ کر تنہائی اختیار کرنے ، ہمیشہ فکر (دھیان) کرتے رہنے اور حواس کو اپنے پاس روکے رکھنے سے ہوگی۔''

راجہ نے کہا ''فرض کیجیے کہ ہم بوجہ اس غیر معمولی صلاحیت کے جو ہم کو دی گئی ہے اس پر قادر ہو جائیں لیکن جب انسان کے لیے کھانا اور کپڑا ضروری ہے اور یہی دو چیزیں انسان کو دنیا میں پھنساتی ہیں تو میرے سوا دوسرے لوگ اس پر کس طرح قادر ہوں گے۔پس اس کے سوا کوئی دوسرا طریقہ بھی ہے؟''

ربّ نے کہا ''نجات دنیا کو چھوڑ کر تنہائی اختیا رنے ، ہمیشہ فکر (دھیان) کرتے رہنے اور حواس کو اپنے پاس روکے رکھنے سے ہوگی۔''

راجہ نے کہا ''فرض کیجیے کہ ہم بوجہ اس غیر معمولی صلاحیت کے جو ہم کو دی گئی ہے اس پر قادر ہو جائیں لیکن جب انسان کے لیے کھانا اور کپڑا ضروری ہے اور یہی دو چیزیں انسان کو دنیا میں پھنساتی ہیں تو میرے سوا دوسرے لوگ اس پر کس طرح قادر ہوں گے۔پس اس کے سوا کوئی دوسرا طریقہ بھی ہے؟''

ربّ نے کہا ''اپنی سلطنت کو اور دنیا کو اعتدال اور خوبی کے ساتھ استعمال کرو۔دنیا کو آباد کرنے اور دنیا والوں کی حمایت کرنے کا جو کام کرو اور جو کچھ صدقہ کرو بلکہ کل حرکات میں نیت میری طرف متوجہ رکھو۔اگر تم پر انسانی بھول غالب آجائے تو جس صورت میں تم نے مجھے دیکھا ،اس کی ایک تمثال (مجسم بت) بنالو،خوشبو اور روشنی کے ساتھ اس کے پاس آؤ اور اس کو ہماری نشانی قرار دو تاکہ ہم کو نہ بھولو۔کسی کام کا ارادہ کرو تو میرے ذکر کے ساتھ ،گفتگو کرو تو میرے نام کے ساتھ اور کام کرو تو میرے واسطے۔''

اس کے بعد یہ صورت نظر سے غائب ہوگئی۔راجہ سلطنت میں واپس آیا اور وہ سب کچھ کرنے لگا جو اسے بتایا گیا تھا۔ہندو کہتے ہیں کہ اسی وقت سے بت بنائے جانے لگے۔

برہما کا بیٹا: برہما کا ایک بیٹا نارد تھا۔اس کا مقصود اس کے سوا اور کچھ نہیں تھا کہ ربّ کو دیکھے۔اس کی حالت تھی کہ آمدورفت میں ہمیشہ ایک لاٹھی (عصا) اپنے پاس رکھتا تھا جس کی حالت یہ تھی کہ جب وہ اس کو زمین پر ڈالتا تو وہ سانپ بن جاتی تھی۔نارد اس سے عجیب وغریب کام لیتا تھا اور کبھی اس کو جدا نہیں کرتا تھا۔ایک دفعہ وہ اس کے دھیان میں تھا جس کو دیکھنے کی آرزو رکھتا تھا کہ دور سے ایک روشنی دیکھی۔وہ روشنی کی طرف گیا۔روشنی سے آواز آئی کہ تُو جو چیز مانگتا اور جس کی تمنا رکھتا ہے، وہ محال ہے۔تیرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ مجھ کو اس طریقہ کے سوا اور کسی طرح دیکھے۔نارد نے نظر اُٹھائی تو انسان کی شکل و صورت کا ایک نورانی شخص دیکھا ۔ اس وقت سے (مختلف) صورتوں کے بت بنائے جانے لگے۔

(کتاب الہند از ابوریحان البیرونی صفحہ ۱۲۴ تا ۱۲۶) (تحقیق رانا حسن خاں)

فرحت بخش پھل فالسہ (مرسلہ انا ثمرین صاحبہ۔ نیوجرسی)

ایشیا میں پایا جانے والا پھل فالسہ ذائقہ دار اور فرحت بخش ہونے کی وجہ سے بڑے ذوق و شوق سے کھایا جاتا ہے۔ فالسہ کا انگریزی نام Grewia Asiatica ہے۔ اس پھل کا تعلق Tiliaceae خاندان سے ہے۔ فالسہ کے درخت کی اونچائی چار سے آٹھ میٹر تک ہوتی ہے۔ اور درخت کے پتّے دل کی شکل کے ہوتے ہیں، ان کی لمبائی بیس سینٹی میٹر اور چوڑائی تقریباً سولہ سینٹی میٹر ہوتی ہے۔ موسمِ بہار میں فالسے کے درخت پر چھوٹے چھوٹے پیلے رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ فالسہ گول اور چھوٹا سا ہوتا ہے۔ فالسہ پیاس کی شدت میں کمی اور خون و دل کے امراض میں شافی ثابت ہوتا ہے۔ فالسہ میں ۸۱ فیصد پانی کے علاوہ پروٹین، چکنائی، ریشے اور نشاستہ پایا جاتا ہے۔

اولڈ ہاؤس (ایدھی سینٹر میں پیش آنے والا سچا واقع)

ایدھی سینٹر میں پیش آنے والا سچا واقع باپ کے انتقال کے بعد بیٹے نے ماں کو ایک اولڈ ہاؤس میں داخل کر دیا تھا، اور سال میں ایک مرتبہ خیریت دریافت کرنے چلا جاتا تھا۔ ایک دن اولڈ ہاؤس سے فون آیا کہ اس کی ماں کی طبیعت بہت خراب ہے۔ وہ جب وہاں پہنچا تو ماں کی آخری سانسیں چل رہی تھیں۔ بیٹے نے ماں سے پوچھا ''ماں تیرے لیے میں کیا کرسکتا ہوں؟''

ماں بولی ''بیٹا اس اولڈ ہاؤس میں نئے پنکھے لگوا دو، کیونکہ یہ اکثر خراب رہتے ہیں۔'' بیٹا حیران ہو کر بولا ''ماں تُو یہاں اتنے سال سے تھی، اب آخری وقت میں یہ فرمائش کیوں؟'' ماں بولی ''مَیں نے تو جیسے تیسے وقت گزار لیا۔ ڈرتی ہوں کہ کل تیرے بچے جب تجھے یہاں چھوڑ کر جائیں گے تو گرمی تجھ سے برداشت نہیں ہوگی۔''

(بحوالہ ماہنامہ تہذیب الاخلاق جلد ۳۳ شمارہ ۹ ستمبر ۲۰۱۴ء)

کراچی میں اموات، ماہِ رمضان میں

(تحریر: رانا محمد حسن خاں)

سیاسی اور مذہبی لیڈران شدید گرمی اور حبس کو کراچی میں بسنے والے ہزاروں افراد کی موت کا باعث قرار دے کر اپنی ذمہ داریوں سے آزاد ہونے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ اگر حکومتی ادارے اپنے فرائض کو احسن طریقے سے سرانجام دیتے تو بجلی اور پانی کی فراوانی ہزاروں افراد کو موت کے منہ میں جانے سے روک سکتے تھے۔ اسی طرح اگر مولوی حضرات رمضان مبارک کے متعلق خوبصورت اسلامی تعلیمات کو سمجھ کر عوام الناس کو بتاتے تو بیماروں اور مسافروں کی زندگیوں کو محفوظ بنایا جا سکتا تھا۔ یقینی طور پر عوام کو خوراک اور طبی سہولیات فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اگر کوئی شہری بھوکا یا لاعلاج مرتا ہے تو اس کے ذمہ داران اللہ کے حضور جواب دہ ہیں۔ اسی طرح اگر مولوی بھوکوں، بیماروں اور مسافروں کو روزہ رکھنے پر مجبور کرتے ہیں یا انہیں کھانے پینے سے روکتے ہیں تو ایسے مولوی بھی اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ عمرو بن امیہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں ایک سفر سے حاضر ہوا۔ حضور نے فرمایا: ابو امیہ کھانے کا انتظار کرو۔ میں نے کہا حضورؐ میں تو روزے سے ہوں۔ آپؐ نے از راہ محبت فرمایا: ادھر میرے قریب آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ مسافر کو اللہ تعالیٰ نے روزہ سے رخصت دی ہے اور آدھی نماز بھی اسے معاف کی ہے۔ (سنن نسائی کتاب الصوم) حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھیوں کا ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو عرض کی گئی کہ روزہ دار کو سایہ کیا جا رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بڑے جلال سے فرمایا: کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

احترام رمضان کے نام پر پورے شہر میں کھانے پینے کی چیزوں کو ضرورت مندوں کی پہنچ سے دور کرنا بھی کراچی کے لوگوں کی موت کا باعث بنا ہے۔ جب انصار برنی نے مولوی حضرات سے اپیل کی کہ ہزاروں افراد مر رہے ہیں کم از کم ایمرجنسی حالات میں کراچی کے تمام ہوٹلوں کو پردے لگا کر کھول دیا جائے تو مولوی نے کہا کہ اس طرح تو ان لوگوں کو بھی فائدہ ہوگا جو روزہ نہ رکھنے کے عادی ہیں۔ اسی طرح کی بات مولانا نعیم بنوری نے بھی کی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر کسی کا روزہ توڑنا ضروری ہو تو اچھی طرح تسلی کر لینی چاہیے کہ اس کے لیے روزہ توڑنا ضروری ہو گیا ہے۔ خیبر پختونخواہ میں مولوی کچھ اس طرح سے تسلی کرتے ہیں کہ وہ روزہ دار کے منہ میں ریت ڈال دیتے ہیں اگر ریت خشک رہے تو روزہ دار کو پانی پلا دیتے ہیں۔ مولوی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ روزہ خوروں کو سزا دے یا اپنی تسلی کرے۔ مولوی کا کام صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو روزہ کی اہمیت اور انعام کے متعلق بتائے اور مسافروں اور بیماروں کے متعلق دی گئی اللہ کی طرف سے چھوٹ کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تشریح کرے۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ "گنتی کے چند دن ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اتنی مدت کے روزے دوسرے ایام میں پورے کرے اور جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھتے ہوں ان پر فدیہ ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے پس جو کوئی بھی نفلی نیکی کرے تو یہ اس کے لیے بہت اچھا ہے اور تمہارا روزے رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے، اگر تم علم رکھتے ہو۔" پھر اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ "پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہوگا۔ اللہ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لیے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اس نے تمہیں عطا کیا اور تا کہ تم شکر کرو۔" (سورۃ البقرۃ آیات ۱۸۵،۱۸۶)

ان آیات میں واضح طور پر مریض اور مسافر کو رخصت دی گئی ہے۔ اور دائمی مریضوں کو مستقل طور پر رخصت عطا کی گئی ہے اور ان کو فدیہ دینے کے لیے کہا گیا ہے۔ جو بھی بیمار اور مسافر روزہ رکھتا

ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔ بلا وجہ عذر تلاش کر کے اور انجانے اندیشوں کے خوف میں مبتلا ہو کر روزہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ کوئی مولوی یا کوئی اور شخص اس بات کا قطعاً مجاز نہیں ہے کہ وہ خدائی فوجدار بن کر اللہ اور بندے کے درمیان دیوار بننے کی کوشش کرے۔ روزہ کا مقصد تقویٰ کی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے وہ شخص کس طرح تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہوسکتا ہے جو اللہ کی دی ہوئی آسانی کو چھیننے کے درپے ہو یا آسانی سے فائدہ اٹھانے سے گریز کرے۔ عصر حاضر میں کہا جاتا ہے کہ سفر آسان ہو گئے ہیں اس لیے روزہ رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ قرآن کریم قیامت تک کے لیے نازل ہوا ہے اور اللہ جانتا تھا کہ ایسا دور بھی آئے گا جب سفر آسان ہو جائیں گے۔ بعض بڑے نام کے مولوی حضرات نے بھی بیماری اور سفر میں اللہ کی دی ہوئی آسانی کو پس پشت ڈال کر روزہ رکھ کر مخلوق خدا کو مشکل میں مبتلا کر رکھا ہے۔ مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی فرماتے ہیں کہ ''جب سے روزے فرض ہوئے کبھی نہ سفر، نہ مرض، کسی حالت میں روزہ چھوڑا۔ خیر رمضان شریف میں بیمار ہوا اور بہت بیمار ہوا مگر بحمد اللہ تعالیٰ روزے نہ چھوڑے۔'' (ملفوظات حصہ سوم صفحہ ۴۱۳) عجیب دور آ گیا ہے اللہ کہتا ہے کہ مسافر اور مریض روزے نہ رکھیں مگر مولوی نافرمانی کرتے ہوئے روزے رکھتے ہیں اور بڑے تکبر سے بتاتے ہیں کہ ہم نے روزہ رکھا ہے۔ لوگ کہتے ہیں دیکھو کتنا بڑا پیر ہے (نافرمان ہے ہمارے نزدیک) بیماری اور سفر میں بھی روزے رکھتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کئی روزہ دار ہیں جن کو ان کے روزہ سے سوائے بھوک پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا اور کتنے ہی رات کو اُٹھ کر عبادت کرنے والے ہیں مگر ان کو سوائے بیداری اور بے خوابی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ (ابن ماجہ کتاب الصیام) وہ روزہ دار جنہوں نے گزشتہ دنوں چند سو روپے کا کفن ہزاروں روپے میں فروخت کیا، قبروں کی قیمت تیس ہزار سے ڈیڑھ لاکھ وصول کی کیا متقی ہیں؟، قبرستان کی زمین پر گھر بنانے والے، قبضہ کی زمین پر مسجدیں بنا کر چوری کی بجلی سے روشن اور ٹھنڈا کر کے فتوے دینے والے اور ان فتووں کو سننے والے، چائنا کٹ کے نام سے سرکاری زمینوں جنہیں پارک کہا جاتا تھا آباد کرنے اور آباد ہونے والے روزہ دار کیا اللہ کے پیار کے مستحق ہیں؟ ہمارے حبیب آقا حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزہ میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ (بخاری کتاب الصوم) لیجیے اس حدیث مبارک کو پیارے وطن کے مولویوں، سیاستدانوں مختلف اداروں کے ملازمین اور عوام الناس پر چسپاں کیجیے اور جائزہ لیجیے کہ پوری قوم میں کتنے افراد ہیں جو جھوٹ جیسے غلیظ اور خبیث بُت کی دن رات پوجا نہیں کرتے۔ جو جھوٹ کی پوجا نہیں کرتے بس وہی ہیں جو اس حدیث کے مطابق سچے روزہ دار ہیں۔ ایسے مبارک لوگ ہی ہیں جن کے لیے دنیا اور آخرت کی حسنات بے بہا ہیں۔ درج ذیل احادیث ایسے خوبصورت لوگوں کو بے حد لطف دیتی ہیں:۔

ا۔ سنو سنو تمہارے پاس رمضان کا مہینہ چلا آتا ہے۔ یہ مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزے اللہ تعالیٰ نے تم پر فرض کر دیے ہیں اس میں جنّت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو اس کی برکات سے محروم رہا تو سمجھو کہ وہ نامراد رہا۔ (سنن نسائی کتاب الصوم) ۲۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ماہ رمضان کے استقبال کے لیے یقیناً سارا سال جنّت سجائی جاتی ہے۔ اور

جب رمضان آتا ہے تو جنّت کہتی ہے کہ یا اللہ اس مہینے میں اپنے بندوں کو میرے لیے خاص کر دے۔(بیہقی شعب الایمان)۳۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی رمضان کے پہلے دن روزہ رکھتا ہے تو اس کے پہلے سب گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔اسی طرح ہر روز رمضان میں ہوتا ہے اور ہر روز اس کے لیے ستر ہزار فرشتے اس کی بخشش کی دعائیں صبح کی نماز سے لے کر ان کے پردوں میں چھپنے تک کرتے ہیں۔(کنز العمال۔کتاب الصوم)۴۔ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا: فرشتے روزہ دار کے لیے دن رات استغفار کرتے ہیں۔(مجمع الزوائد) رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں ثواب اور اخلاص سے عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا۔　　(سنن نسائی کتاب الصوم)

اللہ تعالیٰ ہمیں سچوں میں شامل کرے اور روزہ رکھنے اور روزے کا حق ادا کرنے والا بنائے۔بھوکوں، بیماروں اور مسافروں کے حقوق پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

باتبصرہ خبریں

دہشت گردی کی تعلیم: ڈی جی رینجرز سندھ نے سینیٹ کی فنکشنل کمیٹی برائے انسانی حقوق کے اجلاس میں بتایا ہے کہ کراچی میں چار ہزار مدارس ہیں، جن میں سے پانچ فیصد طلبہ کو دہشت گردی کی تعلیم دے رہے ہیں۔اسکولوں اور مدارس سے غائب ہونے والے بچوں کو دہشت گردی کی تعلیم دی جاتی ہے۔(۲۱ مئی ۲۰۱۵ء نوائے وقت)

ڈی جی رینجرز کی اطلاعات کے مطابق صرف کراچی میں دو سو مدارس ایسے ہیں جن میں زیر تعلیم ہزاروں طلباء دہشت گردی کی تربیت حاصل کرتے ہیں۔رینجرز گزشتہ کئی برسوں سے کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف کاروائی کر رہی ہیں۔اگر رینجرز سے اب تک دہشت گردوں کے وہ پولٹری فارم جن سے ہزاروں خونی چوزے برآمد ہوتے ہیں تباہ نہیں ہو سکے تو چند دہشت گردوں کو مارنے پر خوشیاں منانے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ڈی جی رینجرز کو یہ بتانا چاہیے تھا کہ ایسے تمام مدارس کا خونی چوزوں سمیت خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

جعلی ادویات: جعلی ادویات بنانے والی فیکٹریاں انسانوں کی قتل گاہیں ہیں۔طبی سہولتوں کی فراہمی کے لیے پنجاب حکومت اربوں روپے کی سرمایہ کاری کر رہی ہے۔جعلی فیکٹریوں کو فوراً سیل کیا جائے۔(شہباز شریف ۲۷ اپریل)

جناب شہباز شریف شاید بھول رہے ہیں کہ وہ تقریباً پینتیس سال سے پنجاب کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔کیا جناب کو اب معلوم ہوا ہے کہ جعلی ادویات کی فیکٹریاں عوام کی ہلاکت کا باعث بنتی ہیں کیا وہ تیس سال قبل جعلی فیکٹریوں کو بند کرنے کا حکم نہیں دے سکتے تھے؟ ہمیں تو ڈر ہے کہ کہیں موصوف یہ حکم نہ دے دیں کہ کیونکہ اسپتال میں طبی سہولیات دینا ممکن نہیں ہے اس لیے اسپتالوں کو فوراً بند کر دیا جائے۔اگر انسانی ہلاکتوں کا باعث بننے والے فیکٹریوں اور اداروں کا تعلق ہے تو ہر قسم کی فیکٹریوں اور تمام اداروں کو بند کرنا ضروری ہے۔جعلی ادویات کی فیکٹریوں کا سیل ہونا یقیناً تحسین کے لائق ہے۔لیکن جناب شہباز شریف کی کسی بات پر یقین کرنا انتہائی مشکل کام ہے۔موصوف نے ۱۹ اپریل ۲۰۱۲ء کو فرمایا تھا کہ اگر تین سال میں لوڈشیڈنگ ختم نہ ہوئی تو میرا نام شہباز نہیں۔۲۹ جون ۲۰۱۲ء کو کہا تھا کہ لوڈشیڈنگ چھ ماہ میں ختم کر دیں گے۔۳۱ اگست ۲۰۱۲ء کو فرمایا کہ لوڈشیڈنگ ایک سال چھ ماہ میں ختم کر دیں

گے۔ ۳ مارچ ۲۰۱۳ء کو جلالی انداز میں مائیک کو توڑتے ہوئے فرمایا کہ اگر دو سال میں لوڈ شیڈنگ ختم نہ ہوئی تو میرا نام بدل دینا۔ میرا ایک دوست اب انہیں رنگ باز کہتا ہے۔

ماں کا قتل: جھگڑے سے تنگ نوجوان نے فائرنگ کر کے بیوی کے ساتھ ساتھ اپنی والدہ کو بھی موت کے گھاٹ اتار دیا۔ (روزنامہ وقت ۲۷ جون ۲۰۱۵ء)

بیویوں کو قتل کرنا اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عام سی بات ہوگئی ہے۔ تیزاب سے جلا کر، ناک اور جسم کے دوسرے اعضاء کاٹ کر خاوند اپنے اندر کے شیطان کو خوش کرتے ہی ہیں۔ ہماری بدقسمت قوم میں پچھلی دو دہائیوں سے والدین کو قتل کرنا بھی عام ہوتا چلا رہا ہے۔ ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان کی سالانہ رپورٹ بابت سال ۲۰۱۰ء کے مطابق پاکستان میں **۵۸ ماؤں کو اور ۶۲ باپوں** کو اُن کے حقیقی بیٹوں نے قتل کیا اور ۵۰ بیٹیوں کو اُن کے والد صاحبان نے قتل کیا۔ **۴۲۵ عورتیں** اپنے شوہروں کے ہاتھوں ماری گئیں، ۲۲۵ کو ان کے بھائیوں نے قتل کیا، ۶۳ عورتوں کو اُن کے سُسرال والوں نے قتل کیا، ۲۲۸ عورتوں کو اُن کے قریبی عزیزوں نے قتل کیا، کم از کم ۱۸ عورتوں کو غیرت کے نام پر قتل کیا گیا اور آٹھ کو قتل کرنے سے پہلے اجتماعی بے آبرو کیا گیا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ اگر بچے اپنے والدین کی قدر نہ کریں تو یہ کسی صورت نہیں ہوسکتا کہ والدین جیسے مظبوط سائبان کو تار تار کر کے بچے سُکھ چین کی زندگی گزار سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کی خدمت و اطاعت کی توفیق عطا فرمائے اور عورتوں اور بچوں کے لئے باعث رحمت بنائے۔ آمین۔

وزیر کوڑے دان میں: یوکرین کے ایک وزیر وٹیلے زوارسکی جو عوام مخالف قانون کی تائید کر رہے تھے مظاہرین نے انہیں پکڑ لیا اور اٹھا کر کوڑے دان میں پھینک دیا۔ وہ نکلنے کی کوشش کرتے عوام اسے دوبارہ کوڑے دان میں دھکیل دیتے۔

اگر وطن عزیز میں بسنے والے بیس کروڑ عوام کو یہ شعور حاصل ہوگیا کہ آئین کے مطابق ملنے والے عوامی حقوق کو یکسر نظر انداز کر دیا گیا ہے اور عوام دشمن شقوں کی دن رات پھولوں کی طرح حفاظت کی جاتی ہے تو عوام آئین کے تو پرخچے اڑائے گی ہی، اور اس کے ساتھ ساتھ عوام مخالف قانون بنانے والوں اور آئین کے قصیدے پڑھنے والوں کی جو درگت بنائے گی اسے تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ذرا تصور تو کریں کہ سیاسی و مذہبی ظالم لیڈروں کو عوام گندے نالے میں پھینک دے اور انہیں باہر نکلنے کی کوشش پر دھکے مار کر واپس پھینک دے، بالکل اسی طرح جیسے ان لیڈروں نے ۷۰ فیصد غریب عوام کو غربت کی نچلی ترین سطح پر مرنے کے لیے چھوڑ دیا، اور غربت کی دلدل سے نکلنے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا ہے۔

کُتوں کا حملہ: ۱۸ مئی کو کراچی میں ۲ خواتین سمیت ۱۶ افراد کو کتوں نے کاٹ کر زخمی کر دیا۔

(کبھی اس طرح کی خبریں سننے کو ملتی ہیں کہ زمیندار نے عورت پر کتے چھوڑ دیے، گھر میں کام کرنے والی لڑکی کو شدید زخمی کر دیا وغیرہ۔ اب خبر آئی ہے باؤلے کتوں نے ۱۶ افراد کو کاٹ کر شدید زخمی کر دیا۔ اچھی نسل کے کتے زمینداروں نے اپنے مزارعین پر چھوڑنے کے لیے پال رکھے ہیں اور شہروں میں آوارہ کتے مظلوم عوام کو کاٹتے ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کتے نہ زمینداوں کو کاٹتے ہیں اور نہ سیاسی و مذہبی لیڈران کو گھورتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جیسے ڈینگی غریب عوام کے خون کو بڑی رغبت سے پیتے ہیں اور سیاسی و مذہبی لیڈران کے خون کو حرام سمجھتے ہیں۔ کتوں اور ڈینگی کا ان سے اچھا سلوک بہت سے شکوک کو جنم دے رہا ہے۔ کتوں، ڈینگیوں، نام نہاد سیاست دانوں اور نام نہاد مذہبی لیڈروں کا ایک ہی نعرہ ہے کہ ''جھکی ناں۔ تھکّی ناں تے اَکّی ناں''۔

طالبان اور القاعدہ: تحریک انصاف طالبان، جماعت اسلامی القاعدہ کی شاخیں ہیں۔ الطاف حسین۔

محترم الطاف بھائی اس بات کو جنہیں سمجھنے کی ضرورت ہے وہ میٹرو بس سروس چلا رہے ہیں اور فوجی جوان ضربِ عضب میں مصروف ہیں۔ ایک اور ادارہ سپریم کورٹ جس نے ملٹری کورٹس کی گٹھڑی بنا کر اسے ایک کونے میں رکھ دیا ہے اور مجرموں کو ہر صورت رہا کرنے کا اصولی فیصلہ کر رکھا ہے۔ ان اداروں کی مصروفیت کا فائدہ طالبان، القاعدہ، داعش، را اور موساد وغیرہ کو ہو رہا ہے اور نقصان غریب، عقل و دانش سے عاری عوام کا ہو رہا ہے۔

منہ پر جوتا: ۲۷ اپریل: کنٹونمنٹ بورڈ انتخابات میں ووٹ دینے والے عوام نے دھاندلی کا الزام لگانے والی پی ٹی آئی کے منہ پر جوتا مارا ہے۔ عابد شیر علی۔ عوام نے کسی کے منہ پر جوتا کیا مارنا ہے، اس کے تو اپنے گال اپنے ہی ہاتھوں مار کھا کر لال اور پیلے ہو رہے ہیں۔ اگر عابد علی شیر کے بیان کو مان لیا جائے تو نواز شریف، آصف زرداری اور مرنے والے لیڈروں کا کیا نام لینا سبھی کی خوب چھترول ہو چکی ہے۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ ان لیڈروں نے عوام کے جائز و ناجائز ووٹوں سے برسر اقتدار آ کر عوام کی جی بھر کر چھترول اور بے عزتی کی ہے۔ ''شرم تم کو مگر نہیں آتی۔''

سیاسی پنڈت: سراج الحق نے سیاسی جماعتوں کو برہمنوں کا ٹولہ اور سیاسی قائدین کو سیاسی پنڈت قرار دیدیا۔ الطاف حسین نے جنہیں القاعدہ کی شاخ قرار دیا تھا انہوں نے انہیں اور ان جیسے دوسرے لیڈروں کو برہمن اور پنڈت قرار دے دیا ہے۔ سراج الحق صاحب اور ان جیسے بڑے بڑے علماء کا یہی مسئلہ ہے کہ سب سے پہلے اپنے مسلمان دشمنوں کو کافر قرار دیتے ہیں پھر ان کا جینا حرام کرتے ہیں۔ اس مرتبہ سراج الحق نے ہندوؤں کے معزز طبقہ میں سیاست دانوں کو شامل کر کے ان کی کچھ عزت افزائی ہی کی ہے۔

۵ برس کی سزا: پی آئی اے کے سینئر کریو ممبر ۵۹ سالہ شوکت علی چیمہ کو جعلی پاسپورٹ اسمگل کرنے پر ۵ برس کی سزا سنا دی گئی۔ شوکت علی کو مارچ میں برمنگھم ائرپورٹ پر اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب تلاشی کے دوران اس کی انڈرویئر میں سے کئی درجن جعلی پاسپورٹ برآمد ہوئے تھے۔

کچھ عرصہ پہلے پی آئی اے کے متعلق اس طرح کی خبریں آیا کرتی تھیں کہ فلاں خرابی کی وجہ سے جہاز کریش ہونے سے بال بال بچا،

قرارداد لاہور کے مصنف سر ظفر اللہ خان ہی تھے

اسلام آباد کی معروف نیشنل یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (NUST) کے لیکچرار جناب حسین احمد اپنے مضمون مطبوعہ Daily Times (22 دسمبر 2012ء) میں تحریر کرتے ہیں (ترجمہ) یہ سر ظفر اللہ خان ہی تھے جنہوں نے قرارداد لاہور کا بھی مسودہ تیار کیا تھا۔ جس میں پہلی دفعہ پاکستان کا تصور پیش کیا گیا۔ سر ظفر اللہ خان کا تعلق بہرحال ...... احمدیہ فرقہ سے تھا۔ اس لئے اس سلسلہ میں ان کے کردار کو سالہا سال تک صیغہ راز میں رکھا گیا۔ یہاں تک کہ حال ہی میں لارڈ لنلتھگو کی تحریر کردہ دستاویزات اور خطوط نے سر ظفر اللہ خان کے کردار کی مرکزی حیثیت کو منکشف کر دیا ہے۔

(ڈیلی ٹائمز (انگریزی) مورخہ 22 دسمبر 2012ء)

جہاز میں کھانا ٹھیک نہیں ملتا، عملہ بدتمیز ہے، کئی گھنٹے مسافروں کو جہاز میں بٹھائے رکھا، سیٹ او کے ہونے کے باوجود سفارشی سیٹ لے اڑے اور بے جا جہاز کئی گھنٹے لیٹ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب خبریں آ رہی ہیں کہ کریو ممبر کے انڈر روئیر سے کئی درجن پاسپورٹ برآمد ہوئے۔ پائلٹ کو شراب پی کر جہاز اُڑانے پر گرفتار کر لیا گیا اور بغیر ٹکٹ اور بغیر پاسپورٹ کے ایک اسمگلر کرنسی نوٹوں اور سونا لے کر پی آئی اے کے جہاز میں سوار ہو کر دبئی پہنچ گیا۔ پی آئی اے کے متعلق ہم یہی کہہ سکتے ہیں ''اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی۔''

اللہ تعالیٰ پاکستان کے تمام اداروں کے افراد کو ہدایت دے۔ آمین

نئی ایجادات

(محمد ثاقب رشید)

تھری ڈی پرنٹر: ایسی مشین جو کسی بھی چیز کا ڈیجیٹل بلیو پرنٹ لے کر ہو بہو بنا دے وہ تھری ڈی پرنٹر کہلاتا ہے۔ تھری ڈی فوڈز سے لے کر گاڑیاں، عمارتیں، انسانی اعضاء کے ٹشو، بچوں کے کھلونے اور سبھی کچھ بنا سکتا ہے۔

ایپل واچ: ٹچ اسکرین اور فزیکل بٹنز کی بدولت یہ گھڑی وقت بتانے کے ساتھ ساتھ ایس ایم ایس ارسال کرے گی، راستہ بتائے گی، فٹنس ٹریکنگ اور وائرلیس ادائیگیاں سب کچھ کر سکے گی۔ یہ نہایت خوبصورت گھڑی اگلے برس فروخت کے لیے پیش کی جائے گی۔

بلیک فون: بلیک فون نامی کمپنی کا تیار کردہ، گوگل اینڈ رائیڈ آپریٹنگ سسٹم پر چلنے والے اس موبائل میں ایسے فیچرز ہیں جو ڈیٹا کے حصول کو آسان بنا دیتے ہیں جبکہ اس میں کالز، ایس ایم ایس اور براؤزنگ ہسٹری کے تحفظ کے لیے خصوصی اور بہترین سافٹ وئیر استعمال کیا گیا ہے۔

لیومیولفٹ: یہ ایک چپ کا نام ہے جو ایک انگوٹھے کے سائز کی ہے اور اسے قمیضوں میں لگایا جا سکتا ہے۔ یہ گردن اور ریڑھ کی ہڈی کی پوزیشن کا تجزیہ کر کے وائبریشن کے ذریعے صارف کو آگاہ کرتی ہے۔ جب وہ درست پوزیشن پر نہ ہو۔

رنگلی نامی انگوٹھی: یہ منفرد انگوٹھی اس وقت جگمگانے لگتی ہے جب کسی صارف کے اسمارٹ فون پر کوئی ای میل، ایس ایم ایس یا فون کال آتی ہے۔ مرسینڈو کی ڈیزائن کردہ اس انگوٹھی کی آن لائن قیمت صرف ۱۹۵ ڈالر ہے۔

سپر کیلا: بل اینڈ ملینڈا گیٹس فاؤنڈیشن کے تعاون سے آسٹریلین بائیو جینیٹکس جیمز ڈیل نے وٹامن اے سے بھرپور کیلا تیار کیا ہے۔ وٹامن اے کی کمی کی وجہ سے صحارا افریقہ میں ۵ سال سے کم عمر تیس فیصد بچے بینائی ختم ہونے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ روزانہ تین سپر کیلے کھانے سے وٹامن اے کی کمی دور ہو جاتی ہے۔ دیہات کے لیڈران کو دس دس پودوں کے بیج دیے گئے ہیں۔

Sitara Akbar

Sitara Akbar of Chiniot, Punjab, created a world record after managing to pass O-level English, Mathematics, and Science at the age of 11.

This isn't the first time she has done this. She created a world record after passing O-level Biology at the age of 10, and a record in Pakistan after passing O-level Chemistry at the age of 9.

Ancient Hominids (Rana Luqman. New Jersey)

It was not until 1963 that evidence of the presence of ancient hominids was discovered in Ethiopia, many years after similar such discoveries had been made in neighbouring Kenya and Tanzania. The discovery was made by Gerrard Dekker, a Dutch hydrologist, who found Acheulian stone tools that were over a million years old at Kella. Since then many important finds have propelled Ethiopia to the forefront of palaentology. The oldest hominid discovered to date in Ethiopia is the 4.2 million year old Ardipithicus ramidus (Ardi) found by Tim D. White in 1994.The most well known hominid discovery is Lucy, found in the Awash Valley of Ethiopia's Afar region in 1974 by Donald Johanson, and is one of the most complete and best preserved, adult Australopithecine fossils ever uncovered. Lucy's taxonomic name, Australopithecus afarensis, means 'southern ape of Afar', and refers to the Ethiopian region where the discovery was made. Lucy is estimated to have lived 3.2 million years ago. There have been many other notable fossil findings in the country. Near Gona stone tools were uncovered in 1992 that were 2.52 million years old, these are the oldest such tools ever discovered anywhere in the world.In 2010 fossilised animal bones, that were 3.4 million years old, were found with stone-tool-inflicted marks on them in the Lower Awash Valley by an international team, led by Shannon McPherron, which is the oldest evidence of stone tool use ever found anywhere in the world.

East Africa, and more specifically the general area of Ethiopia, is widely considered the site of the emergence of early Homo sapiens in the Middle Paleolithic. In 2004 fossils found near the Omo river at Kibbish by Richard Leakey in 1967 were redated to 195,000 years old, the oldest date anywhere in the world for modermodern Homo sapiens. Homo sapiens idaltu, found in the Middle Awash in Ethiopia in 1997, lived about 160,000 years ago.

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

Give us a call on **020 3674 7909**

RH ACCIDENT CLAIM SERVICES LTD

free professional, friendly and confidential advice

24 Hours Phone Service - 7 Days a Week **DIAL 07792998973**

Have you been injured in an accident that wasn't your fault?

If so, we're here to help

REPLACEMENT CAR WITHIN 24 HOURS

Loss of earnings - Protection of no claim - storage and recovery - personal injury - replacement car

Road Accident

Personal Injury

Accident at Work

Fall, Slip & Trip

Personal Injury Specialist

No win No fee

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Opening Hours: Mon-Fri 10:00 - 17:00
Tel. 020 3674 7909 Mob. 077 9299 8973
Email: info@rhacs.co.uk

RH DREAM EVENTS LIMITED

TEL: 020 3674 7909 **MOB: 077 9299 8973**

- Venue Hire
- Decoration
- Catering
- Cutlery & Crockery
- Service Staff

BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER BEST OFFER

Package Price

- Event Management
- Cinematic Videography
- Photography
- DJ-Dhoolchi
- Chauffeur Service

2 London Road, SM4 5BQ Morden - Surrey
Tel. 020 3674 7909 - Mob. 077 9299 8973 (Mon-Fri 10:00 - 17:00)
Email: info@rhacs.co.uk - Web: www.rhdreamweddings.com